اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارھویں اسمبلی / اُنیسواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ 10/اپریل 2026ء بمطابق 21 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	05
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	45
5	رخصت کی درخواستیں۔	52
6	قرارداد نمبر 77۔	52
7	قرارداد نمبر 78۔	57
8	تہنیتی قرارداد۔	60

جلد 19 ☆☆☆ شمارہ 3

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز جمعۃ المبارک مورخہ 10/اپریل 2026ء بمطابق 21 شوال المکرّم ۱۴۴۷ھ۔

بوقت سہ پہر 3:55 منٹ پر زیرِصدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر،

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ﴿۱۳۲﴾

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَجَنَّۃٍ عَرۡضُہَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ

لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ

وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ۚ﴿۱۳۴﴾

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَۃُ آل عمران آیات نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۴﴾

ترجمہ: اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبالیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ صدق اللّٰہ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسپیکر: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

میر اسداللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! مَیں دومنٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: کس issue پر؟

میر اسداللہ بلوچ: public importance پر بات کرنا چاہتا ہوں۔جناب اسپیکر! بہت ہی اہم نوعیت کا مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: hold کریں سر آپ کو ٹائم دیں گے۔آپ کو موقع دیں گے۔اچھا مولوی صاحب! آپ کیا کہہ رہے تھے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں نے دُعائے صحت اور دُعائے مغفرت کے لیے کہا تھا۔

جناب اسپیکر: کس کے لئے دُعا کریں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہمارے ایک ساتھی تھے عبدالحفیظ کھیازئی صاحب۔اللہ اُن کو جنت الفروس نصیب کرے۔اورشہید ہمارے حق دوتحریک کے جنرل سیکرٹری تھے۔اور ہمارے واجہ حسین واڈیلہ صاحب یہ میرا بہت بہترین دوست ہے۔اور ہمارے حفیظ کھیازئی گوادر کے بہترین نوجوان تھے۔میرے بالکل دستِ راست تھے۔اور بہترین پڑھے لکھے نوجوان تھے۔گوادر کی تعمیر وترقی میں اُس کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔27ویں رمضان کو روڈ حادثے میں شہید ہوگئے تھے اُن کے ساتھ ہمارے حسین واڈیلہ صاحب،وسیم صمد زخمی ہوگئے تھے۔تو اُن کی دُعائے صحت کے لئے۔اور حفیظ کھیازئی صاحب جو حادثے میں شہید ہو چکے ہیں اُن کی مغفرت کے لیے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کروائی جائیں۔

جناب اسپیکر: کھیازئی صاحب روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوگئے ہیں۔

جناب اسپیکر: دو بندے روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوئے ہیں اُن کی صحت یابی کے لیے دُعا اور کھیازئی صاحب جو شیہد ہوئے ہیں اُن کے لیے دُعائے مغفرت کی جائے جی مولوی صاحب! دُعا کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمُ الرَّاحِمِین۔جی میر اسداللہ بلوچ صاحب۔

میر اسداللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! مجھے صرف دومنٹ دیدیں۔

جناب اسپیکر: میر صاحب! یہ ایجنڈے کے بعد کرتے ہیں آپ کو بالکل ٹائم دیں گے آپ تشریف رکھیں۔

انشاءاللہ ایجنڈا ابھی خاص نہیں ہے short ہے۔ٹائم دیں گے آپ کو دو منٹ نہیں پانچ منٹ دیں گے۔آپ بے شک بولیں اپنے مسئلے پر۔لیکن تھوڑا سا ایجنڈے کو چلنے دیں۔اُس کو ختم کرتے ہیں پھر آپ کو موقع دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔وَ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ‏۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمِ ۔تمام معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے۔کہ مورخہ 7 اپریل 2026ء کی اسمبلی نشست میں چیئر کی جانب سے جاری رولنگ کی بابت کراچی سے ضلع حب اور نصیر آباد ڈویژن کو مقامی چینی کی ترسیل میں حائل رکاوٹوں کے بارے میں سیکرٹری انڈسٹریز اینڈ کامرس حکومت بلوچستان اور یارو ضلع پشین میں پیش آنے والے افسوس ناک واقعہ سے متعلق انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان کی جانب سے مفصل رپورٹس موصول ہوچکی ہیں جو محرکین کے سامنے رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر: **وقفہ سوالات۔**

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 299 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔سوال نمبر 299۔

☆299 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 22 ستمبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع گوادر میں محکمہ خوراک کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے۔نیز کتنی اراضیات فعال اور کتنی غیر فعال ہیں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک: جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 جنوری 2026ء۔

محکمہ خوراک ضلع گوادر میں ملازمین کی کل تعداد 18 ہے جن میں تمام کلاس 4 کے ملازمین ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

1	تحصیل گوادر	9 ملازم
2	تحصیل پسنی	7 ملازم
3	سب تحصیل جیونی	2 ملازم
4	سب تحصیل اورماڑہ	نہیں ہے
	کل تعداد	**18 ملازمین**

محکمہ خوراک ضلع گوادر میں کل 17 گودام ہیں جن میں سے تحصیل گوادر میں 4 گودام ہیں اور ان میں سے ایک گودام

قابل استعمال ہے جو BC پولیس کے زیر استعمال ہے اور تین نا قابل استعمال ہیں اور ایک اراضی موضع شاہی میں واقع ہے ایک ADF بنگلہ ہے ایک AFC کوارٹر ہے اور ایک ADF آفس ہے جو خستہ حالت میں ہیں۔

تحصیل پسنی میں 9 گودام میں اور AFC-2 کوارٹر ہیں جو تمام نا قابل استعمال ہیں۔

سب تحصیل اور ماڑہ میں 2 گودام ہیں اور ایک AFC کوارٹر ہے جو خستہ حال میں ہیں۔

سب تحصیل جیونی میں 2 گودام اور ایک AFC کوارٹر ہے جو نا قابل استعمال ہے۔

جناب اسپیکر: جی concerned minister please

حاجی نور محمد دمڑ (وزیر محکمہ خوراک): جناب اسپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے آپ اپنا مائیک کھولیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر! یہ ہمارے ضلع گوادر میں جب سے ہماری ذمہ داری لگی ہے ہم کوشش کررہے ہیں کہ ضلع میں جتنے محکمے ہیں وہ فعال ہوں اُن کے دفتر فعال ہوں اُن کے ملازمین حاضر ہوں۔ ضلع گوادر میں نے دمڑ صاحب کے لیے سوال اِس لیے جمع کیا ضلع گوادر میں محکمہ خوراک کا کوئی دفتر موجود ہی نہیں ہے مَیں نے کہا کتنے ہیں کہتے ہیں 17 گودام ہیں 17 کے 17 کوئی کہتا ہے خستہ حال ہے کوئی کہتا ہے قابل استعمال ہے BC اور پولیس کے زیر استعمال ہے لکھا ہے یہ محکمہ خوراک کا کام کیا ہے BC پولیس کو گودام دینا ہے۔ اچھا پھر کہتے ہیں یہ خستہ حال ہے تو محکمہ خوراک کا کوئی افسر بھی ضلع گوادر میں موجود نہیں ہے۔ کوئی دفتر موجود نہیں ہے 18 کہہ رہے ہیں 18 ملازمین کہاں ہیں مَیں نے اب تک دیکھا بھی نہیں ہے بطور MPA دو سال سے مَیں نے کوئی نہیں دیکھا ہے۔ تو یہ محکمہ کیا کر رہا ہے تو اِس لیے یہ بالکل نور محمد دُمڑ صاحب آپ دیکھیں! ضلع گوادر میں آپ کا محکمہ ہے یہ جتنے بھی گودام ہیں یہاں لوگ آ کر منشیات پیتے ہیں ہمارے youth۔ بہت سارے منشیات فروشوں کے بجائے غلہ یہاں ہو یہاں لوگ آ کر منشیات پیتے ہیں۔ منشیات استعمال کرتے ہیں۔ بجائے گودام ہونے کے خوراک کے لیے استعمال ہونے کے۔ تو اِن کو یہ اگر فوڈ کے کام نہیں آنا ہے تو ہمیں دے دیں ہم اسکول بنا لیتے ہیں اِس میں ہسپتال بنا لیتے ہیں اسپورٹس کمپلیکس بنا لیتے ہیں کوئی youth کے لیے بچوں کے لیے کوئی اور کام کر لیتے ہیں تو مَیں نے یہ 17 گوداموں کا پیش کیا کہ ایک تو یہ ہے کہ وہاں دفتر ہی موجود نہیں ہے فوڈ کا وہ 18 ملازمین بتایا موجود ہیں تو مَیں نے کسی جگہ نہیں دیکھا کہ کہاں ہیں اور دوسرا 17 جگہیں ہیں سب کو خستہ حال اور یہ سب منشیات کے اڈے بنے ہوئے ہیں تو یہ سوال کرنے کا مقصد یہ ہے اور خود پتہ بھی ہے نور محمد دمڑ صاحب کو کہ اِس پر توجہ دیں اگر یہ فعال نہیں کر سکتے تو یہ جگہ ہمیں دے دیں تا کہ ہم کوئی قابل اِستعمال اس کو بنا دیں۔

جناب اسپیکر: ok جی۔ جی minister concerned

وزیر محکمہ خوراک: شکریہ جناب اسپیکر! یقیناً مولانا صاحب نے ڈیپارٹمنٹ کے ایک اہم issue کی طرف ہماری توجہ مبذول کروائی۔ ہماری معلومات کے مطابق وہاں ہمارے دفاتر بھی ہیں اور جس طرح آپ نے کہا کہ کچھ بلڈنگز خستہ حالت میں ہیں یقیناً فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے صرف گوادر میں نہیں جہاں بھی اُن کی بلڈنگز ہیں اُن کی حالت بہت خراب ہے ہم نے پچھلے سال بھی حکومت سے اپنی حکومت سے وزیراعلیٰ سے ہم نے اُن کے لیے ایک ڈیمانڈ کی اِن کے repair کے لیے ہمیں پیسے دیں پھر وزیراعلیٰ صاحب نے اِس کو ضروری نہیں سمجھا اور ہمارے کئی دفاتر اِس طرح ہیں کہ بلکہ یہ صرف دفاتر کی بات ہورہی ہے گوداموں کی ہماری یہ حالت ہے کہ وہ بہت خستہ حالت میں ہیں۔ بہر حال ڈیپارٹمنٹ کے پاس تو ظاہری بات ہے اتنے نہ فنڈز ہیں مرمت کے لیے اور نہ اپنے پیسوں سے نہ ڈویلپمنٹ سے اُس کی مرمت کرسکتا ہے۔ تو مَیں آج کے آپ کے اِس سوال کی بنیاد پر ہم اپنے سی ایم صاحب سے حکومت سے ایک سمری initiate کریں گے اور کوشش کریں گے آنے والے PSDP میں اِ کے لیے پیسے رکھیں گے اور اِن کی مرمت کریں گے۔ اور سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں سیکرٹری صاحب اِس کا نوٹس لے رہے ہیں تو ہم اِس کی سمری بنائیں گے اور پیسوں کی ڈیمانڈ کریں گے اور اپنے دفاتر اور ہمارے جتنے بھی assets ہیں ہم اپنے زیر استعمال لائیں گے جہاں تک رہی بات فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی یا اُن کے کام کی۔ آپ بہتر جانتے ہیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ لیول پر اُن کا جو کام ہے تو وہ اپنے کام تو کر رہے ہیں لیکن آپ کو بھی پتہ ہے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے ڈسٹرکٹ لیول پر کیا کام ہوگا۔ جب ہم نے اُن کے ذمے کوئی کام نہیں لگایا ہے یعنی کوئی خریداری ہم نے نہیں کی کوئی نہ وہاں اُن کے ساتھ نہ کوئی گندم ہے نہ کوئی اور۔ اور صرف فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام بھی یہی ہوتا ہے اگر فوڈ اتھارٹی کی بات کریں اس کا الگ مینڈیٹ ہے مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ آپ فوڈ اتھارٹی کی بات کرتے ہیں یا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی۔ تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز کا کام یہی ہے جو یہاں سے کوئی ہدایت جاتی ہے تو میرے خیال میں وہاں کوئی اِن کے ایسے کام نہیں ہیں جو اُنہوں نے نہیں کیا ہو تو ڈسٹرکٹ لیول پر وہ اپنے سارے مقامی لوگ ہیں اور وہاں بیٹھے ہوئے سارے اپنے offices میں اپنی ڈیوٹی پر بلکہ یہاں کے لوگ تو نہیں ہیں گوادر کے لوگ ہیں۔ تو آپ کو بھی ہماری طرف سے اجازت ہے بے شک آپ MPA ہیں متعلقہ MPA آپ دفتر کا visit کرلیں اور آپ ہمیں daily basis پر ہمیں بتائیں ہم نے اُس کے خلاف ایکشن لینا ہے کوئی اتنی زیادہ تعداد میں بھی نہیں ہیں کوئی 20 ,19 ملازمین ہیں تو 20 ,19 ملازمین کا وہاں لوکل لوگ ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ فوڈ کے قیام کا مقصد کیا تھا۔

وزیر محکمہ خوراک: خیر وہ مقصد رہا بھی نہیں ہے ذرا آپ ہمارے ساتھ بیٹھیں تھوڑا ہم آپ کو پھر سمجھا دیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بیٹھ کر نہیں ویسے فلور پر بتائیں کہ محکمہ فوڈ کے قیام کا مقصد۔

وزیر محکمہ خوراک: فوڈ ڈیپارٹمنٹ اب وہ فوڈ نہیں رہا ہم نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے میں بڑی changes لائی ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: محکمہ فوڈ کا مقصد یہ نہیں تھا گودام میں غلہ رکھا جائے۔

وزیر محکمہ خوراک: تو کیا کریں آپ بتائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: محکمہ فوڈ کے قیام کا مقصد یہ نہیں تھا کہ گودام میں غلہ رکھا جائے تو مجھے بتا دیں نہ بہت بڑا محکمہ ہے لوگ ہیں ہزاروں ملازمین ہیں وزارتیں تو محکمہ فوڈ کے قیام کا مقصد۔۔۔

وزیر محکمہ خوراک: آپ خود بتا رہے ہیں آپ نے پہلی بار بتایا ہے۔آپ ہمیں بتا دیں شکایت کریں ڈسٹرکٹ لیول پر ہم نے اُس کا نوٹس لینا ہے غلہ ہم نے نہیں رکھنا ہے وہ ظاہری بات ہے offices ہیں سرکار کے assets ہیں اور وہاں پولیس کے لوگ رہ رہے ہیں یہ اچھی بات ہے اُنہوں نے ہم سے لیا ہوگا کسی سے request کی ہوگی جب آپ خود کہتے ہیں لوگوں نے مال مویشی باندھے ہیں تو اُس کی وجہ سے اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ اُن سے کام لے لے تو یہ کوئی بری بات نہیں ہوگی۔ بہر حال جن جن آپ کے دفاتر کی یا بلڈنگز کی آپ نشاندہی کریں گے ہم فوری طور اُس کا نوٹس لیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضلع گوادر میں محکمہ فوڈ کا دفتر موجود نہیں ہے دُمڑ صاحب۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! اِس میں منسٹر صاحب ایک وہ جو گودام ہے جو BC کے کنٹرول میں ہے پولیس والوں کی اگر آپ چاہتے ہیں تقریباً کہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں شاید سُن رہے ہوں گے تو وہ پولیس والوں سے لے کر واپس دے دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں یہ مَیں دینے کا نہیں کہہ رہا ہوں وہ تو ٹھیک ہے مَیں نے تو کہا کہ ظاہر ہے صحیح صورت ہو تو، وہ تو خالی تھی وہ استعمال کر رہے ہیں مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اِس کے بعد 16 اور بھی ہیں۔ یہ تو سترواں ہے جو BC پولیس استعمال کر رہے ہیں۔16 اور جگہیں ہیں جہاں لوگ منشیات استعمال کر رہے ہیں۔

وزیر محکمہ خوراک: سر! یہاں آپ خود کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: وہی مَیں خود کہہ رہا ہوں کہ جس کے فوڈ نور محمد دُمڑ صاحب۔۔۔

وزیر محکمہ خوراک: اسپیکر صاحب! ایک AD(F) کا بنگلہ ہے اور ایک FC کا کوارٹر ہے اور ایک AD(F) کا آفس ہے، تو آفس تو ہے وہاں بنگلہ بھی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب question یہ ہے کہ جو پراپرٹی ہے آپ کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی وہ اگر کسی غیر قانونی

استعمال میں ہیں جس طرح مولوی صاحب ذکر کر رہے ہیں منشیات والے اُس میں رہ رہے ہیں وہ اپنے کنٹرول میں لے لیں۔

وزیر محکمہ خوراک: ہم نوٹس لے رہے ہیں ہم سیکرٹری صاحب کو باقاعدہ آنے والے اسمبلی سیشن میں اِس کا باقاعدہ ہم آپ کو اسمبلی کو یہ بتادیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بتادیں یا یہ کہ BC پولیس کو دیا ہے وہ ہم اچھا پروجیکٹ اگر اسپورٹس کا اسکولز کا وغیرہ کا ہمیں دے سکتے ہیں تاکہ ابھی فوڈ کا وہ کام بھی نہیں رہا ہم اِس کام کے لیے اِس کا استعمال کرلیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

وزیر محکمہ خوراک: جناب اسپیکر اگر آپ proper channel پر آجائیں، دیکھیں یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے mandate بھی نہیں ہے صرف یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہی کر سکتے ہیں یہ حکومت ہی کر سکتی ہے۔تو یہ اگر آپ بھیج دیں کوئی ہم سمری بجھوادیں گے وزیر اعلیٰ کو اور حکومت کو cabinet کو آپ جس مقصد کے لیے بھی زمین استعمال کرنا چاہتے ہیں کوئی positive activity کے لیے تو ہماری طرف سے ہم آپ کو full support کریں گے اِنشاءاللہ تعالیٰ ہم آپکی مدد کریں گے۔

جناب اسپیکر: مطلب پولیس پر اِس کو اعتراض نہیں ہے وہ کہتے ہیں جو غلط ہاتھوں میں ہیں اُن کو واگزار کیا جائے۔

وزیر محکمہ خوراک: اُن کا ہم نوٹس لیں گے اِنشاءاللہ۔اور آپ کے ساتھ مدد بھی کریں گے جس مقصد positive مقصد کے لیے اگر آپ لے رہے ہیں تو آپ proper channel پر آجائیں ہم آپ کے case کو move forward کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب کو یہ غلط بتایا گیا ہے کہ وہاں دفتر ہے میں وہاں تمام دفتروں میں گیا ہوں فوڈ کا دفتر ضلع گوادر میں موجود نہیں ہے۔18 گوادر میں ہیں آفیسر بھی ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

وزیر محکمہ خوراک: اُس پر نوٹس لے لیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اُس کا شاید fuel بھی جاتا ہوگا گاڑی بھی اُس کی استعمال ہوتی ہوگی لیکن وہاں دفتر نہیں ہے۔

وزیر محکمہ خوراک: آپ کو کچھ ہی دنوں میں فعال دفتر نظر آئے گا پھر آپ جو کام ہے وہاں سے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جزاک اللہ۔سر! میری یہی توقع ہے۔

جناب اسپیکر: اس پر مولوی صاحب! آپ satisfied ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ڈُمڑ صاحب نے کہا فعال نظر آئے گا اِنشاءاللہ مَیں دو تین مہینے بعد اور منسٹر صاحب دفتر کا دورہ کریں گے گوادر میں۔

جناب اسپیکر: done ہو گیا۔ Question No 299 desposed off۔ ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 451 agian فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال نمبر 451۔

☆**451 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی:** <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 29 دسمبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع گوادر محکمہ خوراک میں کل کتنے ملازمین ہیں اس میں لوکل ملازمین اور حاضر ملازمین کی تعداد کی بھی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک: جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 جنوری 2026ء۔

محکمہ خوراک ضلع گوادر میں ملازمین کی کل تعداد 18 ہے جن میں تمام کلاس 4 کے ملازمین ہیں جو تمام کے تمام لوکل ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:۔

1	تحصیل گوادر	9 ملازم
2	تحصیل پسنی	7 ملازم
3	سب تحصیل جیونی	2 ملازم
4	سب تحصیل اورماڑہ	نہیں ہے
	کل تعداد	**18 ملازمین**

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خوراک: جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِس میں دیکھیں دو سوال میں نے اسپیکر صاحب کیئے تھے ایک تو یہ تھا کہ 18 میں سے لوکل ملازمین کتنے ہیں۔ میرے اِس سوال کا مقصد یہ تھا اسپیکر صاحب ہمارا ضلع گوادر پورے بلوچستان میں واحد

لاوارث ضلع تھا لاوارث یتیم ضلع تھا پورے بلوچستان اور پاکستان کے لوگ ضلع گوادر میں کام کرتے ہیں سرکاری ملازمتیں ہوں ضلع گوادر کا ایک بندہ بلوچستان کے کسی ضلع میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: لاوارث کیوں ہے ہمیشہ وہاں سے MPA آتا رہا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: لاوارث اِس لیے ہے کیونکہ وہاں لیڈر نہیں تھا۔ ابھی بلوچستان اسمبلی ہے جیسے، بلوچستان اسمبلی میں کتنے ملازمین ہیں پورے بلوچستان کے؟ضلع گوادر کا ایک بندہ موجودنہیں ہے،صوبائی سیکرٹریٹ ہے 8 ہزار ملازمین ہیں ضلع گوادر کا صرف ایک بندہ ہے اور پورے بلوچستان کے لوگ وہ ضلع گوادر میں کام کرتے ہیں ضلع گوادر کا ایک بندہ کسی ضلع میں کام نہیں کرتا fourth class کا بھی کام نہیں کرتا کیونکہ لاوارث اور یتیم ضلع ہے۔ میرے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا اور ہمارے جتنے ملازمین ہیں محکموں کے،محکمہ جنگلات ہو، زراعت ہو،فوڈ ہو، اکثر ملازمین ضلع گوادر کے نہیں ہیں اُن ضلعوں سے پوسٹوں کو خالی کیا گیا ہے اُن کے لوگوں کو ٹرانسفر کیا گیا ہے ضلع گوادر، ہمارے ضلع گوادر کی پوسٹوں کو fill کیا گیا ہے اپنے ضلعوں کا خالی کر کے وہاں بھرتیاں کی گئی ہیں کیونکہ لاوارث ضلع تھا لیکن اب ایسا نہیں ہوگا۔ ابھی جو خوراک ہے خوراک میں میں نے دوسوال پوچھے تھے کہ ایک یہ کہ لوکل ملازمین کتنے اِس میں کہا ہیں کہ تمام کے تمام لوکل ہیں یہ جواب غلط ہے۔

جناب اسپیکر: آپ vacances create کریں اس میں اپنے بندے لگائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہاں میں تو آئندہ آپ کے تعاون سے کروں گا یہ صوبائی اسمبلی میں جو آپ کر رہے ہیں اِس میں بھی مجھے ضلع گوادر کے چاہیے اِنشاءاللہ آپ سے بات کروں گا۔ اچھا یہ میں کہہ رہا ہوں میں نے دوسوال کیے تھے ایک سوال یہ تھا کہ لوکل ملازمین کتنے محکمہ فوڈ میں ہیں؟ اُس نے کہا ہے جواب میں لکھا ہے تمام کے تمام لوکل ہیں یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب اسپیکر: لوکل نہیں ہے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سو فیصد لوکل نہیں ہے۔ اِس میں کہا تمام کے تمام لوکل ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ لوکل ملازمین کتنے ہیں تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: تو اُن کی تفصیل اُنہوں نے نہیں دی؟

وزیر محکمہ خوراک: سر! تفصیل دی ہے سامنے لکھا ہوا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں اِس میں نہیں دی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی منسٹر صاحب۔

وزیر محکمہ خوراک: 9 ملازم تحصیل گوادر کے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں ہے صرف آپ نے دیا ہے کہ تحصیل گوادر میں 9 ہیں تحصیل پسنی کے 7۔

وزیر محکمہ خوراک: 7 ملازم تحصیل پسنی کے ہیں۔ 7 ملازم تحصیل پسنی کے، 2 ملازم تحصیل جیونی کے ہیں

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں ہے۔

وزیر محکمہ خوراک: باقی اور ماڑہ کے کوئی نہیں ہے ٹوٹل 18 ملازمین ہیں یہ ہمارے وقت کی بھرتی نہیں ہیں پُرانی ہیں لیکن ہیں وہیں کے رہنے والے۔

جناب اسپیکر: 18 میں سے 9 گوادر کے ہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں نہیں۔

وزیر محکمہ خوراک: صرف تحصیل گوادر کے ہیں۔ باقی اِنکے اطراف کی تحصیلوں کے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں نہیں نور محمد دُمڑ صاحب! دیکھیں اِدھر آپ گول مول نہ کریں مہربانی۔

وزیر محکمہ خوراک: یہ آپ کے سامنے لکھا ہوا ہے۔ آپ کے پاس پروف ہے کوئی زیارت کا بندہ لگا ہو تو بتاؤ ناں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میری تحصیل گوادر کی پوسٹ پر ضرور ہیں لیکن تحصیل گوادر کے باشندے ہیں؟ یہ مجھے تفصیل دے دینی ہے اِس میں ہے؟

وزیر محکمہ خوراک: بہر حال جناب اسپیکر! ہمارے وقت کی بھرتی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: بس آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لیے تیار ہیں آپ دونوں وزٹ کریں ساری چیزوں کو دیکھ لیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اِس میں کوئی تفصیل نہیں ہے اِس میں ایک سوال میں نے یہ کیا تھا کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب، مولوی صاحب۔

وزیر محکمہ خوراک: یہ ہمارے دور کی بھرتی بھی نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: آپ بتائیں جی۔

وزیر محکمہ خوراک: یہ پُرانے، کلمتی صاحب یا اُس وقت کس نے کیئے، PTI کے دور میں ہوئے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو ظاہر ہے جس جس نے کیئے ہوں لاوارث، پہلے ضلع گوادر لاوارث تھا جو بھرتی کرتا تھا اب لاوارث تو نہیں ہے۔

وزیر محکمہ خوراک: اب ہم ختم تو نہیں کر سکتے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: پہلے تو لاوارث تھا اب لاوارث تو نہیں ہے۔دیکھیں بات سُنیں۔

جناب اسپیکر: اب وراثت آپ کے پاس آ گئی ہے ابھی آپ آ گے چلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں کہہ رہا ہوں میں تو وارث ہوں وہاں کا جو پورے ضلع گوادر میں۔

جناب اسپیکر: سر!میں نے کہاں ناں آپ آ گے چلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا سُنیں۔یہ میں نے دو سوال کیے ایک سوال یہ تھا کہ لوکل ملازمین کتنے ہیں یہ جو جواب مجھے دیا ہے تمام کے تمام لوکل ہیں سو فیصد غلط جواب ہے۔آپ اِس کی تفصیل مجھے فراہم کردیں نام وشناختی کارڈ کے ساتھ تفصیل اسپیکر صاحب!طلب کریں۔

جناب اسپیکر: یہ جو 9 ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تمام کے تمام کا تعلق یہ غلط ہے۔دوسرا میں نے کہا حاضر ملازمین۔۔۔(مداخلت)۔

جناب اسپیکر: Order in the House please, Order in the House please

وزیر محکمہ خوراک: آپ کو باقاعدہ انکی تفصیل دی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ 18 کے 18۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب!ہوگئی آپ کو تفصیل provide کی جائے گی سارے ملازمین کی شناختی کارڈ ک، نام اور ولدیت کے ساتھ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بالکل جی مجھے فراہم کیجئے 18 کے 18۔پھر یہاں میں اِس جواب کا تقابلی جائزہ لیں گے جو تمام کے تمام لوکل لکھا ہے وہ فہرست بھی میرے سامنے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب یہ سن رہے ہیں منسٹر صاحب بھی وہ آپ کو ساری آپکو detaile provide کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: thank you

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا تو دوسرا سوال میرا یہ تھا کہ حاضر کتنے ہیں حاضر ملازمین اِس میں بھی کہا ہے کہ حاضر ملازمین۔یہ نہیں پتہ کتنے حاضر ہیں وہاں دفتر ہی نہیں ہے کام ہی نہیں ہے حاضری کہاں لگا رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: حاضر means کہ جب بھی اُن کو required ہو گی تو وہ حاضر ہوں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دفتر نہیں ہے، جگہ نہیں ہے، گودام تو وہاں پولیس کے پاس ہے ایک پولیس کے پاس

ہے اور گودام منشیات والا استعمال کرتے ہیں یہ حاضری کہاں لگا رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: حاضر کا مطلب یہ ہے کہ جب فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو اِن ملازمین کی ضرورت ہوگی وہ اُس وقت حاضر ہوں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ کوئی پولیس ہے کہ آپریشن کی ضرورت ہوگی یہ کوئی محکمہ ہے؟ کوئی آپریشن ہوتا ہے؟ بھئی اِس طرح ہوتا ہے کیونکہ جب بھی ضرورت ہوگی؟ ڈاکٹر ہے؟ ایمرجنسی ہے؟

جناب اسپیکر: آپ نے سارے گودام کا ذکر کیا آپ نے سارے اُن کی جو فوڈ کی پراپرٹی ہے اُن کا ذکر کیا آپ خود کہہ رہے ہیں کہ پولیس کے پاس ہے کوئی نشئیوں کے پاس ہیں جب پولیس کے پاس ہوگی تو اُدھر فوڈ والا ملازم جا کے کیا کریگا؟ جو جونشئیوں کے پاس ہوگا اُدھر ملازم جا کے کیا کرے گا؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو یہ 18 لوگ ہم نے کیوں رکھے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ نے اچھی بات کی ہے آپ نے نوٹس میں لائے ہیں یہ ساری چیزیں ان پر عملدرامد ہونا چاہیے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے پاس اُن کی پراپرٹی آنی چاہیے اور پھر جا کے اُن کی ملازمین حاضر ہو جائیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو ٹھیک ہے یہ۔

جناب اسپیکر: آپ آگے چلیں ذرا ابھی آپ وارث بن گئے ہیں گوادر کے آگے اپنی بھرتیاں کریں لوگوں کو لگائیں تا کہ پتہ چلیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہاں بالکل گوادر لا وارث رہا ہے۔ یہاں 1 سے 15 تک تو کسی کو میں وہاں بھرتی نہیں ہونے دونگا بابا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا ٹھیک ہو گیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضلع گوادر کا حق ہے۔

جناب اسپیکر: done ہو گیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضلع گوادر کا اور یہ ہمارے آئندہ بھی جتنے وزیرس رہے ہیں آئندہ بھی بھرتی کریں گے ضلع گوادر کے لوگ بھرتی ہوں گے۔ جزاک اللہ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا thank you مولوی صاحب۔ میر زابدعلی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 307 دریافت فرمائیں۔ again محکمہ خوراک کے ساتھ ہے۔

میر زابدعلی ریکی: سوال نمبر 307۔

☆307 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 29 ستمبر 2025ء۔

کیا وزیر خوراک از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع واشک میں محکمہ خوراک کے گریڈ 1 تا گریڈ 15 کی کل کتنی اسامیاں خالی ہیں ہر اسامی کی گریڈ اور خالی اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے۔ نیز سال 26-2025ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے محکمہ ہذا نے کل کتنی اسامیاں مختص کی گئی ہے اور ساتھ ہی صوبہ کے تمام اضلاع کیلئے منظور کی گئی اسامیوں کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر محکمہ خوراک: جی جناب اسپیکر! سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر خوراک: جواب موصول ہونے کی تاریخ یکم جنوری 2026ء۔

ضلع واشک میں گریڈ 1 تا گریڈ 15 کی اسامیوں کی کوئی خالی تعداد نہیں ہے جبکہ 26-2025ء کے بجٹ میں ضلع واشک کیلئے کوئی اسامی منظوری کیلئے مختص نہیں کی گئی ہے اور محکمہ خزانہ نے 26-2025ء کے بجٹ میں زونل فوڈ آفس خاران اور ضلع کوئٹہ کیلئے جو اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل ذیل ہے محکمہ ہذا نے ان اسامیوں کی ایڈمنسٹریٹو approval کیلئے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ کو برائے منظوری بھجوائی گئی ہے۔

ڈائریکٹوریٹ جنرل فوڈ (QAC7151)

نمبر شمار	اسامی کا نام	بی پی ایس	اسامیوں کی تعداد
1	کمپیوٹر آپریٹر	16	01

زونل فوڈ آفس خاران (KN7184)

نمبر شمار	اسامی کا نام	بی پی ایس	اسامیوں کی تعداد
1	اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ	17	01
2	اسسٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر	12	02
3	اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	11	01
4	فوڈ گرین سپروائزر	06	01
5	جونیئر کلرک	11	01
6	ڈرائیور	04	01
7	نائب قاصد	01	01

8	چوکیدار (عارضی)	01	01

جناب اسپیکر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ question میں نے کیا ہوا ہے کہ ضلع واشک میں محکمہ خوراک کے 1 تا گریڈ 15 تک کل کتنی اسامیاں خالی ہیں۔ جواب میں یہ دیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! ضلع واشک میں گریڈ تا 1 تا 15 تک کی اسامی کوئی خالی نہیں ہے جبکہ اس نے دیا ہوا ہے 2025-26ء میں بجٹ میں zonal food office خاران اور ضلع کوئٹہ کے لیے اسامیاں منظور کی گئی ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اگر بلوچستان خالی، مجھے تو اعتراض نہیں ہے خاران کو دے دیں اگر کوئٹہ کو دے دیں۔ٹوٹل 32 ڈسٹرکٹس ہیں جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ یعنی آپ اندازہ لگا دیں اِس 2025-26ء کے بجٹ میں انصاف تو اس کو نہیں کہتے جناب اسپیکر صاحب! اگر انصاف کے حوالے پر دیکھا جائے تو ہر ڈسٹرکٹ کو کم سے کم پانچ، دس، بیس پوسٹیں دینی چاہیے تھیں۔تو اچھا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ بھی بیٹھا ہے فنانس منسٹر بھی بیٹھے ہیں تو اِس کا جواب دے دیں کہ اِنصاف کیا اس کو انصاف کہتے ہیں؟

جناب اسپیکر: یہ صرف اِنہوں نے میرے خیال میں خاران اور کوئٹہ کے لیے رکھی ہیں۔2025ء26ء میں۔

میر زابد علی ریکی: جناب! مجھے اعتراض نہیں ہے خاران پہلے واشک کا حصہ ہے مگر ابھی جناب اسپیکر صاحب! خالی دو ڈسٹرکٹوں کو دیا 2025-26ء کے بجٹ میں۔

جناب اسپیکر: ہاں 2025-26ء کے؟

میر زابد علی ریکی: یعنی پنجگور، تربت، گوادر، خضدار، واشک، نوشکی، چاغی، قلعہ سیف اللہ، پشین، نصیر آباد، جھل مگسی کس کس ڈسٹرکٹ کا نام لیں سر!۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی vacances خالی نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: سر! vacances نکالیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

میر زابد علی ریکی: جیسا جناب اسپیکر صاحب! یہ اسد بلوچ بیٹھے ہیں جناب! اسد نے اپنے وقت میں ہر ڈسٹرکٹ کے لیے ایگریکلچر کی پوسٹیں نکال لی تھیں حالانکہ شاید سر! آپ اِس کا ریکارڈ دیکھیں 3 ہزار 4 ہزار پوسٹیں اِس نے ایگریکلچر کی ہر ڈسٹرکٹ میں سے نکالیں ہر ڈسٹرکٹ میں پچھلے tenure میں سر! دیکھ لیں۔

وزیر محکمہ خوراک: جناب اسپیکر!۔

میر زابد علی ریکی: وہ تو اگر ایگریکلچر کا منسٹر تھا وہ صرف پنجگور کا منسٹر نہیں تھا۔

جناب اسپیکر: let him reply

وزیر محکمہ خوراک: آپ نے سوال کا، سوال مجھ سے کیا ہے میں اپنا ذرا point میرا سن لیں۔ پوسٹیں create کرنا SNE منظور کرنا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا کام تو نہیں ہے منسٹر فنانس اور سیکرٹری فنانس وہ آپ کو بتا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے ہم نے جو ڈیمانڈ کی ہے تقریباً ہم نے سب ڈسٹرکٹوں کے لیے جہاں requirments تھیں ہم نے demand سب ڈسٹرکوں کی ہے۔ تو فنانس نے ایک مخصوص دو ضلع کی منظوری دی ہے وہ فنانس سے یہ سوال کیا جانا چاہیے۔

میر زابد علی ریکی: تو آپ نے جب کیا۔

وزیر محکمہ خوراک: اگر میری بس چلتی تو میں اب سب سے پہلے اپنے ڈسٹرکٹ میں لے جاتے تھے۔

میر زابد علی ریکی: تو ذمہ دار آپ ہیں ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر آپ ہیں آپ جواب دے دیں۔

وزیر محکمہ خوراک: تو ظاہری بات ہے میری بات نہیں سُنی گئی ہے۔

میر زابد علی ریکی: آپ وہاں بولیں کہ بھئی آپ نے دو تین ڈسٹرکٹس کیے باقی ڈسٹرکٹوں کو، ذمہ دار تو محکمہ کا منسٹر آپ ہیں ناں آپ اُن سے پوچھ لیں۔

وزیر محکمہ خوراک: ہماری طرف سے ڈیمانڈ جاتی ہے زابد ریکی صاحب! ہم نے ڈیمانڈ بھیجی ہے۔

میر زابد علی ریکی: تو ڈیمانڈ بھیجی ہے تو ڈیمانڈ یہی دو ڈسٹرکٹ کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے۔ زابد علی ریکی صاحب، ایک منٹ زابد علی ریکی صاحب! آپ نے کوئی vacances کے لیے ڈیمانڈ جمع کی تھی؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں پچھلے سال۔

جناب اسپیکر: پچھلے سال کی تھی؟

میر زابد علی ریکی: بالکل تمام محکموں کا میں نے باقاعدہ سر! SNEs میں نے دو تین مہینے سے جناب اسپیکر صاحب! خوار ہوا اشک ک ہر محکمہ کے میں نے بھیجے۔

جناب اسپیکر: یہ vacant posts تھے یا new creation؟

میر زابد علی ریکی: new کے vacant کے میں نے سب کے سب بھیجے تھے۔

جناب اسپیکر: اور کوئی reflect نہیں ہوا ہے؟

میر زابد علی ریکی: تو یہی ہے سر! جواب یہی ہے میں اِسی وجہ سے یہ سوال لاتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اب یہ تو آپ کہہ رہے ہیں فنانس والوں کو کرنا چاہیے؟ یہ اِس طرح آپ کہہ رہے ہیں؟ آپ نے

proposal آگے بھجوائی؟

وزیر محکمہ خوراک: جی نہیں اُس نے نئی پوسٹوں کی ڈیمانڈ کی ہوگی باقی جہاں تک ہماری vacant پوسٹیں ہیں اُن کو ہم نے advertise کی ہے ہم نے تھوڑی سی اپنے ڈیپارٹمنٹ میں modification لائی ہے ڈیپارٹمنٹ نئے طرز پر ہم نے اُس میں دو تین ڈائریکٹوریٹ ہم نے کھول دیے ہیں تو may be ہمیں پوسٹوں کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ تو اِس لیے اب advertise تو ہم نے کی جہاں جہاں خالی پوسٹیں وہ شاید اُس کے ڈسٹرکٹ کی بھی ہونگی تو اگر ضرورت پڑی ہم پوسٹوں کو fill کریں گے اور نئی پوسٹیں create کرنا ہمارا کام نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: منسٹر صاحب! ضرورت پڑیگی گودام ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اگر آپ جانتے ہیں کہ ضرورت نہیں پڑیگی تو یہ پھر ڈیپارٹمنٹ کو جیساز کوۃ اور باقی یہ ڈیپارٹمنٹس کو سی ایم نے ختم کیا پھر اس کو بھی ختم کریں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ضرورت نہیں ہے تو پھر ختم کریں جیساز کوۃ کا محکمہ ہے اس کو بھی ختم کریں۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ کہہ رہا ہے کہ جہاں ضرورت تھی ہم نے vacancy نکال دیئے ہیں؟

میر زابد علی ریکی: ضرورت ہے جناب اسپیکر صاحب! ایک ضلع ہے وہاں گودام کی پوسٹوں کی ہر جگہ کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: setup موجود ہے وہاں؟

میر زابد علی ریکی: بالکل setup وہاں موجود ہے جناب اسپیکر صاحب! کیوں نہیں ہے ہر ڈسٹرکٹ کا میں کہہ رہا ہوں میں صرف واشک کی نمائندگی نہیں کر رہا ہوں۔ کم سے کم ابھی شعیب صاحب اُٹھیں اس کا تو جواب دے دیں۔ اسی سوال کا وہ بھی اپنا جواب دیں۔

جناب اسپیکر: okay let the finance minister reply please. مائیک آن کریں۔

میر شعیب احمد نوشیروانی (وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): مائیک آن ہے سر۔ ایک تو فنانس کے پاس جو ہے جنوری سے جون تک یہی exercise ہوتا ہے کہ جو different departments سے جو پوسٹوں کی demand آتی ہے justification کے ساتھ۔ جہاں پوسٹیں فنانس کے ساتھ بیٹھتی ہے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اگر اُس کی justification آتی ہے تو justified ظاہری بات ہے کہ صوبے کو اپنی مالی حالت بھی دیکھنی پڑتی ہے اُسی کے مطابق وہ پوسٹیں create کرتا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے consensus کے ساتھ۔ اسی میں سر! next question میں اگر آپ جائیں گے اُسی پر شاید آپ دیکھیں گے صرف کوئٹہ ڈویژن کے لیے جو ڈیپارٹمنٹ نے detail دی ہے اچھی خاصی تعداد میں پوسٹوں کو approve کی ہیں۔ it means کہ ڈویژن میں کوئٹہ ڈویژن کو اگر ساتھ میں کھینچا جائے اُس میں کافی اضلاع آتے ہیں تو یہ justification کے ساتھ

اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ اپنا case رکھتا ہے تو approve کرتا ہے صوبہ اپنی مالی حالت کو دیکھتے ہوئے اُس کو اُس پر approval دیتا ہے۔ اگر حاجی صاحب سمجھتے ہیں کہ وہاں کچھ ایسی پوزیشن ہے ڈیپارٹمنٹ نے جیسے حاجی صاحب نے کہا کہ ڈیپارٹمنٹ نے demand بھیجی ہے ہم یہ demand چیک کرتے ہیں وہ justified ہوتے ہیں تو اُس کو incorporate کریں گے بجٹ کے ساتھ۔ اُس پر خدانخواستہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یعنی دوبارہ آپ اُس کو visit کرنے کے لیے تیار ہیں دوبارہ دیکھیں گے آپ؟

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: بالکل اس پر چونکہ ڈیپارٹمنٹ یہ exercise کرتا آرہا ہے تقریباً تین چار مہینے سے جاری ہے مزید اس نے فائنل ہونا ہے اُس فائنل جگہ پر جا کے بیٹھیں گے کہ جہاں justification موجود ہے کہ یہ پوسٹیں create کریں۔ اب غیر ضروری آپ کیسے پوسٹیں create کریں گے جہاں آپ کے 400 ارب کے قریب صرف تنخواہوں اور پنشن پر جا رہے ہیں۔ تو یہ چیزیں دیکھنی ہونگی اس کے علاوہ اور opportunities jobs کے حوالے سے کہ لوگوں کو applloymentary ملیں۔

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! آپ مطمئن ہیں۔ مائیک آن کریں اپوزیشن لیڈر صاحب کا o k اب آپ بولیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! شعیب جان جو کہہ رہے ہیں سب سے زیادہ ضرورت خاران کو ہے 36 ڈسٹرکٹس میں سے 35 ڈسٹرکٹس چھوڑ کر اور کسی کو ضرورت نہیں ہے صرف خاران کو ضرورت ہے ذرا یہ ہمیں بتادیں کہ باقی ضلعوں میں سب سے زیادہ ایمرجنسی خوراک کے لیے خاران میں ہے۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر! دیکھنا پڑیگا کہ پچھلے دس سالوں میں خاران میں کتنی پوسٹیں create ہوئی ہیں یہ دیکھنا پڑیگا سر۔

جناب قائد حزب اختلاف: یا سب سے زیادہ قحط خاران میں آگیا ہے جو خوراک کے لیے اتنی پوسٹیں ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! ایک منٹ۔ جی آپ بولیں اپوزیشن لیڈر صاحب۔

میر یونس عزیز زہری (جناب قائد حزب اختلاف): دوسرے ضلعوں کے لیے نہیں ہے صرف خاران کے لیے ہے اس میں تو صرف خاران کے لیے۔ ضروریات سب خاران کے لیے ہیں یا دوسرے ضلعوں کے لیے بھی ہیں۔ یا ڈیپارٹمنٹ نے روانہ نہیں کیا ہے وہ منسٹر صاحب بتائیں گے۔ منسٹر صاحب تو کہتے ہیں کہ میں نے تو روانہ کر دیا ہے سب کی demand روانہ کر دیا ہے کہ سارے ضلعوں کو ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اُن کا بھی ضلع پسماندہ ہے اور خاران اور یہ دونوں بالکل نزدیک ہی۔ اگر کوئی قحط ہے کوئی ایمرجنسی ہے خاران میں ہے تو پھر واشک میں بھی وہی چیز ہوگی۔ واشک

کے لیے کوئی پوسٹ نہیں ہے اور ساری پوسٹیں خاران کے لیے ہیں 36 ڈسٹرکٹس میں سے بلوچستان میں سب سے زیادہ غریب ضلع اگر خاران ہے اُس کو دینا چاہیے۔لیکن دوسرے ڈسٹرکوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے منسٹر صاحب کو یہ تھوڑی سی۔۔۔

جناب اسپیکر: okay thank you۔منسٹر صاحب بہتر یہ ہوگا! کہ آپ کے پاس جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے proposals آئی ہیں آپ اُس کو kindly دوبارہ revist کریں جس ڈسٹرکٹ میں کلاس فور کی جتنی بھی vacancies آپ afford کرسکتے ہیں یعنی آپ کی financial system پر بوجھ بھی نہ بنے kindly اُس کو revisit کریں ۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: سر! I agree میں نے یہی بات کی جیسے میرے بڑے بھائی میں اُن کو کہتا ہوں میر یونس صاحب نے بات کی۔خاران کو بھی ضرورت ہے خضدار کو بھی ضرورت ہے واشک کو بھی۔بلوچستان کو سب کو ضرورت ہے ۔میں تو کہتا ہوں کہ اگر ہمارے بس میں ہوتو میں آج ہی بیٹھ کر اناؤنس کردوں کہ 10 لاکھ vacancies جو بلوچستان کے لیے create ہوں وہ بھی کم ہیں۔کیونکہ بلوچستان کے اپنے financial constraints ہیں مشکلات ہیں وہ ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔اب اِنہوں نے خاران کی بات کی میں صرف یہی کہوں کہ پھر دیکھنا پڑے گا کہ دس پندرہ سالوں میں خاران کے لیے ٹوٹل کتنی vacancies create ہوئی ہیں اور دوسری جگہوں پر کتنی یہ مشکلات تو رہی ہیں اگر میں یہ کہوں کہ پسند ناپسند یہ سسٹم میں نہیں رہے تو یہ منافقت ہوگی وہ تو ظاہری بات ہے تھوڑا بہت رہا ہوگا۔

جناب اسپیکر: ہوگا ہوگا جی۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: یہ اگر کوئی آٹھ دس vacancies پر بہت بڑا ابھی ایک اس پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر فوڈ کی جو پوزیشن کی ہے 17th کی ۔وہ تو یا پبلک سروس کمیشن جائے گا یا promote ہوکر ڈیپارٹمنٹ سے کوئی آکر لگے گا۔دیگر پوسٹیں آپ دیکھ لیں کوئی میرے خیال سے چند ہی ایک پوسٹیں ہونگی اُس جگہ پر لیکن میں پھر بھی یہ بات آپ کے ساتھ agree کرتا ہوں کہ ہم بیٹھ کے دیکھتے یہ exercise صرف کیونکہ مجھے over all وہ picture سامنے دکھاتے ہیں لیکن یہ جو exercise ہوتی ہے چار چھ مہینے تک جاری رہتی ہے مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ فنانس بیٹھ کے consensus بنا تا ہے کہ ہماری مالی حالت اتنی ہے آپ اپنی ضروری چیزیں پوزیشن بتائیں کہ جہاں آپ نے کئی سالوں سے create نہیں کیں وہاں آپ یہ پوسٹیں ، پوزیشن بتائیں۔اب کوئٹہ بھی اسی میں آیا میں نے کہاں کہ next question کی طرف آپ جائیں گے

next question میں بھی اسی کی regarding چیزیں لیکن پھر بھی میں انشاء اللہ یقین دلاتا چلوں اس کو visit کریں گے انشاءاللہ وتعالیٰ۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ٹھیک۔ جی حاجی صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! یہ بڑا اچھا ایک موضوع شروع کیا زابد جان نے۔ جناب اسپیکر صاحب! میں آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تمام ڈیپارٹمنٹس کا مسئلہ ہے ''جس کی لاٹھی اُس کی بھینس''۔ جناب اسپیکر صاحب! شعیب جان ہمارے بھائی ہیں فرما رہے ہیں کہ جی ہم اپنی پوزیشن دیکھیں گے چارسو ارب روپے ہم تنخواہ اور پنشن میں ہم دے رہے ہیں لیکن آپ یہ بتائیں شعیب جان یہ آپ کے پاس کون سا criteria ہے جو پوسٹیں create ہو رہی ہیں آدھے کو دے رہے ہیں آدھے کو نہیں تو وہ criteria ہمیں بتائیں۔ وہ ہمیں تھوڑا سمجھائیں آپ۔ لیکن یہ جس ڈیپارٹمنٹ کا جو وزیر ہے اُس کے وہ adjust ہو جاتے ہیں جو وزیر نہیں ہے اُن کا رہ جاتے ہیں کیا criteria ہے آپ کے پاس۔ کن رولز پر آپ کچھ پوسٹیں create کر رہے ہیں کچھ رہ جاتے ہیں جو رہ جاتی ہیں وہ کیا criteria ہے جو آپ لیتے ہیں اُس کا کیا criteria ہے وہ تو ذرا اسمبلی کے سامنے آپ رکھیں۔ for example 5000 vacancies ہے پورے بلوچستان میں۔ آپ کے پاس جو آپ کا limit ہے یا آپ کے پاس جو financial crisis نہیں آتا ہے اس میں تین ہزار آپ oblige کرتے ہیں دو ہزار چھوڑ دیتے ہیں اُن تین ہزار کا criteria کیا ہے۔ یہ بات تو زابد جان صحیح کہہ رہے ہیں۔ اور ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب صحیح کہہ رہے ہیں یہ ہر ڈسٹرکٹ میں یہ issue ہے صرف اس میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ done done let a reply

جناب اصغر علی ترین: سر! مجھے اس ہاؤس کو یہ ensure کریں یہ بتائیں کہ فنانس کے پاس وہ کون سا criteria ہے کہ اس کو چھوڑ و اس کو رکھو آپ مجھے بتائیں پہلے وہ۔۔۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈولپمنٹ: جو criteria ہے اس کی identification ہے وہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے یہ فنانس نہیں کرتا چونکہ demand ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آتی ہے وہ بتاتا ہے کہ ہمیں یہاں اس پوزیشن کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت کی بنیاد پر rationalize base پر وہ پوسٹیں create کرتا ہے۔ یہ ساتھ میں بتاتا چلوں کہ پانچ چھے ہزار last budget میں ہم delete کر چکے ہیں پوزیشنز جو غیر ضروری تھیں جہاں پوسٹیں create ہوئی ہیں وہاں abolished بھی ہوئی ہیں جن میں خاران کی کئی پوسٹیں شامل ہیں اگر آپ کہتے

ہیں ایک question لے کر آجائیں میں آپ کو detail دوں گا کہ کون کون سی پوزیشن جو غیر ضروری تھی even کہ خاران کی تھیں چونکہ میں فنانس منسٹر ہوں اب میرے اُوپر یہ بات آگئی میں وہ پوزیشن بھی آپ کو بتا تا ہوں جو غیر ضروری تھیں abloished کردی گئی ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ criteria جو departments set کرتے ہیں وہ آ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ meetings کرتے ہیں میں نے کہا کہ series of meetings چلے ہیں اُس کے بعد چیزیں final ہوتی ہیں۔ آپ کو اپنا پورا بجٹ جو volume حجم ہے وہ پورا دیکھنا پڑتا ہے یہ بہت بڑی exerscise ہے۔ اس کو پورا ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کے ایک ایک سیکشن اس کو monitor کر رہا ہوتا ہے بعض چیزیں میں بھی نہیں بتا سکتا ہوں جب تک کہ میں اُن کے ساتھ understanding یا اُن کے ساتھ یہ یہ چیزیں discuss نہ کرلوں۔ میرے لیے بھی بڑی مشکل ہوجاتی ہے چیزیں جاننا لیکن پھر بھی میں بتاتا چلوں کہ اس دفعہ بھی جو بجٹ میں آئیں گی وہ ضروری پوسٹیں ہر ضلع کے لیے رکھی جائیں گی۔

جناب اسپیکر: زاہد علی ریکی صاحب! آپ بیٹھیں ایک منٹ کے لیے تشریف رکھیں۔ اب آپ کو بے شک جتنے بھی آپ نے move کیے ہیں اپنی vacancies کے لیے وہ شعیب جان as a finance minister اُس کو revisit کرے گا جس districts سے بھی اُن کے لیے vacancies کی proposals آئی ہیں اُن کو revisit کریگا جس جس کو بھی accommodate کرسکے گا وہ اُس کو accommodate کرے گا۔ .thats it سید ظفر علی آغا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 381 دریافت فرمائیں۔

☆381 سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 نومبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں محکمہ خوراک نے ضلع پشین کیلئے کتنی اسامیاں فراہم کی گئی ہیں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر خوراک: جواب موصول ہونے کی تاریخ 23 دسمبر 2025ء۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں بلوچستان فوڈ اتھارٹی میں کوئٹہ ڈویژن کیلئے کل 07 اسامیاں تخلیق کی گئی ہیں جن میں سے 01 چوکیدار کی اسامی ضلع پشین کیلئے بھی شامل ہے؟

جناب اسپیکر: .food minister under fire today

وزیر خوراک: جی جناب اسپیکر! سوال نمبر 381 پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! question بڑا سادہ سا ہے کہ ضلع پشین کے لیے کتنی اسامیاں فراہم کی تھیں

2024-25ء میں یہاں مجھے division کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ٹوٹل 7 پورے کوئٹہ division کے لیے۔اور جناب اسپیکر! پشین کے لیے ایک ہی رکھی ہے وہ بھی چوکیدار 12 لاکھ آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے اور کوئٹہ کی پوری آبادی کو نظر میں رکھتے ہوئے چمن، قلعہ عبداللہ سارے ضلعے included یہ آدھا بلوچستان تقریباً اگر نہیں ہے تو بلوچستان کا ایک حصہ ہے۔آبادی کے لحاظ سے کم سے کم آدھا بلوچستان ہے۔اور آپ اس کو دیکھ لیں 07 اسامیاں ہیں اور پشین کو ایک چوکیدار ملا ہے میں تو حیران ہوں جناب اسپیکر! ہم SNEs حالانکہ یہ MPA کا کام نہیں ہے رولز میں یہ نہیں لکھا ہے کہ آپ through collect کے SNEs MPA concerned department کر کے پھر department کو جمع کروائے گا یہ practice پچھلے سال میں نے خود کیا تھا۔ہیلتھ اور ایجوکیشن میں باقی departments میں یقین جانیں جناب اسپیکر! اسی طرح کے یہ لوگ calculation کر کے پورے division wise کبھی 10 کبھی 20 اور کبھی 07 بھیج دیتے ہیں۔میں تو حیران ہوں منسٹر صاحب پر میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پشین کی بہت بڑی آبادی ہے اور آپ ایک چوکیدار دے رہے ہیں یہ میرے خیال سے ناانصافی ہے اس کو آپ دوبارہ revisit کریں اور اس answer سے تو میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: ok. آپ کے question کا جواب آ گیا تھا وہ سب کو visit کریگا سب کو دیکھ لے گا پشین کو بھی دیکھ لے گا ویسے پشین کے لیے۔۔۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ سے مودبانہ گزارش ہے۔

جناب اسپیکر: ہمارا بھی کوئی نہیں ہے تقریباً دیکھ لیتے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: آپ کا بھی نہیں ہے۔جی۔

جناب اسپیکر: دیکھ لیتے ہیں۔جی منسٹر صاحب۔

وزیر خوراک: ظفر آغا کے سوال سے یقیناً میں اتفاق کرتا ہوں۔پشین ایک بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے بلکہ ہمارے food department کے حساب سے وہاں ایک بہت بڑا گودام بھی ہے۔اور ایک پوسٹ دینا بالکل مذاق کے مترادف ہے۔میں نے تو اپنی بے بسی کا اظہار پہلے بھی کیا۔میرا بس اگر چلتا میں اپنے ڈسٹرکٹ کو بھی priority دیتا۔میرے food department کے حساب سے ڈسٹرکٹ ہرنائی میں بھی وہاں office موجود ہے، set up بھی موجود ہے۔ہماری طرف سے again پھر میں کہتا ہوں کہ ہم نے ڈیمانڈ بھیجی ہے۔بلکہ equal ہم نے بھیجا ہوگا یہ فنانس منسٹر نے آپ کو بتا دیا۔پتہ نہیں آپ لوگ اُس سے مطمئن ہونگے یا نہیں۔میں ذاتی طور پر تو ظاہری بات ہے میں مطمئن نہیں ہوں۔میں ڈیپارٹمنٹ کا منسٹر ہوں میں انچارج ہوں۔میں نے کبھی ایسے نہیں بھیجا کہ خاران کے لیے اتنی

پوسٹیں دے دیں کوئٹہ کے لیے اتنی پوسٹیں دے دیں زیارت اور ہرنائی کے لیے ایک پوسٹ بھی نہ دیں۔ظاہری بات ہے تمام ڈسٹرکٹوں کے لیے ہماری اِس طرف سے سمری اور ڈیمانڈ equal کی گئی ہوگی۔ جہاں ہمارے food dapartment کا set up ہے۔ یہ پھر اُن کی بات ہے اُن کی دلیل آپ نے سنی۔اور مناسب تو یہ ہے کہ میرے خیال میں ابھی فنانس منسٹر جہاں سے اُن کا تعلق ہے وہاں zero% پوسٹیں create ہونی چاہئیں۔باقی اگر میرے ڈسٹرکٹ میں پوسٹیں create ہو جاتیں تو ظاہری بات ہے میری بدنیتی ظاہر ہو جاتی تھی۔کہ بھائی food department کے منسٹر نے صرف اپنے ڈسٹرکٹ کی پوسٹیں بھیجی ہیں۔ابھی میرے دو ڈسٹرکٹس ہیں میرے دو ڈسٹرکٹوں میں سے ایک میں بھی پوسٹ نہیں ہے پشین والے شکر کریں ایک پوسٹ تو ملی ہے آپ کو۔مجھے تو ایک بھی نہیں ملی ہے۔تو یہ آپ کی مہربانی۔۔۔

جناب اسپیکر: thank you میر زابد علی ریکی صاحب،آپ اپنا سوال نمبر 232 دریافت فرمائیں؟

میر زابد علی ریکی: question نمبر 232۔

☆**232** **میر زابد علی ریکی،رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 2 اکتوبر 2025ء۔

کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔ مورخہ 08 ستمبر 2025 کو مؤخرشدہ۔

سال 2024-25ء کے بجٹ میں محکمہ سماجی بہبود کیلئے پی ایس ڈی پی میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے۔مختص کردہ رقم سے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات اور محکمہ خزانہ نے مارچ 2025ء تک کل کتنی رقم جاری کی گئی ہے اور جاری کردہ رقم کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: 232۔جی منسٹر سوشل ویلفیئر۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر سماجی بہبود: جواب موصول ہونے کی تاریخ 14 اکتوبر 2025ء۔

مطلوبہ معلومات ذیل ہیں:۔

نمبر شمار	اسکیم کا نام	مارچ تک مکمل ریلیز	الاٹمنٹ 2024-25ء
1	بلوچستان پی ایس ڈی پی نمبر 6494 پراجیکٹ آئی ڈی زیڈ 2024.2630 میں معذور افراد کے لئے معاون آلات کی تقسیم۔	80.00 ملین	200.000 ملین

2	بے روزگار افراد کیلئے سلائی مشین ،کڑھائی کی مشین ،پلمبنگ ،الیکٹریشن اور موبائل مرمت کٹس کی خریداری پی ایس ڈی پی نمبر 6493 پراجیکٹ آئی ڈی زیڈ 2024.2631	ملین 40.00	ملین 80.00

جناب اسپیکر: جی پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! اِس میں مَیں نے سوال کیا تھا۔

جناب اسپیکر: order in the house please. honorable ministers members.

میر زابد علی ریکی: کہ 25-2024ء کے بجٹ میں محکمہ سماجی بہبود کے لیے پی ایس ڈی پی میں کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔اُس نے جواب دیا۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جواب میں اِس نے دیا ہوا ہے کہ بلوچستان پی ایس ڈی پی یعنی مارچ تک 80 ملین ریلیز ہوئے ہیں۔اور دوسرا بے روزگار افراد کے لیے سلائی مشین وغیرہ یہ 40 ملین ہیں۔

جناب اسپیکر: جی جی بالکل۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب مجھے بتا دیں۔اُس نے کن districts میں کیا کیا دیا ہوا ہے مجھے تفصیل دے دیں؟ اس میں تفصیل تو نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا یہی جو دو۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں یہ جو 80 ملین ریلیز ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ آپ نے کیسے distribution کی ہے یا کسی کو کیا ملا ہے؟

میر زابد علی ریکی: موبائل مرمت ہے،سلائی مشین ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سوال میں distribution کے لیے کچھ نہیں مانگا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سوال میں distribution کے لیے کچھ نہیں مانگا صرف یہ پوچھا گیا ہے۔کہ یہ کتنے پیسے رکھے ہیں؟ اور مارچ تک کتنے ریلیز ہوئے ہیں۔بس یہ دو چیزیں اِس نے مانگی ہیں میں نے اُن کا جواب دے دیا۔

جناب اسپیکر: اچھا اگر یہ distribution کی مزید تفصیل مانگتے ہیں تو علیحدہ question لے آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: وہ اگلے سوال میں ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: اگلے سوال میں ہے۔

جناب اسپیکر: آگے question آرہا ہے۔

میر زابد علی ریکی: منسٹر صاحب اِس میں دیکھ لیں یہ ریلیز ہوئے ہیں۔کم سے کم منسٹر مجھے صحیح طرح بتا دیں۔

جناب اسپیکر: سر! وہ بہت بڑی۔۔۔

میر زابد علی ریکی: 80 ایک ہے 40 ایک ہے کیا اِس میں تفصیل سے مجھے بتا دیں کیونکہ میں۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ بہت بڑی detail ہے یہ ساری چیزیں distribute کرنا۔

میر زابد علی ریکی: سوال لانے کا مقصد یہی ہے کہ منسٹر تیاری کر کے آجاتے۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: منسٹر نے تیاری کی ہے مجھے اور اسپیکر صاحب!۔۔۔

میر زابد علی ریکی: چلیں اگر ابھی تیاری نہیں کی next اُس میں تیاری کر کے مجھے بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: اسپیکر صاحب! جو اپنا سوال۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ کہتے ہیں جو آپ نے سوال کیا ہے ہم نے سوال کا جواب اُس کے مطابق۔۔۔

میر زابد علی ریکی: جواب دیدیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی ہاں۔

میر زابد علی ریکی: جواب اِس طرح تو جناب اسپیکر صاحب! میں تو اِسی حوالے پر یہ جواب لاتا ہوں۔ کہ آپ کم سے کم detail تو مجھے بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: detail مانگی نہیں ہے جب detail مانگتا میں آپکو دیدیتا۔

جناب اسپیکر: detail آپ نے نہیں مانگی ٹھیک ابھی آرہا ہے again next question ہے اُس میں یہ چیزیں آرہی ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! وہ تو دوسرا question ہے یہ دوسرا question ہے۔

جناب اسپیکر: وہ آپ کے حوالے سے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: چلیں اُس کی detail وہ next اُس میں آ کے مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: وہ کیا کریں؟

میر زابد علی ریکی: اگر اُس نے تیاری نہیں کی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: وہ کہتا ہے آپ کے question میں میری تیاری ہے۔

میر زابد علی ریکی: تیاری ہے تو تیاری مجھے بتائیں۔

جناب اسپیکر: سر! وہ کہہ رہا ہے آپ نے question میں مانگی نہیں ہے مجھ سے detail اگر آپ نے question میں detail نہیں مانگی۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: یہ اپنا سوال پڑھ کے پھر جواب پڑھیں۔سوال میں یہ مانگی ہے کہ کتنے پیسے رکھے ہیں اور مارچ تک کتنے ریلیز ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ hold کریں۔اس کا سوال میں پڑھتا ہوں کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔سال 25-2024ء کے بجٹ میں محکمہ سماجی بہبود کیلئے پی ایس ڈی پی میں کل کسقدر رقم مختص کی گئی ہے مختص کردہ رقم سے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات اور محکمہ خزانہ نے مارچ 2025ء تک کل کتنی رقم جاری کی گئی ہے اور جاری کردہ رقم کی مکمل تفصیل دی جائے؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں تفصیل دی جائے۔

جناب اسپیکر: جاری رقم کی؟

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: رقم کی تفصیل بھی دے دی ہے اور رقم بھی بتادی کہ اتنی رقم رکھی ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! رقم بتادی۔

جناب اسپیکر: رقم تو لکھی ہوئی ہے آپ بھی اِسکو دیکھ لیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! رقم میں کیا کروں گا۔

جناب اسپیکر: سر! یہ PSDP نمبر۔۔۔

میر زابد علی ریکی: سر! کم ازکم یہ تیاری کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: اگلا سوال اس نے کیا ہوا ہے اُس میں پھر مکمل تفصیل آپکو مل جائے گی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you آپ کا question ٹھیک ہے valid ہے ok اگر آپ اس پر ایک question اور لانا چاہتے ہیں تب بھی ٹھیک ہے لیکن اگلے question میں میرے خیال میں یہ ساری detail آئے گی۔

زابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال 334 دریافت فرمائیں۔

میرزابدعلی ریکی: question نمبر 334۔

☆334 **میر زابدعلی ریکی، رُکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 2 اکتوبر 2025ء۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 26-2025ء کے بجٹ میں حکومت نے ضلع واشک میں محکمہ سماجی بہبود کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی ہے ہر اسکیم کا نام، لاگت اور پی ایس ڈی پی نمبر کی تفصیل بھی دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلائی جائے کہ صوبہ کے ہر ضلع کیلئے کل کتنی ترقیاتی اسکیمات کی منظوری دی گئی ہے تمام اضلاع کی ضلعوار مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر سماجی بہبود: جواب موصول ہونے کی تاریخ 24 اکتوبر 2025ء۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

موجودہ مالی سال 26-2025ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں محکمہ سماجی بہبود میں کوئی نئی اسکیم ضلع واشک کیلئے شامل نہیں کی گئی ہے۔ مزید برآں موجودہ مالی سال کی تمام نئی اسکیموں کی فہرست آخر پر منسلک ہے۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اِس میں مَیں نے یہ پوچھا تھا 26-2025ء کے بجٹ میں ضلع واشک کی محکمہ کے لئے کل کتنی اسکیمات کی منظور دی گئی ہے ہر اسکیم کا نام لاگت پی ایس ڈی پی نمبر دیا جائے۔ یعنی جواب میں یہ موجودہ 26-2025ء کے سالانہ پروگرام ہے محکمہ سماجی بہبود نے کوئی نئی اسکیم ضلع واشک کے لیے شامل نہیں کی گئی۔

جناب اسپیکر: جی بتائیں آپ کے لیے کوئی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے؟

میرزابدعلی ریکی: بالکل نہیں رکھی گئی ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر جو رکھی ہوئی ہے باقی اِس نے یہ دیکھ لیں اسپیکر صاحب! آپ آجائیں۔

جناب اسپیکر: آپ کہتے ہیں کہ میرے لیے اسکیم کیوں نہیں رکھی گئی؟

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! باقی جگہوں پر اِس میں دیکھ لیں۔ پہلے تو سکول ہے initial for the special education complex Quetta

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب یہ جو provisional of the tri motorcycle سب کے لیے ہے۔

میرزابدعلی ریکی: distribute اور management

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سر! انہوں نے جو پہلے سوال کیا تھا اُس کا جواب بھی دے دیا یہ سوال انہوں نے کیا

تھا یہ سوال کا جواب ہے کہ ان کے واشک کے لیے کوئی اسکیم نہیں رکھی گئی ہے۔اور باقی جو اِس نے تفصیل مانگی ہے سوشل ویلفیئر کی وہ تفصیل ساری دے دی۔

جناب اسپیکر: لیکن اِس کو آپ ذرا پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: بلوچستان میں اتنی اسکیمیں رکھی ہوئی ہیں وہ اِس میں دیدی ہے۔

میر زابد علی ریکی: واشک سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کا head تو یہی ہے ناں۔

جناب اسپیکر: سر! اِس میں کچھ اسکیمیں ہیں جن کا صرف ڈسٹرکٹ کے ساتھ تعلق نہیں بلکہ پورے بلوچستان کے ساتھ تعلق ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: پورے بلوچستان کے لیے۔

میر زابد علی ریکی: اگر یہ وہی بات ہے جیسے نور محمد دمڑ نے اپنی تفصیلی بریفنگ اُنہوں نے دی۔میرا سوال بھی یہی ہے۔کہ آپ نے واشک کے لیے کیوں نہیں رکھی ہے؟ کیا واشک بلوچستان کا حصہ نہیں ہے؟ اگر میں باقی ڈسٹرکٹوں کا نام لے لوں کہتے ہیں دیکھیں یہ ایم پی اے صاحب بدنیت ہیں باقی ڈسٹرکٹوں کا آپ خود پڑھ لیں۔باقی ڈسٹرکٹوں کے نام لکھے ہیں میں کیوں نام لے لوں؟ کہتے ہیں دیکھیں یہ اسمبلی فورم پر اُٹھ کر بدنیتی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔باقی ڈسٹرکٹ ہیں واشک کیوں نہیں ہے؟ واشک نے کیا گناہ کیا ہے؟ آپ محکمہ کے منسٹر ہیں محکمہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ ڈال دیں۔اِس میں کیا بات ہے۔جناب اسپیکر صاحب! آپ غور سے دیکھ لیں ہمارے اور بھی ممبرز بیٹھے ہیں سر! یہ سارے دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب question یہ ہے کہ آپ نے بہت سارے ڈسٹرکٹ کے لیے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سر! اِس میں رکھی ہے۔

جناب اسپیکر: مثال کے طور پر آپ دیکھ رہے ہیں نصیر آباد کے لیے آپ نے رکھی ہے۔

میر زابد علی ریکی: میں نہیں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Rehabilitation of social welfare Darul Aman building Dera Murad Jamali.

میر زابد علی ریکی: میرا اکبر یونین کونسل ڈسٹرکٹ کوہلو ہے باقی ڈسٹرکٹ ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: سر! ایسا ہے کہ ہم لوگ propose کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹ سے، ڈیپارٹمنٹ نے propose کر دیا واشک کے لیے۔اور یہ جو اِن کا ڈویژن ہے ڈویژن کے لیے propose کیا تھا۔تو آگے جب

P&D جاتا ہے P&D بولتا ہے کہ ہم لوگوں نے MPA سے فنڈ کاٹنا ہے تو MPA نے جتنا اپنے نے source میں استعمال کروانا ہے فنڈ میں تو وہ زابد ریکی نے اُس کو ڈیفر کیا کہ ہم نے اِس میں فنڈ نہیں رکھنا ہے خود ڈیفر کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اُنہوں نے آپ کی تجویز کے ساتھ اتفاق نہیں کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: جی ہاں اُنہوں نے کہا تھا میں اپنے۔۔۔

میر زابد علی ریکی: کس نے کہا تھا لائیں ثبوت یہ کون ہو سکتا ہے کہ کہتا ہے کہ۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: باقی جو تھا اُس نے اپنی تجویز دیدی ہے۔

میر زابد علی ریکی: یہ کہاں کا سر! آپ دیکھ لیں سر! یہ پورا میڈیا دیکھ رہا ہے حاجی صاحب! خدارا اِس طرح نہیں کریں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ میں P&D والوں سے کہوں گا کہ یہ واشک کاٹ لیں یار! خدا کے لیے اس طرح محکمہ نہیں چلتا۔ اس طرح محکمہ نہیں چلاتے ہیں جو آپ کہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں واشک نہیں۔ سر! آپ کو پتہ ہے بلوچستان کے کتنے سارے ڈسٹرکٹس ہیں۔

میر زابد علی ریکی: 32 یا 33 ڈسٹرکٹس ہیں۔

جناب اسپیکر: اُن میں سے تین ڈسٹرکٹ کے نام آئے ہیں باقی کسی ڈسٹرکٹ کا نہیں ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں یہی کہہ رہا ہوں خدارا ان کو خود احساس ہو۔

جناب اسپیکر: سر! وہ کہہ رہے ہیں اس طرح کی جو بلڈنگز ہیں یا ہم وہاں facilities دیتے ہیں وہاں شاید ضرورت نہیں ہے اس لیے کہہ رہے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: سر! کون کہتا ہے کہ ضرورت نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کو انہوں نے ان کی تجویز۔۔۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! آپ یقین کرتے ہیں آپ کو onboard لانا چاہتا ہوں وہ بھی پہلے میری بات تو سنیں آپ نے جواب دیا میں نے سنا ابھی میری بات سنیں۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب سر! میری بات سنیں ابھی drug center مجھے واشک میں ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل drug center۔

میر زابد علی ریکی: سر! میرے بندے خاران میں ہیں فنانس منسٹر ہے وہاں پہ پرائیویٹ ڈرگ سینٹر ہے۔ سر! وہاں پہ میں نے واشک، ماشکیل سے 40۔50 بندے پکڑے ہیں اپنے خرچے پر خاران بھیجے ہیں۔ حالانکہ میں نے فنانس

منسٹر شعیب کو بولا ہے کہ یہ ڈرگ سینٹر پرائیویٹ ہے مہربانی کر کے آپ اس کے ساتھ help کریں اُنہوں نے اپنی جیب سے help بھی کی ہے سر! مجھے اس طرح کی۔۔۔

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس اگر میں غلط نہیں ہوں تو 24-2023ء کی پی ایس ڈی پی میں یہ ڈرگ سینٹر rehabilitation of drugs یہ میرے خیال میں ایک combined scheme تھی جو کہ پورے بلوچستان کے لئے تھی۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: سر! یہ اب غالبا umbrella scheme.

جناب اسپیکر: میرے خیال میں umbrella scheme تھیں ۔

وزیر محکمہ خزانہ و مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: میرے خیال سے میری نظر سے تو نہیں گزری مجھے یاد نہیں پڑ رہا ہے منسٹر سوشل ویلفیئر بتا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب کوئی ایسی اسکیم تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: ایسی کوئی سکیم نہیں تھی یہ تین ڈسٹرکٹ تھے پہلی priority ہم لوگوں نے نصیر آباد، لورالائی، پشین ان تینوں ڈسٹرکٹ کو ڈالا تھا اور دوسرا اُس میں خضدار، چمن اور تربت کا تھا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: تو یہ دونوں اگلے آنے والی پی ایس ڈی پی میں انشاءاللہ ہو جائے گی باقی زاہد صاحب کے لئے پانچ ارب روپے سی ایم صاحب نے اعلان کر دیا اس میں یہ nominate کریں۔ اسے جتنی بھی سکیم چاہیے میں اُس کو nominate کر دوں گا۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میری بات سنیں۔

جناب اسپیکر: جی حکم کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب، حاجی صاحب محکمے کا میں نہیں کہتا ہوں حاجی صاحب محکمے کو اسی طرح چلائیں جیسے واجہ اسد نے پانچ سال چلایا۔ سر! یہی محکمہ پانچ سال پہلے مرا ہوا تھا یہ محکمہ کسی چیز کے نام کا نہیں تھا ابھی یہ سوشل ویلفیئر آپ گھوم رہے ہیں اس پر جا رہے ہیں اس محکمہ کو کوئی اٹھانے والا بھی نہیں تھا۔ سر! ہاں جی ولی صاحب! آپ مہربانی کریں اگر سی ایم نے واشک کو پانچ ارب دیئے ہیں سی ایم کی اپنی ٹیم کے بندے وہاں خود دورے کے لئے گئے کس کس ڈسٹرکٹ میں کس تحصیل میں کیا کیا ضرورت ہے؟ جناب اسپیکر صاحب! آپ مہربانی کریں آپ محکمہ چلا رہے ہیں آپ اپنے محکمے کے حوالے سے کیا دے رہے ہیں آپ ایک ڈسٹرکٹ کو ignore کر رہے ہیں ایک ڈسٹرکٹ کو

اوپر لے جارہے ہیں تو یہ بھی میرا حق بنتا ہے۔ کہ میں آپ سے سوال جواب کروں۔

جناب اسپیکر: بالکل آپ کا حق بنتا ہے۔

میرزابدعلی ریکی: اگر میں اس میں ناجائز چیز مانگ رہا ہوں آپ مجھے بتادیں۔

وزیر محکمہ خزانہ ومائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جناب اسپیکر! آپ کی اجازت ہو۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر فنانس please۔

وزیر محکمہ خزانہ ومائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: حاجی زابد صاحب نے جو بتایا ہے یہ drug rehabilitation جو سینٹر ہے addiction کے حوالے سے یہ واقعی ایک serious issue پورے بلوچستان میں چلتا آرہا ہے ہمارا جو region ہے خاران ،نوشکی، چاغی اور خاص کر واشک کے ایریا میں اس طرح کے cases بہت زیادہ آرہے ہیں اور یہ بہت پریشان کن بات ہے۔ تو اس حوالے سے حاجی زابد کی اس بات کو میں سپورٹ کرتا ہوں میں نے ابھی منسٹر صاحب سے بھی کہا کہ اس دفعہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے proposal اس region تک محدود نہ رہی پورے بلوچستان کا ایک سروے غالباً ضرور ڈیپارٹمنٹ کے اپنے mechanics ہوں گے جسکے تحت پورے بلوچستان کا سروے کرتے رہے ہیں۔ تو میری ان سے دوبارہ گزارش ہے کہ یہ ایک اہم ایشو ہے اس کو ضرور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے propose کریں ہم سب اس کو سپورٹ کریں گے ایک اہم مدعا ہے حاجی صاحب نے اٹھایا اسکو میں سپورٹ کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: میری تجویز تو یہ ہوگی کہ جن ڈسٹرکٹس میں آپ نے یہ drug rehabilitation center بنائے ہیں وہ جو remaining ڈسٹرکٹ سے ان کو district wise چار، پانچ ڈسٹرکٹ ڈالتے جائیں اور سب میں بنائیں۔

وزیر محکمہ خزانہ ومائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: جی سر! میں نے ڈیپارٹمنٹ اور منسٹر صاحب سے request کی کہ وہ اس proposal کو initiate کریں انشاءاللہ پوری طرح تعاون کریں گے۔

جناب اسپیکر: ok done ہوگیا۔

میرزابدعلی ریکی: سر ابھی جو بجٹ آرہا ہے۔ منسٹر اور سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں اس میں بیٹھ لیں ڈیپارٹمنٹ کا فنانس منسٹر آپ لوگوں کو بتا رہے ہیں میں صرف واشک کا نہیں کہہ رہا ہوں۔ پورا بلوچستان ہے جس جگہ میں آپ لوگوں کو ضرورت ہے آپ لوگ اس میں دے دیں۔ فنانس منسٹر بیٹھا ہے approval کردیں اسمبلی میں ہم لوگ آواز اٹھارہے ہیں سی ایم صاحب سے ریکوئسٹ کریں گے۔

جناب اسپیکر: point آپ کا valid ہے بالکل اس پر سیکرٹری صاحب اور منسٹر صاحب بھی ایک initiative یہ آپ initiate کریں اور اُن کو بتائیں تاکہ باقی remaining ڈسٹرکٹ میں بھی ہے سینٹر بن جائے ایسے problem تو ہر جگہ میں ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! یہ محکمہ میرے پاس رہا ہے۔اس سلسلے کو تھوڑا اگر آگے بڑھا ہوں۔

جناب اسپیکر: جی اسد بلوچ صاحب۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! جی یہ محکمہ کی بہت بڑی ایک اہمیت ہے باقی صوبوں میں اس کی بہت بڑی ایک value ہے جس زمانے میں میں اس کا منسٹر تھا ان چیزوں کی یہاں discussion ہوئی تھی جام صاحب وزیراعلیٰ تھے۔تو cabinet میں بھی یہی discussion ہوئی تھی۔ہم اس نتیجے پہ پہنچے کہ بلوچستان میں جتنے منشیات کے عادی لوگ ہیں تو یہ اتنی ہی تباہی مچا رہے ہیں۔کوئی ایک تحصیل کوئی یونین کونسل کسی جگہ نہیں بچی ہے۔اس کے تدارک کے لیے گورنمنٹ کو ایک جامع پالیسی بنانی ہوگی تو اس حوالے سے 2023-24ء کے بجٹ میں ہم نے umbrella scheme اُس میں ڈال دی اُس کے بعد اُس پہ عمل درآمد نہیں ہوا۔آج بھی یہ کہتا ہوں کہ اس پر ایک ایسی umbrella scheme ہو۔بلوچستان کے ہر ڈسٹرکٹ میں اس کی ضرورت ہے۔آپ اُن ماؤں کو دیکھیں جن کے نوجوان بیٹے منشیات کے عادی ہوں کہ جب ان کی لاشیں ان کے سامنے آتی ہیں ان کے غم کو دیکھیں ان کے بھائیوں اور اُن کے والدین دیکھیں۔یہ بہت بڑا اہم ایشو ہے پورے بلوچستان کے لیے خدارا نوجوانوں کو بچانے کے لیے ایسے جامع منصوبہ بنایا جائے thank you جی۔

جناب اسپیکر: بالکل umbrella اسکیم کی ضرورت ہے جی جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: بالکل valid ہے تو یہ اسکیم کی بالکل proposal بھیجی ہوئی ہے P&D سے concept paper پر بھی approved ہوئی ہے تو انشاء اللہ اس دفعہ پھر اس PSDP میں کوشش کریں گے کہ انشاء اللہ سی ایم صاحب سے ریکوئسٹ آپ بھی کریں میں ابھی کرتا ہوں اور منسٹر فنانس صاحب کریں گے کہ انشاء اللہ یہ اسکیم آجائے۔

جناب اسپیکر: اگر financial crisis یا کوئی وجوہات ہیں بے شک آپ اُس چار، پانچ، چھ، سات ڈسٹرکٹ اس دفعہ کردیں چھ سات ڈسٹرکٹ آگے کردیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: سر! پچھلے سال اسد صاحب نے کہا تھا کہ ہم نے umbrella اسکیم ڈالی تھیں وہ بالکل ڈالی تھیں وہ ڈویژنل ہیڈکوارٹر کی تھیں وہ ابھی remaining پوزیشن پر ہیں تو وہ جو compelet

ہوجائینگی تو یہ سکیم بھی آجائے گی۔

جناب اسپیکر: ok ٹھیک ہے Thank you very much سید ظفر علی آغا صاحب سوال نمبر 376 دریافت فرمایا۔

سید ظفر علی آغا: سوال نمبر 376۔

☆376 سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 نومبر 2025ء۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 25-2024ء کے بجٹ میں معذوروں کیلئے کل کسقدر بجٹ مختص کیا گیا ہے اور ضلع پشین کیلئے ان سالوں میں کل کتنا بجٹ دیا گیا ہے۔ نیز مختص شدہ بجٹ سے معذوروں کیلئے کونسی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر سماجی بہبود: جواب موصول ہونے کی تاریخ یکم دسمبر 2025ء۔

اس سلسلے میں اسکیم سے متعلق مکمل تفصیل ذیل ہیں:۔

اسکیم کا نام: PSDP نمبر ID(Z2024.2630)6494 بلوچستان میں معذور افراد کے معاون آلات کی تقسیم

کل بجٹ مختص: 200 ملین ۔

ضلع پشین کیلئے کتنا بجٹ جاری کیا گیا: یہ اسکیم خاص طور پر ضلع پشین کیلئے نہیں ہے یہ مجموعی طور پر صوبہ بلوچستان کیلئے ہے مذکورہ اسکیم سے متعلق مکمل معلومات ذیل ہے:۔

معاون آلات کی تفصیل:۔

سریل نمبر	معاون ڈیوائس کا نام	معاون ڈیوائس وصول ہونے کی کل تعداد۔	ڈویژنل سطح پر تقسیم کیا گیا۔	ڈائریکٹوریٹ جنرل کی سطح پر تقسیم
1	وہیل چیئر	1000	752	248
2	کموڈ چیئر	650	381	269
3	بیساکھی	1000	658	342
4	واکنگ اسٹکس	1510	1085	425
5	سماعت کا آلہ	528	Nil	528
6	موٹر سائیکل	80	Nil	80

7	الیکٹرک وہیل چیئر	154	Nil	154
8	واکر	500	400	100
9	بلائنڈز کے لیے ٹیب	14	Nil	14
	کل تعداد	**5436**	**3276**	**2160**

جناب اسپیکر: جی منسٹر سوشل ویلفیئر منسٹر صاحب again question آپ کا ہے۔

وزیر سوشل ویلفیئر: سوال پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! میں نے یہاں سوال میں یہ پوچھا ہے کہ 2024-25ء اور میں کتنا بجٹ معذوروں کے لیے ضلع پشین میں رکھا گیا ہے۔ یہاں مجھے تفصیل دی گئی ہے میں تفصیل دیکھ کر حیران ہو گیا ہوں جناب اسپیکر! تین چیزیں ڈویژنل سطح پر بالکل تقسیم نہیں کی گئی ہیں۔ ڈائریکٹوریٹ سطح پر تقسیم کی گئی ہیں۔ جو بالکل مہنگا ایٹم جسے کہا جا سکتا ہے موٹر سائیکل ہو گئی ہے۔ الیکٹرک وہیل چیئر ہو گئی سماعت کا آلہ یہ جو کان میں رکھتے ہیں اور وہ تھوڑا سا مہنگا ہے۔ ڈیڑھ دو لاکھ پر تقریباً یہ چلا جاتا ہے۔ اب سوال میرا یہ ہے کہ ضلع پشین 12 لاکھ آبادی کے مترادف آپ خود اندازہ کریں حلقہ پی بی 49 ضلع پشین کا سب سے بڑا جو ایریا ہے یہ تین تحصیلوں پہ مشتمل ہے۔ تحصیل حرمزئی، تحصیل سرانان، تحصیل کربلا۔ آپ مجھے ایک بھی ان چیزوں میں سے 9 ایٹم آپ نے بتائے۔ ایک بھی چیز منسٹر صاحب مجھے بتا دیں کہ یا مجھے ملی ہو یا آپ نے ادھر اپنے ڈیپارٹمنٹ کے through کسی کو دیا ہو، تو آپ مجھے بتائیں اس کی لسٹ مجھے دے دیں۔ افسوس کی بات یہ ہے دو سال ہو گئے ہیں اور یہ جو موٹر سائیکلیں آئی ہیں اس کی تعداد 80۔ یعنی پورے بلوچستان میں جناب اسپیکر! یہ special peoples ہیں ہمارے special لوگ ہیں اس کے لیے یہ تعداد میرے خیال سے یہ تو alarming ہے بالکل 80 موٹر سائیکل 80 تعداد 80 تو صرف آپ کے چمن کی پوری نہیں ہوں گی۔

جناب اسپیکر: نہیں تو پھر۔۔

سید ظفر علی آغا: قلعہ عبداللہ کو دیکھ لیں۔ پشین کی 12 لاکھ اور پھر پورا ڈویژن کوئٹہ کو پھر اس کو included کوئٹہ کی تعداد ذرا آپ دیکھ لیں اور پھر as a حلقہ پی بی 49 کا میں خود سوال کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ آپ مجھے ایک بھی اس میں چیز بتائیں کہ آپ نے یہ ڈویژنل سطح پر کیا ہو، یا آپ نے ڈائریکٹوریٹ کی سطح پر کیا ہو یا ایم پی اے کے through ہے اور آپ آئے ہیں کوئی function ہوا ہو کوئی وہ کام نہیں دیا ہو آپ مجھے بتا دیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب.

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: جناب سپیکر! اس میں جو اس نے سوال کیا ہے کہ پشین کے لیے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے۔ اور معذوروں کے لیے کیا کیا facility ہے۔ وہ جواب میں نے دیا ہے کہ یہ جواب ہے اس میں پشین کا ذکر نہیں کہ پشین کو میں نے یہ چیز دی ہے یا وہ چیز دی ہے اگلے سوال میں اس کو جو پشین کو دیا ہے وہ اگلے سوال میں آجائے گا یہ جو ساری چیزیں یہ تفصیل میں نے دی ہے کہ یہ تفصیل جو زاہد صاحب بھی مانگ رہے تھے اور ہم لوگ بھی دے رہے تھے کہ یہ صرف تفصیل ہم نے دی ہے اگلا سوال جو اس نے کیا پشین کے حوالے سے وہی سوال کی تفصیل ہم دے دیں گے کہ پشین میں ہم نے کیا کیا چیز دی ہے۔

سید ظفر علی آغا: منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں یہاں پہ میں نے ضلع پشین کو mention کیا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! وہ کہہ رہے ہیں آپ دیکھیں! ضلع پشین کے لیے آپ نے کہا تھا کتنا بجٹ رکھا گیا ہے یہ اسکیم خاص طور پر ضلع پشین کے لیے نہیں ہے یہ مجموعی طور پر صوبہ بلوچستان کے لیے ہے انہوں نے آگے لکھا ہوا ہے۔

سید ظفر علی آغا: میں نے یہی 25-2024ء کے بجٹ میں، میں نے پورے بلوچستان کا سوال کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: سر! 2025ء.

سید ظفر علی آغا: پھر میں نے mention منسٹر صاحب سے direct سوال کے اندر یہ پوچھا ہے کہ ضلع پشین میں آپ نے کتنے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: آپ نے ضلع پشین نہیں پوچھا آپ نے کہا معذوروں کے لیے کیا facilities دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کی بات صحیح ہے کہ اسکیم جو پشین کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ آپ نے کہا تھا کہ اسکیم پشین کے لیے مخصوص نہیں ہے یہ پورے بلوچستان کے لیے اس میں پشین بھی شامل ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سوشل ویلفیئر: سر! انہوں نے دو سوال کیئے ہیں ایک سوال یہ کیا ہے کہ آپ نے 25-2024ء اور 26ء میں کتنا fund رکھا گیا ہے۔ اور اس کی تفصیل دیدیں کہ آپ معذوروں کو کیا facilities دے رہے ہیں تو میں نے یہ فنڈ کے بارے میں بتایا کہ فنڈ یہ تھا اور facility یہ ہم لوگ دے رہے ہیں اگلے سوال میں جو اس نے پشین کے لیے مانگا ہے تو اگلے سوال میں اس کو جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: آگے چلیں صحیح ہے۔

سید ظفر علی آغا: اگلے سوال سے کیا مراد میں نہیں سمجھا۔ اگلا سوال اس کے بعد پھر اگلے session میں دیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں آگے next question آپ کا آرہا ہے۔

سید ظفر علی آغا: نہیں یہ 376 کی بات ہو رہی ہے جناب اسپیکر! 25-2024ء سال کے بجٹ کا پوچھا وہ جواب آگئے پی ایس ڈی پی نمبر کے ساتھ meanwhile میں نے اپنے ضلع کا direct پوچھا ہے کہ ضلع پشین میں کیا ملا۔

جناب اسپیکر: سر! آپ سمجھ لیں کہ آپ اپنے question کی خود مخالفت کر رہے ہیں۔

سید ظفر علی: نہیں مخالفت کیسا کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: آپ کا اگلا question اسی سے متعلق ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اگلا تو اگلی پر بات کریں گے۔

جناب اسپیکر: پھر اُس question کی detail ادھر کیوں مانگ رہے ہیں۔ اگلے question کی detail آپ مانگ رہے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: چلیں مجھے اگلے question میں اسی کا جواب دیں چلیں یہ ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: چلیں جی ظفر علی آغا صاحب آپ اپنا سوال نمبر 377 دریافت فرمائیں۔

سید ظفر علی آغا: Question نمبر 377۔

☆377 سید ظفر علی آغا، رُکن اسمبلی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 نومبر 2025ء۔</u>

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محکمہ سماجی بہبود نے ضلع پشین کے کل کتنے معذوروں کو موٹر سائیکل، الیکٹرک وہیل چیئر اور (Sample) وہیل چیئر دی ہیں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سوال پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

وزیر سماجی بہبود: جواب موصول ہونے کی تاریخ یکم دسمبر 2025ء۔

مطلوبہ معلومات ذیل ہیں:۔

سیریل نمبر	معاون آلات کے نام	تعداد	ضلع
1	وہیل چیئر	30	پشین
2	الیکٹرک وہیل چیئر	19	

3	ہیئرنگ ایڈ	04	
4	کموڈ چیئر	11	
5	بیساکھی	14	
6	واکنگ اسٹک	13	
7	ٹرائی موٹر سائیکل	22	
	کل	**113**	

مذکورہ اشیاء ضلع پشین میں تقسیم کی گئیں۔

جناب اسپیکر: جی آغا صاحب۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اس سوال میں میرا وہ دوسرا سوال بڑا valid تھا مگر مجھے سمجھ آ گئی کہ منسٹر صاحب نے کہا میں نے آپ کو اِس کا جواب دے دیا پشین کو بتایا گیا وہیل چیئر 30 یعنی 30 کی تعداد میں ضلع پشین کو ملی ہے۔

جناب اسپیکر: ہاں 30 وہیل چیئر دیئے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! ویل چیئر کی پرائز میں آپ کو بتاؤں کہ کتنی ہے؟

جناب اسپیکر: ہاں؟

سید ظفر علی آغا: وہیل چیئر کی پرائز اِس ٹائم کیا ہے آپ کو پتہ ہے؟

جناب اسپیکر: پرائز کو چھوڑیں۔

سید ظفر علی آغا: PSDP میں آپ نے جو پیسے رکھے وہ 200 ملین رکھے ہیں۔ ضلع پشین کی 12 لاکھ آبادی ہے اسپیکر صاحب! آپ وہیل چیئر کو 30 mention کر کے آپ مجھے اِس کا answer بھجوا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: میری آبادی 4 لاکھ سے تجاوز کی ہے۔

سید ظفر علی آغا: یہی تو میں رونا رو رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: مجھے ٹوٹل 5 وہیل چیئر دیئے گئے۔

سید ظفر علی آغا: آپ سے میں یہی کہہ رہا ہوں جناب اسپیکر! کہ آپ نے کیوں لئے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ کو 30 دیئے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: آپ کو 5 وہیل چیئر ملے مجھے پتہ ہے آپ تو قبائلی خان ہیں آپ تو 5 نہیں 500 بھی لے سکتے ہیں

آپ نے منسٹر صاحب سے 4, 3 وہیل چیئر کیسے لے لی؟

جناب اسپیکر: کیا چیز؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آپ کو نہیں لینا چاہیے تھا۔

جناب اسپیکر: نہیں جب آپ نے---

سید ظفر علی آغا: چمن، ضلع پشین کی اتنی آبادی کو اگر آپ mention کریں 30 یہاں اسپیشل لوگوں کے لیے 30 وہیل چیئر لیے اور جناب اسپیکر صاحب! بڑا میں تو حیران ہوں۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب simple سی بات یہ ہے آپ جو سوال پوچھیں گے منسٹر صاحب اُسی کی حد تک آپ کو جواب دیں گے اس question میں آپ جو ڈیٹیل مانگی ہے۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! میں اس کا جواب منسٹر صاحب سے ہی مانگنا چاہتا ہوں میں آپ کے ساتھ rebuttal نہیں کرنا چاہتا۔

جناب اسپیکر: یہ کہتے ہیں 30 وہیل چیئر جمع کیئے، جی بتائیں منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: جناب اسپیکر! بات یہ ہے کہ ٹوٹل بلوچستان کے لیے 200 ملین ہیں پورے بلوچستان میں ہمارے ساتھ 36 ہزار رجسٹر معذور ہیں 36 ہزار میں سے پشین صرف پشین ڈسٹرکٹ کو 30 ویل چیئر الیکٹرک وہیل چیئر 04، 19 hearing aid کموڈ چیئر 11 بیساکھی 14 واکنگ سٹیک 13---

جناب اسپیکر: یہ مہربانی کرکے ذرا order in the house please. جی جی بتائیں آپ---

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: اور ابھی یہ بتا رہا تھا کہ اتنا مہنگا جو item ہے ٹرائی موٹر سائیکل اور موٹر سائیکل وہ پشین کو ایک بھی نہیں ملی ابھی پشین کو 22 ملی ہیں جو پورے بلوچستان میں سب سے زیادہ پشین کو ملی ہیں۔

جناب اسپیکر: وہیل چیئر 30 الیکٹرک وہیل چیئر 4 19 hearing aid کموڈ چیئر 11 بیساکھی 14 واکنگ سٹک 13 ٹرائی موٹر سائیکل 22 یہ سارے پشین کو ملے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: یہ سارے پشین کو ملے ہیں اور کل ٹوٹل 113 ایٹم پشین کو ملے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اگر اِن چیزوں کو یہ کیمرہ دیکھ رہا ہے جناب اسپیکر! اِن چیزوں میں یہ جو لسٹ دی گئی۔

جناب اسپیکر: order in the house مولوی صاحب please جی۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! حلقہ PB-49 میں۔

جناب اسپیکر: order in the house زاہد علی ریکی صاحب آپ سے گزارش ہے آپ جی اپنی سیٹ پر

تشریف لائیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اس لسٹ میں مَیں یہی تو رونا رو رہا ہوں۔ یہی لسٹ میں اگر پی بی 49 کو ایک بھی چیز ملی تھی جناب اسپیکر! کسی بھی حوالے سے یہ کیمرے دیکھ رہے ہیں۔ جو جرمانہ مجھ پر لگاتے ہو۔

جناب اسپیکر: نہیں تو وہ آپ اُن لوگوں کو detail دے دیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! detail آپ پشین کی دے رہے ہیں یہ کہاں گئے؟

جناب اسپیکر: نہیں جس جس کو دیئے ہیں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! یہ کس کو دیئے ہیں؟

جناب اسپیکر: مَیں کہہ رہا ہوں وہی detail جن کو دی ہے اُن کا شناختی کارڈ، نام وولدیت وہ آپ کو دیدے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: حلقہ PB-49، حلقہ PB-50 اور حلقہ BP-70 ہے مجھے کیا پتہ چلتا ہے میں ڈسٹرکٹ کے لئے دے رہا ہوں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! حلقہ پی بی 49 ان سارے ایٹم سے محروم ہیں۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: وہ detail آپ کو چاہیے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: مجھے حلقوں کا کیا پتہ چلتا ہے۔ انکو دے رہا ہوں جن کی ہمارے پاس درخواستیں جمع ہوتی ہیں جس ڈسٹرکٹ سے درخواستیں جمع ہوتی ہیں، درخواستوں میں سے کسی کی 100 درخواستیں ہیں کسی کی 50 درخواستیں ہیں اُسی کا وہ نکال کے اُسی پر ہم لوگ دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: یہ میرٹ پر نہیں ہے جناب اسپیکر! یہاں میرٹ کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔۔۔

جناب اسپیکر: جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: کوئی معذور نہیں ہے وہ تو میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں منسٹر صاحب! انریبل ممبر کہہ رہے ہیں کہ یہ جو چیزیں ملی ہیں ان کا ریکارڈ تو آپ کے پاس ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: ہر چیز میں ان کا شناختی کارڈ، موبائل نمبر اور ان کی تصویر یہ سب یا تو ان کا reference ہوگا یا تو کسی ایم پی اے کا reference ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: ایک reference میرا بتادے، جناب اسپیکر صاحب! یہ سوال ہم ڈالتے ہیں اپوزیشن پاس نہ cabinet کا موقع ہے نہ کدھری اور بولنے کا موقع ہے یہی ایک جگہ فورم ہے جو آپ کے سامنے ہم بات کرتے ہیں۔ جناب اسپیکر! جتنے بھی ایٹم بتائیں اس میں ایک بھی حلقہ پی بی 49 کے کسی بھی معذور نہیں کو ملا ہے، بالکل پھر منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: مَیں ،مَیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سر! جس چیز کا میرٹ پر جو فیصلہ ہوا ہے مَیں ہر چیز کا ایک ایک کاغذ نکال کر اِن کو پورا ریکارڈ دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: اچھا، جی

سید ظفر علی آغا: چلیں ایک اور بات ہے آپ انکوائری conduct کر لیں۔

جناب اسپیکر: آنریبل ممبر صاحب اگر آپ یہ چاہتے ہیں حلقہ وائز اِس نے میرے حلقے میں نہیں دیئے ہیں میرے خیال میں کوئی ہے اس طرح رولز کہ آپ نے حلقے میں اتنا دینا ہے؟

سید ظفر علی آغا: مَیں بتاتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اچھا، جی

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سَر! نہیں مجھے کیا پتہ چلے گا حلقے میں تو کوئی پتہ نہیں ہم لوگ تو ڈسٹرکٹ اور ڈویژن پر دیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! مَیں بتاتا ہوں۔ جب ضلع پشین اس میں آ گئے ہیں میری تین تحصیلیں ہیں اُن تین تحصیل کا تحصیل کربلا، تحصیل حرمزئی، تحصیل سرانان، ان میں سے دو یا ایک بتادیں آنریبل ممبر صاحب کہ اس۔۔۔

جناب اسپیکر: آغا صاحب ڈسٹرکٹ پشین کی بات ہورہی ہے سر! ڈسٹرکٹ پشین میں ترین صاحب اور کاکڑ صاحب بھی ہیں۔

سید ظفر علی آغا: ڈسٹرکٹ کے اندر تحصیلوں کی بات کرر ہا ہوں۔ جناب اسپیکر! مَیں آپ سے یہی بول رہا ہوں کہ یہ چیزیں ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! آپ ایک منٹ hold-on hold-on

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! اِن کی انکوائری کروادیں۔

جناب اسپیکر: ایک منٹ منسٹر صاحب! یہ جو اپنا اصغر ترین صاحب کہے رہے ہیں کہ مجھے ملے ہیں یعنی میرے حلقے کو ملے ہیں تقریباً جی جی پلیز۔

جناب اصغر علی ترین: سوشل ویلفیئر کی طرف سے ہے آغا صاحب اپنے حلقے کی بات کر رہے ہیں شاید اُنہوں نے لسٹ جمع کرائی ہے اُن کو شاید نہ ملے ہو۔ میرے حلقے کی حد تک میں نے منسٹر صاحب سے لسٹ جمع کروائی ہے اور باقاعدہ ان کا پروفارما آتا ہے وہ اسکو باقاعدہ بھرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایسا ہی ہے؟

جناب اصغر علی ترین: اس میں باقاعدہ آپ کا جو CNIC ہے اس میں جو معذور اسپیشل CNIC بنتا ہے وہ staple کرتے ہیں تو یہ procedure ہے یہ پشین میں اپنا جہاں جس ڈسٹرک میں آپ جائیں گے ان کے آفس سوشل ویلفیئر کے اُن کا پروفارما fill کر کے پھر آپ ایک ڈی سی کے ذریعے اور آفس کے ذریعے سوشل آپ move کرتے ہیں سیکرٹری سیکرٹریٹ کے پاس اُس کے بعد پھر وہ اعداد و شمار دیکھتے ہیں کہ آیا کتنا دیا جائے نہ دیا جائے تو میں نے جتنے اگر جمع کیا تو غالباً جو 50 % میں 100% یہ کہہ سکتا ہوں 30%، 40 % جو ہمارے معذور کے حوالے سے انہوں نے جو تعداد دی ہے 22 میرے خیال سے میں نے کوئی 30 سے 35 جمع کیے کوئی تین، چار معذور کو یہ پھر بلا کر۔ تو آغا صاحب کا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میرا جو حلقہ ہے ان میں بھی معذور ہیں۔

جناب اسپیکر: ہوسکتا ہے۔

جناب اصغر علی ترین: disabled لوگ ہیں اُن کو نظر انداز کیا گیا ہے اور تقسیم کار وہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جب کوئی ڈیپارٹمنٹ یا منسٹر کو تقسیم کار کرتا ہے تو وہ حلقہ وائز پر کریں۔ اب جناب اسپیکر صاحب! ضلع میں فرق ہے آپ کی ضلع کی آبادی چار لاکھ ہے میرے ضلع کی آبادی ساڑھے 12 لاکھ ہے اس طرح آپ سوا ب اُٹھالیں اس طرح آپ کوئی ڈسٹرکٹ شیرانی، پشین اور خضدار اُٹھالیں اب جو ڈیپارٹمنٹس ہیں ان سے request یہ کہ آپ جب بھی اس طرح کی distribution کرتے ہیں اُن کی آبادی کو دیکھا جائے تناسب کیا جائے کہ اس ضلع کی آبادی کتنی ہے اور یہ اگر ایک ضلع میں تین یا چار حلقے کے حساب سے وہ distribute کیا جائے تا کہ اگر میرے خیال میں کوئی معذور مستفید ہو رہا تھا آغا صاحب کا بھی ہو جائے اگر آپ کے چمن میں ایک ہے آپ کو بھی دیا جائے اگر زمرک صاحب قلعہ عبداللہ میں ان کو بھی دیا جائے distribution دینے پر ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن جو distribute ہوا ہے وہ اس پر اعتراض کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: ایک تو آبادی زیادہ ہے اور تعداد زیادہ ہے اور دوسرا یہ کہ حلقہ وائز کیا جائے۔

جناب اسپیکر: معقول تجویز ہے اس کو دیکھ لیں منسٹر صاحب! آنے والے دنوں میں ظفر آغا صاحب کیطرف سے کوئی ڈیمانڈ آتی ہے تو kindly اُس کو آپ look after کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سر! ٹھیک ہے انشاءاللہ اسی طرح ہوگا۔

جناب اسپیکر: thank you، thank you مولوی صاحب تشریف رکھیں پلیز۔۔۔(مداخلت) مولوی صاحب یہ donation ہے؟ مولوی صاحب donation ہے؟ یہ free of cost

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہاں یہ وہیل چیئر اگر free of cost ہے حکومت کے 200 میرے 400 ہوں گے تو اس لیے میں جس MPA کو وہیل چیئر کی ضرورت ہے اپنے حلقے میں مجھے فارم دے دیں میں دے دوں گا۔

جناب اسپیکر: جی۔۔۔(مداخلت)

سید ظفر علی آغا: اپوزیشن میں آپ کو منسٹر مل گئے اعلان کر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: بالکل thank you

سید ظفر علی آغا: اندازہ کریں ضلع پشین کا کیا حال ہوگا اس لسٹ کے مطابق Question نمبر 377 disposed off۔ مولوی ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 459 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ سوال نمبر 459

☆ **مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رکن اسمبلی:** نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 29 دسمبر 2025ء۔

کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ضلع گوادر محکمہ سماجی بہبود میں کل کتنے ملازمین ہیں اس میں لوکل ملازمین اور حاضر ملازمین کی تعداد کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر سماجی بہبود: جواب موصول ہونے کی تاریخ 11 فروری 2026ء۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر سوشل ویلفیئر۔

وزیر سماجی بہبود: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: حاجی صاحب کو ہم سب نے تنگ کیا ہمارا جو محکمہ ہے سوشل ویلفیئر۔ جیسا کہ میں نے پہلے گوادر کی بات کی جتنے ہمارے محکمے ہیں فوڈ کے بارے میں بات کی ابھی سوشل ویلفیئر، یہ ایک ایسا ادارہ ضلع میں

الحمدللہ ملازمین کے حوالے سے خود کفیل ہیں 103 ملازمین ہیں ملازمین کی کوئی کمی نہیں ہے جو اُردو میں مجھے دیا گیا ہے 103 ہیں جو انگلش میں 102 ہیں ایک غائب ہے اُس میں لیکن کوئی مسئلہ نہیں ہے 19,20 کا مسئلہ ہے تو 103 ملازمین ہیں اور اس میں غیر حاضر 12 ملازمین لکھے گئے ہیں غیر مقامی جو ضلع گوادر کے علاوہ ہیں 16 ملازمین کے اس میں جتنے ادارے ہیں سیکرٹری سوشل ویلفیئر نے بھی وہ تفصیلی دورہ کیا ہے میرے ساتھ کئی دفعہ میٹنگ ہوئی ہے منسٹر صاحب کی بھی وہاں دلچسپی ہے میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ادارے غیر فعال ہیں سوشل ویلفیئر کے جتنے ادارے ہیں وہ غیر فعال ہیں سینٹر ہمارے دو ہیں وہاں ضلع گوادر میں ایک ایک پسنی میں گوادر کا ابھی تک زیر تعمیر ہے پسنی کا مکمل ہے لیکن وہ بند ہے باقی جو سلائی کڑاھی سینٹر وغیرہ جتنے ہیں وہ بھی غیر فعال ہیں اُن میں repare کی ضرورت ہے۔ وہاں ملازمین کی مجھے ضرورت نہیں ہے وہاں اِداروں کو فعال کرنے کی ضرورت ہے وہ اِدارے فعال نہیں ہیں اسی طرح جو 16 غیر مقامی ہیں 16 تو 11 گریڈ 12 میری تجویز ہے کہ جو جس جس ڈسٹرکٹ کے ہیں وہاں بھیجے جائیں میری اِن پوسٹوں کو خالی کیا جائے تا کہ میں اپنے نوجوانوں کو بھرتی کر سکوں۔

جناب اسپیکر: فوری advertise کیے جائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جس جس ضلع کے ہیں اُن کو وہاں بھیج دیا جائے میری پوسٹوں کو خالی کیا جائے کہ میں لوکل لوگوں کو بھرتی تو کر سکیں اور تا کہ وہ کام کر سکیں۔

جناب اسپیکر: question آ گیا بالکل، جی منسٹر صاحب۔

وزیر سماجی بہبود: جناب اسپیکر! بالکل مولانا صاحب صحیح فرما رہے ہیں مولانا صاحب کا رات کو مجھے میسج آیا تو میں نے جلدی اگلے دن ہی سیکرٹری صاحب کو بھجوایا گوادر کا دورہ کیا تو اِس میں ٹوٹل 103 ملازمین ہیں ہمارے تو اس میں 85 حاضر اور 15 ملازمین غیر حاضر نکلے اُس میں کچھ deputation پہ چلے گئے تھے کچھ چھٹی پر تھے تو اِنشاءاللہ کام شروع ہوا ہے تو مولانا صاحب کے جتنے اعتراضات تھے وہ انشاءاللہ جلدی دُور کر دیں گے اور کچھ سینٹر فعال ہو گئے کچھ سینٹرز میں آدمی اور کچھ فنڈز کے مسئلے تھے وہ فنڈ کے مسئلے بھی شعیب جان نے حل کر دیئے۔ تو انشاءاللہ وہ جلدی باقی بھی starte ہو جائینگے تو باقی مسئلے اِنشاءاللہ حل ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر: بس مولوی صاحب کی ایک ڈیمانڈ ہے کہ جو outsider ہیں اُن کو اپنے ڈسٹرکٹ میں بھجوا جائے سیٹیں خالی کی جائیں تا کہ مولوی صاحب اُس میں اپنے بندے بھرتی کروائیں۔

جناب اسپیکر: ok thank you

وزیر سماجی بہبود: اِنشاءاللہ اِسی طرح ہوگا۔

جناب اسپیکر: ok.thank you.question no 459.dispose off وقفہ سوالات ختم

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔

میر اسد اللہ بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اِس سے پہلے میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: sorry

میر اسد اللہ بلوچ: اِس سے پہلے میں یہاں اُٹھا تھا۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

میر اسد اللہ بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر پر میں نے کہا تھا کہ میں بات کروں گا۔

جناب اسپیکر: آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پڑھیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: اِس کے بعد میں پڑھوں گا پہلے مجھے تھوڑا موقع دے دیں اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: یہ پھر تھوڑا سا توجہ دلاؤ نوٹس کے اندر دوسری باتیں آگے پیچھے ہو جائینگی۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! آپ نے commitment کیا تھا۔

جناب اسپیکر: چلیں، میں نے commitment کیا تھا آپ کو end of the agenda پر آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک اہم مسئلہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں آج سے 30 سال پہلے ریونیو بورڈ نے ایک زمین ڈی ایف اے کو الاٹ کی تھی۔ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمیٹی کے حوالے سے وہ اِتنی اہم زمین ہے کہ پنجگور میں اِس وقت 60 کے قریب مختلف فٹ بال، کرکٹ اور والی بال کے کلبز ہیں۔اس زمین کی بہت بڑی اہمیت تھی اور یہ اِس وقت ملکیت ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن کی ہے۔ریونیو بورڈ نے آج سے 20 سال پہلے کوئی الاٹمنٹ کی تھی میں آپ کے ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب سے کہہ دیں کہ وہ بندے کو پکڑ وادیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: ابھی کچھ زور آور لوگوں نے اِس کی چار دیواری گرائی اُنہوں نے اِس پہ تعمیرات شروع کیے اپنے طور پر موٹر سائیکل اسٹینڈ، یا کوئی پارک بنالیں۔پنجگور کے اگر 60 کلبز ہیں سارے نوجوان ہیں یہ نوجوانوں کو منشیات سے بچانے کی خاطر ایک بہتر ماحول پیدا کرنے کی خاطر ہم بہت بڑے پیمانے پر کوشش کریں کسی حد تک ہم کم کامیاب ہوئے ہمارے ڈسٹرکٹ کی پانچ، چھ لاکھ کی آبادی ہے یہاں کے جتنے بھی نوجوان ہیں یہ کراچی اور چمن میں کھیلنے کے لیے

جاتے ہیں۔ ابھی اِن کی جو 20 سال کی یہ جائیداد ہے ریونیو بورڈ بلوچستان نے الاٹمنٹ کی ہے آپ اِس کو پڑھیں زورآور لوگ اِس کو قبضہ کررہے ہیں۔ میں آپ سے یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ مانگیں کہ کیوں ایسا ہورہا ہے اِس کے اثرات کل اچھے نہیں ہوں گے لوگ روڈوں پہ نکلیں گے ایک اچھا عمل نہیں ہے اچھا میسج بھی نہیں ہے اَب ہونا تو یہ چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ اسپورٹس کی مدد ہونی چاہیے ان نوجوانوں کی بہتر طریقے سے تربیت ہونی چاہیے آپ سے ریکوئسٹ ہے آپ رولنگ دے دیں ڈپٹی کمشنر سے رپورٹ مانگیں اور فوری طور پر یہ جو وہاں دیوار گرائی ہے اِس کو روک لیں۔

جناب اسپیکر: یہ اسپورٹس activity فٹ بال گراؤنڈ کے لیے دیا گیا ہے۔

میر اسداللہ بلوچ: جی ہاں۔

جناب اسپیکر: تو آپ کہتے ہیں کہ اِس کو نہیں دینا چاہیے۔

میر اسداللہ بلوچ: اسپورٹس کی ہے کوئی زورآور لوگ ہیں اِن کو پکڑ لیں وہ تو بیچارے 60 کلبز ہیں وہ فریاد ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے لیکن اُن کی بات کوئی نہیں سن رہا۔ اِسی لیے میں اِس فلور پہ آپ سے ریکوئسٹ کررہا ہوں کہ یہ زمین 20 سال سے ریونیو بورڈ نے الاٹ کی یہ اسٹیشن اسپورٹس کمیٹی کا ہے وہ غیر لوگ زورآور لوگ اِن کو پکڑنے کی کوشش کررہے ہیں تو آپ ڈپٹی کمشنرز کو اِدھر بلائیں ہمارے ساتھ بٹھائیں اور اُن سے رپورٹ مانگیں۔

جناب اسپیکر: ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ پنجگور سے ان کے متعلق پوری تفصیل منگوائی جائے اگر آنریبل ممبر مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو ڈی سی صاحب کو طلب کریں گے۔ جی next آپ توجہ دلاؤ نوٹس پر آجائیں۔

میر اسداللہ بلوچ: وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کی جانب سے منشیات کے عادی افراد کے علاج معالجہ کے لیے بلیلی کوئٹہ کے مقام پر ایک بحالی مرکز قیام کیا گیا تھا۔ لیکن اب سُننے میں ہے کہ مذکورہ بحالی مرکز کا انتظام اینٹی نارکوٹیکس فورس کے حوالے کیا گیا ہے۔ لہٰذا مذکورہ بحالی مرکز اینٹی نارکوٹیکس فورس کے حوالے کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی آپ کا سوشل ویلفیئر کا وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود توجہ نوٹس سے متعلق اپنی وضاحت فرمائیں یہ بلیلی کے مقام پر وہ Drug Rehabilitation Center تھا وہ کہتے ہیں

جناب ولی محمد نورزئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر): جی جناب اسپیکر صاحب! یہ ایسا ہے کہ اِدھر ہمارا Drug Rehabilitation Center تو ہے نہیں Beggar Home ہوم تھا اس کا ایکٹ تو ابھی تک پاس نہیں ہوا ہے۔ کیونکہ اس میں ہم لوگ کام نہیں کرسکتا تھا تو بلڈنگ خالی پڑی ہوئی تھی نگران گورنمنٹ نے ایک اگریمنٹ

کے تحت اینٹی نارکوٹیکس کو پانچ سال کے لیے دیا تھا۔ جب یہ گورنمنٹ آئی تو ہم نے ایک لیٹر کے throught ان کو inform کیا کہ واپس خالی کر کے Beggar Home کے لیے start کروانا ہے۔

جناب اسپیکر: تو ابھی تک اس پر کوئی پیشرفت نہیں ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: تو اس پہ پیشرفت ہوگئی تھی تو اس نے کہا تھا جیسا ہمارے پانچ سال پورے ہوجائینگے تو یہ اگلے تقریباً دسمبر میں ان کا ٹائم پورا ہو جائے گا وہ خالی کر کے۔ ابھی دو کمرے ہم لوگوں کو دیا ہے تو دو کمرے already ایگریمنٹ میں لکھا ہے کہ ہمارے پاس ہے تو وہ دو کمرے میں ہم لوگ کام چلالیں۔ جیسا ہمارے ایکٹ پاس ہو جائے گا beggar Homes کا تو یہ beggar Homes کے لیے یہ بلڈنگ بنا ہوا ہے۔ تو انشاءاللہ کام start ہو جائے گا اسد صاحب صحیح فرما رہے ہیں لیکن وہ ڈرگ سینٹر نہیں ہے beggar home ہے یہ ایگریمنٹ ہمارے ساتھ پڑا ہوا ہے اگر اسد بھائی۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ بھی آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو الاٹمنٹ کی ہے پانچ سال کے لیے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: پانچ سال کی نہیں، پانچ سال کی اس کو cabinet نے کیا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا cabinet نے کیا ہے ان کو؟ جی اسد جان۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! یہ پچھلی دفعہ میں اس محکمہ کا منسٹر تھا۔ اس زمانے میں بھی اس کو کچھ لوگ ذاتی مفادات کی خاطر پسند ناپسند پر یہ پانچ ایکڑ زمین ہے بہت بڑی بلڈنگ ہے اس کی۔ یہ ہے تو Beggar Home کے لیے ابھی جو ایکٹ پاس ہو رہا ہے اسی کی خاطر ہو رہا ہے۔ تو اس زمانے میں ہم نے ان کا قبضہ چھڑوایا ان سے۔ دوبارہ اس کو سوشل ویلفیئر کے under۔

(اذان عصر کی خاموشی)

جناب اسپیکر۔ لاَ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہ مُحَمَّد' رَسُوْلُ اللّٰہ۔ جی اسد صاحب! آپ speech continue رکھیں۔

میر اسد اللہ بلوچ: thank you جناب اسپیکر صاحب۔ جناب! ANF کے پاس خود کروڑوں اربوں روپے فنڈ کے ہے۔ اگر وہ جہاں کہیں ایسا کام کرنا چاہتے ہیں فلاحی وہ اپنے طور پر کر سکتے ہیں سوشل ویلفیئر نے یہ بلڈنگ جو بنائی تھی۔ جس مقصد کے لیے بنائی تھی اس پر لوگ بھرتی بھی ہوئے آج کل ڈیوٹی بھی کر رہے ہیں ساتھ ہی ایکٹ میں کل جو میٹنگ تھی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میں بھی ممبر ہوں۔ وہاں سے تو ہم نے پاس کیا ایک دو دن میں یہاں آ کر پیش ہوگا۔ تو کل پرسوں جو سیکرٹری نے رپورٹ دی تھی کہ پانچ ہزار لوگ یہاں بھکاری ہیں جو بھیک مانگتے ہیں اس کو Beggar Home میں ہم ان کو ادھر ہی لا کر کھپائیں گے تو وہ اپنے لیے کسی جگہ سے کرایہ پر بھی لے سکتے ہیں۔ یہ

بلڈنگ وہ چھوڑ دیں۔ یہ کون سا طریقہ ہے قبضہ گیری کا میں سمجھتا ہوں کہ جس مقصد کے لیے جو بلڈنگ بنائی گئی ہے اسی مقصد کے لیے استعمال ہوتا کہ ضرورت لوگوں کی ہے وہ پوری ہو جائے۔ ابھی پکڑ دھکڑ کا ایک سلسلہ شروع ہے۔ کل جو انہوں نے کہا یہ سارے جتنے بھی بھکاری ہیں یہ لوگوں کو تنگ کر رہے ہیں ہم ان کو پکڑ کر ادھر ہی لا کر ان کا علاج کریں گے ان کو یہاں بند کریں گے ان کو کام سکھایا جائے گا۔ تو جب ایک جگہ ہو سائٹ ہو ایک بنگلہ ہو اسی جگہ پر ہو سکتے ہیں ان کا تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ پچھلی دفعہ سر! ANF نے میرے ٹائم پر بھی انہوں نے قبضے پر لیا تھا۔ ہم نے ان سے دو چار میٹنگیں کیں۔ ان کا کوئی جواز نہیں بنا انہوں نے پھر یہ چھوڑ دیا آپ ANF والوں کو یہاں بلائیں مجھے بھی بلائیں question میں نے raise کیا ہے۔ آنے والے سیشن میں بلائیں۔

جناب اسپیکر: یہ الاٹمنٹ کب ہوئی ہے پانچ سال کے لیے یہ کس سن ء میں ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: سر! یہ الاٹمنٹ ہوئی ہے یہ ایگریمنٹ 14 نومبر 2023ء کو ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: 2023ء کو ہوا ہے اچھا جی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: 2023ء میں ہوا ہے لیکن یہ تو ہمارے اختیارات میں نہیں آتا ہے کہ میں ان کا ایگریمنٹ reject کر دوں۔ لیکن میں نے سمری move کی ہے cabinet سے کہ دوبارہ اس پر غور کیا جائے اور یہ ایگریمنٹ کے تحت ان سے واپس لے لیں۔

جناب اسپیکر: ok مطلب آپ بھی چاہتے ہیں کہ ان سے یہ واپس لیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سوشل ویلفیئر: ان سے واپس لے لیں اور already ہماری یونین جو سوشل ویلفیئر کی ہے اسد بھائی کو پتہ ہے کہ انھوں نے ہائی کورٹ میں کیس بھی لگایا ہے کہ ہماری بلڈنگ واپس کریں already ان کے پاس بہت جگہ ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ: سر! ایک احساس معاملہ ہے پارلیمانی سیکرٹری سے میری ریکوئسٹ ہے وہ ایک سمری کیبنٹ کو بھیج دیں جو بھی ایکٹ آ رہا ہے اس کا حوالہ دیدیں۔ اس کی کاپی بھی اس پر لگائیں۔

جناب اسپیکر: وہ اصل میں کیا کیبنٹ ہے اس کو دوبارہ revisit کرنا ہے۔

میر اسد اللہ بلوچ: جی ہاں کیبنٹ میں جانا ہوگا میں یہی سمجھتا ہوں کہ کیبنٹ کا فیصلہ غلط تھا۔ کچھ ایسے فیصلے ہوتے ہیں۔ جو غلط ہوتے ہیں ان کو صحیح کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے دور میں آ گئے تھے۔

میر اسد اللہ بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! میں نے اپنے دور میں اُن سے چھین لیا تھا۔ میرے دور میں ان کے قبضے

میں تھا چار، پانچ میٹنگیں ہماری انکے ساتھ ہوئیں۔کوئی بریگیڈئیر تھا میرے آفس میں آیا۔ میں نے کہا آپ کے پاس پیسے تو بہت ہیں۔آپ طاقتور لوگ ہو، دوسری جگہ پر جا کر یہ بنالیں۔ یہ غریبوں کی جگہ ہے اس کو چھوڑ دیں۔اُنہوں نے چھوڑ دیا پھر۔۔۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا۔ thank you

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: باقی انشاءاللہ وہ بتادیں گے.

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت رحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنی توجہ دلاؤنوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

done ہوگیا thank you

پارلیمانی سیکرٹری سوشل ویلفیئر: باقی انشاءاللہ وہ آپ کو بتادیں گے۔

جناب اسپیکر: ok-ok مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنے توجہ دلاؤنوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر ! ایک تو یہ ہے کہ اسمبلی اجلاس ایک گھنٹہ late شروع ہوتا ہے۔ late ہونے کے بعد حکومتی ہوں یا اپوزیشن والے ہوں، سنجیدگی ہے ایوان چلانے میں؟

جناب اسپیکر: کیا بولا آپ دوبارہ بولیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ایک تو ایک گھنٹہ اسمبلی اجلاس late شروع ہوجاتا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ تو آپ پر منحصر ہے آپ جلدی آئیں تو جلدی شروع کریں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ حکومت اور اپوزیشن دونوں سے مَیں کہہ رہا ہوں۔ ہر کوئی تقریر کر کے کہیں خدا حافظ اب فوٹو آگئے چلے جائیں۔ ہر کوئی تقریر کر کے چلا جاتا ہے۔حکومت والے بھی اپوزیشن والے بھی۔

جناب اسپیکر: یہ آپ کے سارے ممبرز پر منحصر ہے۔مَیں نے آج یہی بات کی ہے کہ سارے لوگ ہر ایک بندے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مَیں بات کروں اور نکل جاؤں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یہ اچھا طریقہ نہیں ہے آپ ان کی تنخواہ سے کٹوتی کریں۔اسمبلی ممبران کی تنخواہ کاٹیں پھر تکلیف ہوگی۔ ویسے قوم کی تکلیف کچھ مسئلہ نہیں ہے۔ان کے ہر گھنٹے کا پچاس ہزار کاٹ دیں۔ جیسے سرکاری ملازمین کا کٹتے ہیں ہماری بھی کاٹی جائے تو پتہ چل جائیگا کہ ذمہ داری کیا ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: اس پر سوچا جا سکتا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اس پر آپ کہتے ہو کہ قرارداد لے آئیں۔ دیکھتے ہیں یہ حمایت کرتے ہیں یا نہیں

کرتے۔مَیں قرارداد لاؤں گا جوایک دن غیر حاضر ہوگا۔جوایک گھنٹہ غیر حاضر ہوتو اُنکی تنخواہ کاٹی جائے۔

جناب اسپیکر: done ہوگیا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ اور ماڑہ، جیوانی، پسنی اور گوادر میں ماہی گیر کالونیوں کے لئے زمین مختص کی گئی ہے۔لہٰذا ماہی گیروں کو مذکورہ زمین فراہم کرنے کی بابت حکومت کی جانب سے تاحال کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: منسٹر فنانس کو بلایا جائے، باہر گئے ہیں اُن کے متعلق ہے۔یا ریوینو کے متعلق ہے۔ریوینو کے متعلق ہے ٹھیک ہے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جی منسٹر صاحب۔Minister for Revenue۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ بورڈ آف ریوینو): thank you اسپیکر صاحب! ہم نے تقریباً بورڈ آف ریوینو گورنمنٹ کی منظوری سے 19 جون 2009ء میں گورنمنٹ کی منظوری سے گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو الاٹ کردی ہے اُس کے بعد اُنہوں نے خود کام نہیں کیا ہے۔ہم سے الاٹ ہوچکی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کی طرف سے الاٹ ہوئی ہے؟

وزیر محکمہ بورڈ آف ریوینو: جی ہاں الاٹمنٹ آرڈر بھی ساتھ ہے۔

جناب اسپیکر: سر! لیکن وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس پر آگے کیا ہوا ہے۔آگے کا بتائیں۔

وزیر محکمہ بورڈ آف ریوینو: آگے کا تو گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی بتا سکتی ہے۔

جناب اسپیکر: ok good۔یعنی یہ اُن کے حوالے ہے۔جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اچھا میر صاحب نے صرف گوادر شہر کا مجھے بتایا ہے۔اور ماڑہ والا تو GDA کے حوالے نہیں ہے۔آپ دیکھ لیں۔مَیں نے بھی دیکھا ہے اور اسپیکر صاحب کو بھی دکھایا ہے۔اور ماڑہ، پسنی، جیونی صرف گوادر شہر والا، گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے کیا گیا ہے۔میں آپ کو بتاؤں۔میرے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ گوادر جو ماہی گیر کالونی ہے۔اسپیکر صاحب کب کا ہے جونیجو کب وزیر اعظم رہا ہے۔

جناب اسپیکر: جونیجو تو 1990ء سے پہلے تھا۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی ہاں۔گوادر کالونی جونیجو کے زمانے کی ہے۔ابھی ہمارے حصے میں آیا ہے کہ ہم نے اور لینڈ مافیا نے یہ کرنا ہے اسپیکر صاحب! لینڈ مافیا نے لاکھوں ایکڑ زمین قبضہ کی ہے ماہی گیروں کو نہیں ملی ہے۔بڑے مافیا بڑے مگرمچھ اور سیاسی سرپرستی اُن کو حاصل تھی ان مگرمچھوں نے لاکھوں ایکڑ گوادر کی زمین قبضہ کی ہے۔اس لیے میں میر صاحب سے کہہ رہا ہوں۔کہ میری زمین لینڈ مافیا گوادر ماہی گیروں کو دی جائے۔یہ جو، اور ماڑہ، پسنی، گوادر ہو یہ اب

تک نہیں ملی ہے صرف کاغذوں میں آیا ہے۔لیکن ماہی گیروں کو نہیں ملی ہے۔

وزیر محکمہ بورڈ آف ریونیو: یہ ان کا آرڈر ہے۔بورڈ آف ریونیو سے نوٹیفیکیشن نکلا ہے۔19 جون 2009ء کو الاٹ ہوئی ہے۔یہ پانچ جگہے ہیں،لسبیلہ،پسنی،اور ماڑا،گوادران کو ہمارے طرف سے دیا گیا ہے۔ابھی اُس کے بعد کسی نے زمین کیلئے کوئی ڈیمانڈ ہی نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سر!اس کا تو بنتا بھی نہیں ہے آپ لوگ مذاق کرر ہے ہیں۔میرا خلاصہ صرف یہ ہے کہ جو غریب کی زمین ہے۔غریب کو ملے۔گوادر میں ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔پورا ایوان گواہ ہے۔اُنکو لینڈ مافیا کی سیاسی وحکومتی سرپرستی رہی ہے۔جس طرح مَیں نے ملازمتوں کا کہاہے کہ گوادر لاوارث تھا۔زمینوں کے حوالے سے بھی گوادر لاوارث تھا۔وہاں گوادر کی زمین کا مالک،گوادر والا نہیں ہے۔باہر کا لینڈ مافیا ہے۔ابھی انشاءاللہ ہم گوادر کی زمین ماہی گیر اور غریب لوگوں کے نام کریں گے۔اُس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہیں جب تک غریب اُس زمین پر بیٹھ نہ جائیں۔وہ ماہی گیر وہاں بیٹھ نہ جائیں۔وہ زمین اُن کے قبضے میں نہ ہوجائے۔اُس وقت تک ان کاغذوں کو ہم کیا کرینگے۔کاغذ میں آپ نے دی ہے ایک ہزار ایکڑ غریب کے نام ہے۔لیکن غریب کے پاس تو نہیں ہے مَیں جا رہا ہوں۔۔۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب اگر ڈی سی گوادر اور جی ڈی اے سے اس کی تفصیلی رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: رپورٹ منگوالیں کہ غریبوں کو دینے کے لئے کیا اقدامات ہیں۔جب تک یہ غریبوں کو ملے۔اُسوقت ہم کھڑے ہوکر مطمئن ہونگے تو مَیں آپ کو بتاؤں گا۔

جناب اسپیکر: وہ جو رپورٹ آئیگی اُس پر ریونیو کی جو الاٹمنٹ ہے اُسکے ساتھ telly کر کے پھر انشاءاللہ آپ کو detail بتائیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ٹھیک ہے۔

جناب اسپیکر: ok thank you۔یہ ڈی سی گوادر اور جی ڈی اے ان کے متعلق کل تفصیلی رپورٹ منگوائی جائے۔اگر آپ کی اجازت ہو تو کوئی دس منٹ کیلئے نماز کا وقفہ کیا جائے۔دس منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(جناب اسپیکر نے 5 بجکر 35 منٹ پر نماز عصر کے لیے اجلاس کی کارروائی ملتوی کردی)

(وقفے کے بعد اجلاس دوبارہ شام 6 بجے شروع ہوا)

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): جناب عبدالمجید بادینی صاحب، حاجی محمد خان لہڑی صاحب نے 10 اور 13 اپریل کی نشستوں سے جب کہ جناب صمد خان گورگیج صاحب اور جناب روی پہوجہ صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنی کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ نامنظور، نامنظور۔

جناب اسپیکر: غیر سرکاری قراردادیں۔ سید ظفر علی آغا صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **77** پیش کریں۔

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! ہرگاہ کہ ضلع پشین میں واقع تحصیل حرم زئی، کربلا اور تحصیل سرانان جس کی آبادی چار لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور یہ تین تحصیلوں اور تین میونسپل کمیٹیوں پر مشتمل ہے جس کی بنا مذکورہ علاقہ ایک الگ ضلع کے قیام کا متقاضی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اِس کو ضلع کا درجہ نہیں دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ تحصیل کربلا اور تحصیل سرانان پر مشتمل ایک نیا ضلع بنانے کی بابت عملی اقدامات اٹھانے کو یقینی بنائے تاکہ مذکورہ علاقے کے عوام میں پائی جانے والی بے چینی اور احساس محرومی کا خاتمہ ممکن ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرار نمبر 77 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! جیسے آپ کو معلوم ہے ہمارا ضلع پشین اس ٹائم 12 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جو ابھی recently میر سرفراز بگٹی صاحب نے مَیں اُن کا شکرگزار ہوں کہ ضلع برشور کو ضلع کا درجہ دیا گیا اور ایک بہت بڑا وہاں کی ایک آبادی کے لحاظ سے وہ ایک مسئلہ تھا وہ حل ہو گیا۔ مَیں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اب recently ایک بلوچ بیلٹ میں ہمارے جو بلوچ بھائی ہیں وہاں ایک ضلع بنا اور دو divisions بنے جس کا مَیں خیر مقدم اور سرہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! جس طرح میری constituency میں تحصیل سرانان میں ایک ابھی recently ایک ڈویژن کا قیام ہوا پشین کو ڈویژن کا درجہ دیا گیا جناب اسپیکر! یہ تحصیل پر مشتمل تحصیل حرمزئی ایک طویل آپ بھی بخوبی جانتے ہیں ہمارے دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں سب جانتے ہیں کہ تحصیل حرمزئی کی خالی آبادی اگر مَیں اِس پر بات کرسکوں تو یہ دو لاکھ approximately دو لاکھ سے above ہے کم نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! اگر area wise آپ اِس کو calculate کریں تو یہ تحصیل حرمزئی جہاں سے آپ کا area اور اسفند یار خان برشور کا area جہاں سے start ہوتا ہے علی زئی سے لے کر پھر اس کو اجرا کا آپ اِس کو count کریں یہ ایک طویل covered area ہے اجرا بالکل بارڈر افغانستان کے ساتھ ہی touch ہوتا ہے جناب اسپیکر! گزارش میری یہ ہے کہ صرف اور صرف کہ

جس طرح اِس ضلع کو تحصیل حرمزئی کو تحصیل کا درجہ ایک بہت عرصے سے دیا گیا ہے جناب اسپیکر! اِس calculation کو اگر دیکھا جائے تو یہ تقریباً چار لاکھ آبادی پر مشتمل ہے اور چار لاکھ آبادی پر اس کو ضلع بنانا میرے خیال سے ایک بہت اچھا اقدام ہوگا اس گورنمنٹ کو بھی یہ credit جائے گا اِس پارلیمان کو اِس اسمبلی سے ایک اچھا loud and clear massage جائے گا اگر اِن تینوں تحصیلوں پر نام کا خیر ہے نام ہم decide کرلیں گے location جہاں ہوگی وہ ہم decide کرلیں گے مگر اس تینوں تحصیلوں پر اگر ایک ضلع بن جائے جناب اسپیکر! پشین کی جو آبادی ہے جس طرح پشین میں لوگ بڑھ رہے ہیں صحت، تعلیم لے لیں باقی infrastrcuture لے لیں جناب اسپیکر! آپ یقین جانیں کہ اِس ٹائم ایک تحصیل سے دوسری تحصیل تک جانے کے لیے گھنٹوں کا سفر کرنا پڑتا ہے اور یہاں تک کہ مَیں آپ کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو ہمارے پولیس کے تھانے ہیں تحصیل وائز اگر دیکھا جائے تو خستہ حالت ہیں پوری تحصیل حرمزئی میں ایک پیٹرولنگ گاڑی ہے جناب اسپیکر! اگر کوئی VIP آتا ہے یا کوئی visit ہوتا ہے یا کوئی بیوروکریسی آتے ہیں تو وہ اُسی میں مصروف رہتے ہیں پوری تحصیل کو اگر دیکھا جائے اِس کی آبادی کو اس ٹائم اگر دو لاکھ تحصیل پر تین تھانے ہیں ۔ایک بند ہے بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ایک وہاں حرمزئی دوسرا، سیمزئی اور علیزئی میں ایک تھانہ ہے جناب اسپیکر! آپ یقین جانیں اِس طرح اگر ہم ہیلتھ کو لے لیں تو اس تحصیل میں آج تک THQ ہسپتال نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! مَیں آپ سے دومنٹ چاہتا ہوں ابھی recently میر سرفراز بگٹی جب کربلا visit کرنے آئے تو وہاں مَیں اُن کا مشکور ہوں کہ کربلا کو تحصیل کا درجہ دیا گیا ہے اور اُس کا نوٹیفکیشن بھی ہوگیا ہے تو اب مَیں چاہتا ہوں جناب اسپیکر اِن تین تحصیلوں کا مَیں اِس چیز کے بالکل حق میں ہوں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: پشین کا کیا بنے گا ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

سید ظفر علی آغا: وہی اُسی پر آرہا ہوں ضلع بننے چاہئیں جناب اسپیکر، ضلع میں صرف آبادی کے calculation کو دیکھتے ہوئے جناب اسپیکر! جس طرح برشور بنا ہے جس طرح ابھی کاریزات کے ہمارے بھائی اور جتنے بھی دوست ہیں قبائلی معتبرین ہیں وہ اس کے تین تحصیل ہیں اُن کی ڈیمانڈ کررہے ہیں مَیں تو کہتا ہوں اُن کو بھی ملنا چاہیے وہ اِس لیے کیونکہ آبادی کے لحاظ سے دنیا calculation پر چلتی ہے جناب اسپیکر! اِن تین تحصیلوں میں اور باقی کاریزات کو دیکھ لیں ایک خاطرخواہ کوئی اچھا انٹر کالج آپ یقین کریں تحصیل حرمزئی میں کالج۔ کل مَیں سیکرٹری صاحب کے ساتھ بھی discuss کررہا تھا مَیں to the point بات کروں گا وہاں کالج ہے مَیں اپنی PSDP پر ابھی اِس کو renovate کروایا ہے مگر آج بھی اُس میں سات سے آٹھ لیکچرار نہیں ہیں جو subject پڑھانے کے لیے، کیونکہ جناب اسپیکر! وہاں پرسان حال کوئی نہیں ہے۔ اِسی طرح آپ کسی بھی محکمے کو وہاں اُٹھا کر دیکھ لیں جناب اسپیکر! جوں کا

توں ہے۔ اِنشاء اللہ العزیز اگر ہماری یہ جو آج کی قرارداد ہے جس طرح یہ ہم نے ڈیمانڈ کی ہے یہ geniune ہے بالکل یعنی valid ہے اِن تین تحصیلوں۔ اچھا جناب اسپیکر! ایک آپ کو یاد ہوگا recently۔

جناب اسپیکر: پلیز short کریں۔

سید ظفر علی آغا: جناب اسپیکر! آرہا ہوں short کررہا ہوں recently ہم نے منزری کو سب تحصیل کا درجہ ایک قرارداد پاس کرنے کے لیے ہم لوگوں نے ایک قرارداد منظور کی تھی اِس ایوان نے اسمبلی میں متفقہ طور پر قرارداد پاس کی ہے اگر اُس کو سب تحصیل کا درجہ دیا جاتا ہے جناب اسپیکر! تو آپ یقین کریں یہ چار تحصیل ہو جائیں گی جناب اسپیکر! چار تحصیلوں پر ضلع بننا میرے خیال سے اگر آبادی کو ہم calculate کریں overall ہم اِس کے area کو calculate کریں تو آپ سب دوستوں سے درخواست ہے کہ اِس ضلع کو اِس ایوان سے میری درخواست ہے آپ کے توسط سے کہ اِس قرارداد کو منظور کیا جائے اور اِس پر مَیں ریکویسٹ کروں گا کہ اصغر ترین کریں گے باقی دوست بھی جو بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ok اصغر ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: اصغر علی ترین short please

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب یہ بڑا اہم issue ہے اگر تھوڑا سا ٹائم دے دیں آپ کی مہربانی ہوگی۔ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے مَیں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ساتھ ہی مَیں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور cabinet کا انتہائی۔۔۔

جناب اسپیکر: آپ اِس کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: میں اِس کی حمایت کرتا ہوں۔تھوڑا سنیں تو سہی میں اُس point پر اس آرہا ہوں ۔مَیں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی cabinet اور ہمارے جو وزراء صاحبان ہیں اِن کا مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پشین میں بہت لوگ آئے گئے بہت لوگوں نے سیاست کی حکومتی عہدے اُن کے پاس تھے گورنر شپ اُن کے پاس تھی تعلیم صحت اُن کے پاس تھی لیکن پشین کے لیے اُن لوگوں نے بالکل بھی نہ سوچا نہ کوئی کام کیا۔ حالانکہ پشین کو اگر آپ دیکھیں پشین وہ Mother of district ہے۔ اگر آپ کا چمن، پشین، قلعہ عبداللہ، برشور ڈسٹرکٹ پشین سے علیحدہ ہوا ہے، تو خوش قسمتی یہی ہے پشین کی مَیں سی ایم صاحب اور کیبنٹ کا اِس لیے شکریہ ادا کررہا ہوں کہ اُنھوں نے پشین کو آج اِس پچھلی کیبنٹ میں ڈویژن کا درجہ دیا ہے۔

جناب اسپیکر: ہم سب آپ کے تابعدار ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: آپ نے ہمارے ساتھ بڑا تعاون کیا آپکا شکریہ اور لوگوں کا بھی شکر گزار ہیں اور ہم آپ کا شکریہ اِس لیے بھی ادا کر رہے ہیں کہ ڈویژن ہیڈ کوارٹر کے حوالے سے آپ نے پشین کی حمایت کی آپ بھی ممبر ہیں چمن سے اور ہم آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں تو یقیناً ڈویژن بننے سے سر! آپ کو پتہ ہے کہ پشین کی جو محرومیاں ہیں پشین میں جو infrastructure پیدا ہو جائے محرومیاں ختم ہو جائیں گی اور ایک جو فاصلہ ہے کوئٹہ اور پشین کا وہ ختم ہو جائے گا کمشنر صاحب وہاں بیٹھیں گے یہاں ہر چیز جو تقسیم ہوتی ہے ڈویژن ،ڈویژن اب کوئٹہ میں خود آٹھ سے نو MPAs موجود ہیں تین MNA موجود ہیں جب یہاں سے فارغ ہو گا تو پھر پشین ،قلعہ عبداللہ ، چمن اور برشور آئیں گے۔تو یہ ایک انتہائی ایک بڑا positive sign ہے گورنمنٹ کی طرف سے مَیں اِن کا شکریہ ادا کرتا ہوں پشین کے عوام سے بحیثیت ممبر ظفر آغا کی طرف سے اپنی طرف سے اسمبلی کے فلور پر مَیں اِن کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب! یہاں حرمزئی ضلع کی بات کی گئی ہے یقیناً آپ نے ابھی ظفر آغا کی speech میں فرمایا کہ آپ ٹکڑے ٹکڑے کرنے جا رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! پشین کی آبادی ساڑھے بارہ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے بلوچستان میں دو اضلاع ہیں ایک ہے خضدار اور ایک ہے پشین جس کی آبادی بہت زیادہ ہے، یہ مَیں وزراء صاحبان سے ریکوئسٹ کرتا ہوں میری بات ذرا غور سے سُن لیں cabinet میں بیٹھتے ہیں وہاں اضلاع بنانے کے لیے دلائل دینے پڑتے ہیں دلائل دے کر ہی اضلاع آپ کو ملتے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ابھی ہمیں recently برشور کا ضلع ملا بہت اچھا ہوا، بہت backward area تھا اور دو لاکھ کی آبادی پر مشتمل ایک ضلع اُن کو ملا۔ کاریزات کے حوالے سے مَیں بات کروں گا جناب اسپیکر صاحب! کاریزات کا جو issue ہے یہاں وزیر داخلہ صاحب تشریف فرما ہیں یہ پچھلے دنوں بھی ہم مذاکرات کے لیے بوستان گئے تو اُن کمیٹی والوں سے ملے اور پھر اُنھوں ے احتجاج کیا اُن کی مہربانی اللہ اُن کو خوش رکھے اُنھوں نے وہ احتجاج موخر کیا پبلک نے لوکل لوگوں نے اُن کی کمیٹی نے کاریزات کا جو issue ہے وہ 2021ء سے آرہا ہے۔

جناب اسپیکر: یہ جو آبادی ہے یہ census کے مطابق 12 لاکھ ہے۔

جناب اصغر علی ترین: جی census کے مطابق ہے 2021ء میں آپ کے سینئر SMBR اور آپ کے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی جو اُنھوں نے رپورٹ پیش کی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ کاریزات کا ضلع بالکل ہونا چاہیے۔ پھر 2022ء میں میر عبدالقدوس بزنجو کی حکومت آتی ہے پھر نوٹیفکیشن ہوتا ہے پھر cancel ہوتا ہے پھر وہ کورٹ میں جاتے ہیں۔تو ابھی وہ بھی سراپا احتجاج ہیں کہ ہمیں ضلع دیا جائے جو کہ اُن کا right ہے۔تو مَیں سی ایم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جب ہم

اُن کے پاس گئے کاریزات کا issue لے کر اُنھوں نے کمیٹی بنائی۔کل پرسوں بھی ہماری کمشنر صاحب کے آفس میں میر ضیا لانگو صاحب جو وزیر داخلہ ہے یہاں تشریف فرما ہیں اُن کی سربراہی میں میٹنگ ہوئی اُن سے تجاویز آئیں تو وہ تجاویز پھر ہم اُن کے جو ممبر ہیں اسفند یار خان کاکڑ سے اُن سے بھی لے کے پھر ہم حکومت کو پیش کریں کہ بھئی کاریزات کا جو ایک اُنکا احتجاج ہے وہ برحق ہے اور اُن کے لیے یہ تحفظات اُن کو اضلاع دیا جائے۔اب یہاں ضلع حُرمزئی کی بات کی جناب سپیکر صاحب! اگر کاریزات علیحدہ ہوتا ہے پشین سے جیسے برشور علیحدہ ہو گیا پھر بھی آپ کے پاس ساڑھے آٹھ لاکھ، نو لاکھ کی آبادی رہ جاتی ہے اور یہ بہت بڑی آبادی ہے پشین ہیڈ کوارٹر اتنا overload ہو چکا ہے اِتنا overburden ہو چکا ہے جناب اسپیکر صاحب! جس کو manage کرنا بہت مشکل ہے ایڈمنسٹریشن کے حوالے سے۔ہم نہیں manage کر پا رہے نہ health کو ہم manage کر پا رہے ہیں نہ ایجوکیشن کو manage کر پا رہے ہیں نہ کسی اور ڈیپارٹمنٹ کو manage، کوشش کرتے ہیں لیکن اِتنی آٹھ، نو لاکھ کی آبادی پر محفوظ ایک شہر آپ کیسے manage کریں گے جناب اسپیکر صاحب! یہ جو حُرمزئی کی ضلع کی بات کر رہے ہیں یا سرانان کی بات کر رہے ہیں یا کربلا کی بات کر رہے ہیں جناب اسپیکر صاحب! اِس کا ایک بارڈر آپ کے حلقے کو touch ہوتا ہے افغانستان کے بارڈر کے ساتھ دوسرا بارڈر آپ کا touch ہوتا ہے قلعہ عبداللہ کے ساتھ تیسرا بارڈر touch ہوتا ہے توبہ کاکڑی کے ساتھ اِتنا بڑا ایہ area ہے تو اِس کی امن وامان کی کیا کیفیت ہوگی؟ اِس کی ہیلتھ کی کیا کیفیت ہوگی؟ اِس کے ایجوکیشن کی کیا کیفیت ہوگی؟ اِس کی infrastructure کیا کیفیت ہوگی؟ اِس کے باقی ڈیپارٹمنٹ کی کیا کیفیت ہوگی؟ جناب ا سپیکر صاحب! ہم یہاں شور مچاتے ہیں کہ ترقی، ترقی ہم نے اِس بلوچستان میں وہ اضلاع بنائے جس کی ضرورت ہی نہیں تھی ہمیں جس کی آبادی پوری نہیں ہوتی ہے لیکن ہم نے اُن اضلاع کو نظر انداز کر دیا جو deserve کرتے ہیں اضلاع کے لیے۔اگر پشین میں دو تین ضلع بنائیں جناب اسپیکر صاحب! تب بھی overburden ہوگا یہ تو اگر ہم بیٹھتے ہیں cabinet کے دوست بیٹھتے ہیں کہ یار وہ پشین والے یہ ہو گئے ہیں اور وہ پشتون بیلٹ یہ ہو گیا بھئی آپ ہماری آبادی دیکھیں ہماری پریشانی آپ دیکھیں ہماری مشکلات آپ دیکھیں آپ آئیں cabinet کے ممبرز آپ کو ہم وزِٹ کراتے ہیں بارڈر area آپ کو واپس، ہیڈ کوارٹر وزِٹ کراتے ہیں کہ ہمارے تھانوں میں کیا حال ہے ہماری پولیس کا کیا حال ہے ہمارے ہسپتالوں کا کیا حال ہے ہمارے RHCs, BHUs اور DHQs کا کیا حال ہے آئیں ہم آپکو visit کراتے ہیں۔تو جناب اسپیکر صاحب! جو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے میری یہ cabinet کے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں میری اِن سے request ہے کہ جیسے آپ نے پشین کو division declare کیا، برشور کو ضلع دیا ہیڈ کوارٹر پشین کو دیا ہم آپ کے مشکور ہیں اِسی طرح آپ سے request کرتے ہیں کہ آپ ہمارے دوست اور بھائی ہیں

ہماری پریشانی کو آپ سمجھ سکتے ہیں آپ کاریزات کا بھی مسئلہ حل کریں اور ہمارے حُرمزئی کا مسئلہ بھی حل کریں۔ ہم نہیں چاہتے کہ پشین اقوام ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہوں یا گتم گتھا ہو یا کوئی پشین میں کوئی ایسا ماحول پیدا ہو کہ قبائلی مسائل ہو تو یہ ہمارا right بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: ok۔

جناب اصغر علی ترین: ہمارا حق بنتا ہے آپ بھلے سینئر SMBR سے detail منگوائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب اصغر علی ترین: آپ اُن سے رقبہ اور population پوچھیں آپ اُن سے تحصیل پوچھیں وہ یہ recommend کریں گے کاریزات کو بھی بالکل ضلع بننا چاہیے اور حُرمزئی کو بھی ضلع بننا چاہیے جناب اسپیکر صاحب! سننے میں آرہا ہے کہ حکومتِ بلوچستان phase-II پر آنا چاہ رہی ہے مزید اُس کو بہتر کرنا چاہ رہی ہے تو میری اُن سے request ہے کہ خُدارا اِس کاریزات اور اِس حُرمزئی کو نہ بھولیں اِن کو ڈسٹرکٹ کا درجہ دیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک۔

جناب اصغر علی ترین: تاکہ ہماری پریشانی اور مشکلات میں کمی آسکے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much رائے لے لیتے ہیں آیا قرارداد نمبر 77 منظور کی جائے؟

قرارداد نمبر 77 منظور ہوئی۔ مولانا ہدایت رحمٰن بلوچ صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر **78** پیش کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہرگاہ کہ پسنی فش ہاربر جو ماضی میں معاشی حب کا ایک اہم ستون رہا ہے جہاں ہزاروں افراد کا روزگار وابستہ تھا لیکن گزشتہ کئی سالوں سے مٹی بھر جانے اور عدم توجہی کے باعث غیر فعال ہو چکا ہے جس سے مقامی ماہی گیر بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ مختلف ادوار میں سابق وزرائے اعلیٰ صاحبان کی جانب سے فش ہاربر کی بحالی کے اعلانات بھی کیے گئے لیکن تاحال کوئی پیشرفت نہیں ہوسکی ہے۔ واضح رہے ہاربر کی بحالی کے غیر ملکی گرانٹ بھی دی گئی ہے لیکن غیر ملکی گرانٹ کے باوجود مسئلہ جوں کا توں ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مذکورہ فش ہاربر کی بحالی کی بابت عملی اقدامات اُٹھائے تاکہ فش ہاربر کی معاشی سرگرمیاں بحال ہوسکیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 78 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مختصر، ظاہر ہے مختصر یہ بات ہے کہ بہت ظلم ہوا ہے ہمارے صرف پسنی پر نہیں ہے پورے بلوچستان پر۔ سیاسی حکومتوں نے ظلم کیا ہے اور ہماری جو بیوروکریسی کا پورا نظام ہے اُس نے پورے بلوچستان پر ظلم کیا ہے جناب اسپیکر! جب یہ پسنی فش ہاربر کا مسئلہ شروع ہوا، مٹی آنا شروع ہوا تو خرچہ تھا 5 کروڑ کا، delay میٹنگ، کمیٹی،

میٹنگ، کمیٹی، میٹنگ، feasibility survey میٹنگ, میٹنگ آج 5 ارب سے بڑا ہے. یعنی یہ جو delay ہے تاخیر ہے اِس کا ذمہ دار کون ہے؟ اِس کا سزا کس کو ملنا چاہیے؟ ایک تاخیر کی وجہ سے اِتنے پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں قومیں برباد ہوتی ہیں ہماری معاشی سرگرمیاں برباد ہوتی ہیں 5 کروڑ کا 5 ارب روپے میں بھی کام نہیں ہوتے ہیں جب 5 کروڑ میں یہ اِس کی بحالی کا ایک drainage ہی ضرورت تھی؟ کسی بھی ہاربر کے لیے drainage ضرورت ہے کہ اُسکے بحالی کا، مٹی کا کام کرلیں، سر! لیکن وہ نہیں کیا آج جاپانی گرانٹ جاپان نے 80 کروڑ یا کتنے دیئے ہیں اب بھی اکاؤنٹ میں پڑے ہوئے ہیں اُس سے گاڑیاں تو لے لیں اُس کے لیے میرے خیال میں ایک کمیٹی نے باہر visit بھی تو کیا۔ ہمارے وہاں گوادر کے نمائندے بھی وہ کچھ لوگ شامل تھے اُنہوں نے باہر، جاپانی گرانٹ سے جناب اسپیکر!۔ مجھ پر بھی تھوڑا نظر کرم کریں۔

جناب اسپیکر: جی please جی please continue

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: تو اِس لیے جو اُس جاپانی گرانٹ 80 کروڑ روپے جاپانی گرانٹ بھی پسنی فش ہاربر کے لیے ہے اُس سے گاڑیاں خریدیں باہر سیر کیے۔ لیکن پسنی فش ہاربر اب بھی بحال نہیں ہے وہاں کے ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملتی ہیں ہر تین مہینے بعد اُن کو سمری جب بھیجنا پڑتا ہے وہ احتجاج کرتے ہیں یہ جو ظلم کیا سیاسی حکومتوں نے جب تاخیر کرتے ہیں، آج نہیں کل، کل نہیں پرسوں کمیٹیاں بناتے ہیں کمیٹی پر کمیٹی، بیوروکریسی کے جو پوری بیوروکریسی ہے چیف سیکرٹری صاحب سے لے کر نیچے تک MD فش ہاربر پسنی تک جن کو مراعات دیتے ہیں وہ کس کام کے لیے دیتے ہیں؟ یہ مراعات ہم کیوں دیتے ہیں؟ گالی تو ہمیں پڑتی ہے یا ہمارے MPAs کو گالیاں پڑتی ہیں کہ ہم نے شاید بلوچستان کو تباہ کیا ہے میں MPA ہوں ہم MPAs کو صوبے کی گاڑی ملتی ہے؟ ہم MPAs کو گاڑی اور ڈرائیور ملتی ہیں؟ لیکن یہ 18 گریڈ والے کو گاڑی نہیں ملتا؟ چیف سیکرٹری صاحب کی کتنی گاڑیاں ہیں؟ MD کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟ فش ہاربر پسنی کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں؟ fuel کے کتنے پیسے اِن کو ملتی ہیں؟ بیوروکریسی کو الالوتلالو کے لیے کتنے پیسے ملتے ہیں؟ پھر بھی 5 کروڑ یہ 5 کروڑ کا 5 ارب میں جاتا ہے اُس کی سزا کس کو ملنی چاہیے؟ آپ پھر بھی کہتے ہیں کہ بھئی ترقیاتی کام ہماری ترقیاتی بجٹ کم ہو رہی ہے غیر ترقیاتی بڑھ رہی ہے یہ تو ہماری نالائقی ہے، یہ ہماری نااہلی ہے۔ چیزوں کو ہم delay کرتے ہیں تاخیر کرتے ہیں جو کام 5 سال پہلے ہونا چاہیے 5 سال تک ہم کمیٹیوں پر کمیٹی بٹھاتے ہیں میٹنگ پر میٹنگ کرتے ہیں وقت ہمارا ضائع کرتے ہیں وقت ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا پیسہ زیادہ خرچ ہو رہا ہے آپ صرف دن گنتے ہیں کہ اگلے مہینے کروں گا اگلے مہینے اُس کا ریٹ کیا ہوتا ہے کوئی اندازہ نہیں ہے۔ وہ اگلے سال آپکو کوئی اندازہ نہیں ہے جو پسنی فش ہاربر 5 کروڑ میں بحال ہونا چاہیے تھا آج 5 ارب میں بھی نہیں ہوگا اِس کا

ذمہ دار دیدے دیں سیاسی حکومتیں ہیں؟ وزیراعظم صاحب اور وزیراعلیٰ نے بھی وہاں دورے کیے پورا وہاں ایک ہار بر ہے پورا معاشی حب تھا ہمارا نا کام ہو چکا ہے۔تو ابھی بھی میری صوبائی حکومت سے یہ گزارش ہے کہ وہ پسنی فش ہار برکو بحال کرنے کے لیے جنگی بنیادوں پر یہ جوسی پیک ہے،سی پیک،سی پیک اِسی سی پیک میں پسنی فش ہار برکو یہ صوبائی حکومت کام کریں وفاقی حکومت سے بات کرے کہ پسنی فش ہار برکو سی پیک پروجیکٹ میں ڈال دیں۔لاہور کی orange trainڈل سکتا ہے کراچی کا ریلوے سرکولر ریلوے ڈل سکتا ہے یہ سکھر کراچی موٹروے ڈل سکتا ہے ملتان اسلام آباد ڈل سکتا ہے تو یہ پسنی فش ہار براور یہ ہمارا موٹروے کیوں نہیں ڈل سکتا ہے؟ کیا ہم کیڑے مکوڑے ہیں شعیب صاحب!؟ تو اِس لیے یہ جوسی پیک کے جتنے پروجیکٹ ہیں فیڈرل حکومت کے پاس اُس میں بھی ہماری صوبائی حکومت لڑے وہاں بات کررہے ہیں یہ میری قرارداد مجھے پتہ ہے منظوری ہوگی لیکن منظوری کے بعد یہ ہماری جو قراردادیں ہیں منظوری کے بعد بھی ہم ڈرتے ہیں۔یہ جو صوبائی اسمبلی میں جب قراردادیں منظوری ہونے کے بعد بھی ہمیں خوف ہے کہ یہ جو ہم منظور کر لیتے ہیں دل کو تسلی ہوتی ہے میڈیا میں آجاتا ہے پھر ہوتا نہیں ہے۔تو میری یہ گزارش ہے اس کو کوئی خانہ پوری نہ سمجھے صوبائی حکومت۔

جناب اسپیکر: ok

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: اور آپ بھی کہ یہ مجھے پتہ ہے آپ منظور کریں یہ ہماری دِل جوئی کریں یہ شاید یہ ناراض ہو جائیں گے ہم نے منظور نہیں کیا ہماری دل جوئی کے لیے اِس کو منظور نہیں کریں یہ بہت زیادہ اِس سے معاشی سرگرمیاں ہونگی۔

جناب اسپیکر: ok, ok

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ڈیڑھ سو ملازمین کی تنخواہ نکلے گی آپ کے فنانس پرخزانے پر بوجھ نہیں ہوگا تو انشاءاللہ مجھے یقین ہے علی مدد جتک صاحب کھڑے ہیں فوری طور پر پیپلز پارٹی اِس کی بحالی کا اعلان کریگا؟

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ تشریف رکھیں۔okجی جتک صاحب۔جی please

جناب اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔جی جتک صاحب!جی پلیز۔

حاجی میر علی مدد جتک (صوبائی وزیر): آج کی تاریخ میں مولانا صاحب نے تین دفعہ بہت اچھے طریقے سے ہنسا ہے میری اور اسمبلی کی طرف سے ان کو appreciate کرتا ہوں۔ورنہ دو سالوں میں کبھی بھی نہیں ہنسا ہے آج تین دفعہ ماشاءاللہ سے ہنسا ہے تو اسی لیے آپکی قرارداد۔

جناب اسپیکر: آیا قرارداد نمبر 78 منظور کی جائے۔قرارداد نمبر 78 پرزور انداز میں منظور کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی رُکن اسمبلی اپنی مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ): میں ضیاء اللہ لانگو تحریک پیش کرتا ہوں کہ ذیل تہنیتی قرارداد پیش کرنے کی بابت قاعدہ 103(2) کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی ۔(آیا تحریک منظور کی جائے) تحریک منظور ہوئی ۔لہذا میر ضیاء اللہ لانگو صاحب، میر شعیب نوشیروانی صاحب، جناب علی مدد جتک صاحب، حاجی نور محمد دمڑ صاحب، صوبائی وزراء، جناب محمد اصغر رند صاحب، حاجی ولی محمد نورزئی صاحب، محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ پارلیمانی سیکرٹریز، جناب خیر جان بلوچ صاحب ، جناب اشوک کمار صاحب، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ، اور محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ اراکین اسمبلی میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ تہنیتی قرارداد پیش کریں۔

وزیر داخلہ: شکریہ اسپیکر صاحب! ہرگاہ کہ یہ ایوان حالیہ بین الاقوامی تنازعہ میں ریاست پاکستان کی سفارتی اور حکومتی قیادت کی ثالثی کردار کو سراہتے ہوئے امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ بندی کی خوش آئند پیش رفت پر اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس سلسلے میں بروقت، متوازن، پرامن اور نتیجہ خیز کردار پر خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

یہ ایوان پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو اِن کی سفارتی بصیرت ،بہترین قیادت اور عالمی امن کے لئے کی جانے والی بے مثال خدمات کے لئے سراہتا ہے ۔جنہوں نے تمام بین الاقوامی وعلاقائی قوتوں سے مفاہمت اور پرُامن حل کی راہ ہموار کی ۔ یہ ایوان تسلیم کرتا ہے کہ پاکستان نے ایک ذمہ دار اور امن دوست قوم کی حیثیت سے عالمی قیادت کی توجہ حاصل کی جس کی نتیجے میں ممکنہ بڑے تنازعہ کو جنگی بحران میں تبدیل ہونے سے روکا جس سے خطے اور دُنیا بھر میں امن اور استحکام کا ماحول قائم ہوا۔ بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان سفارتی اقدامات ،ملکی وقار اور بین الاقوامی ساکھ میں اضافے کے لحاظ سے وزیر اعظم پاکستان اور فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کے کردار کو اعلیٰ نمونہ قرار دیتا ہے۔ نیز اس امر پر زور دیتا ہے کہ عالمی امن کے کے تحفظ کے لئے پاکستان کے سنجیدہ اور متوازن کردار کو مستقبل میں بھی مضبوطی سے جاری رکھا جائے۔ مزید براں یہ ایوان اُمید ظاہر کرتا ہے کہ یہ جنگ بندی مستقل امن، باہمی تعاون اور وقار عالمی تعلقات کا باعث بنے گی اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کی پرامن ترجیحات کو مزید تقویت فراہم کریں گی۔

جناب اسپیکر: thank you ۔آپ اس کی admissibility پر continue کریں اس پر جو حضرات اس قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں وہ اپنے نام کی پرچیاں سیکرٹری اسمبلی صاحب کے پاس بھجوائیں۔ ضیاء لانگو صاحب آپ بات کریں۔

وزیر داخلہ: شکریہ جناب اسپیکر! جیسے کے جناب اسپیکر! آپ کی علم میں ہے کہ گزشتہ کئی ہفتوں سے ہمارے خطے

میں ایک جنگ چھڑی ہوئی ہے جس سے ہمارے تمام ہمسائے ممالک اس کے اثر میں ہے۔ ایران سمیت عرب ممالک اوراس میں امریکہ سمیت ایک بہت بڑی طاقت ہےاس جنگ میں تھی۔تو اس جنگ کو ختم کرنے کے لیے ایک ایسے کردار اور ثالث کی ضرورت تھی جس پر سب کو اعتماد ہوتو پاکستان نے ساری دُنیا کے سامنے ایک ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس آگ کو بجھانے کے لیے جو کوششیں کی۔ پوری دُنیا اُس کی تعریف کر رہی ہیں۔تو یہ اُس کا پہلا مرحلہ ہے اب جتنے دن بھی ہو چکے ہیں اس جنگ بندی کو روزانہ کی بنیاد پر ہمارے تمام ہمسایہ ممالک میں جانی اور مالی نقصان ہو رہے تھے۔تو ابھی عارضی جنگ بندی کی وجہ سے کم سے کم اس خطے میں ایک سکون آیا ہے پہلا مرحلہ پاکستان نے جو طے کیا ہے امن کے لیے وہ الحمدللہ کامیاب ہو چکا ہے فریقین اسلام آباد آ رہے ہیں بات چیت جاری ہے ہم اُمید رکھیں گے انشاء اللہ کہ جو کوشش پاکستان نے شروع کی ہے وہ اپنے پایہ تکمیل تک انشاء اللہ پہنچے گی اور فریقین مکمل تعاون کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: thank you very much. حاجی نور محمد دمڑ صاحب!

وزیر محکمہ خوراک: شکریہ جناب اسپیکر! سب سے پہلے جو آج مشترکہ قرارداد پیش کی گئی ہے تو اس کی میں اپنی طرف سے بھرپور حمایت کرتا ہوں اور اِن کو پاس کر لیتے ہیں سارے ساتھی ظاہری بات ہے بات بھی کریں گے۔تو جناب اسپیکر! میں بھی اسی کے participants میں سے ہوں محرکین میں سے ہوں۔ جناب اسپیکر یہ حالیہ جو ایران اور امریکا کے درمیان جو رواں جنگ ہے اس میں پاکستان کی کردار کو دُنیا نے سراہا ہم ضرور سراہتے ہیں ہمیں فخر ہے کہ ہماری قیادت نے ایک ایسا رول ادا کیا روزِ اول سے۔ جب سے یہ جنگ شروع ہوئی پاکستان کا کردار ایک ایسا کردار تھا پاکستان درمیان میں تھا یقیناً ایک طرف سے ہمسایہ ملک ایران جو کہ مسلم ملک تھا اور دوسری طرف سے امریکہ جو کے ہمارے ایک اچھے partner ہے اور تیسری طرف ایک اسرائیل جو کہ ہم نے ابھی تک تسلیم بھی نہیں کیا اور پاکستان کی کردار کو دُنیا دیکھتی رہی کہ پاکستان نے کیا کردار ادا کرنا ہے۔ پاکستان نے ایک impartial کردار ادا کیا روزِ اول سے ایران کے ساتھ بھی اچھے روابط رکھیں امریکہ کے ساتھ بھی اچھے روابط رکھیں۔ یقیناً پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت کی یہی تھگ ودو تھی کہ یہ آخر کار یہ اِن دو ممالک کے درمیان امن کی کوشش ہم نے کرنی ہے کیونکہ دُنیا کی اُمید بھی یہی تھی ہمارے اندر ہماری عسکری قیادت اور ہماری سیاسی قیادت کے اندر یہ صلاحیت موجود بھی تھی تو یقیناً آخر کار ہماری قیادت اس میں کامیاب بھی ہوگئی۔ یقیناً یہ آج ہمارے لیے ایک بڑی خوش خبری کا دن ہے۔اور ہمارے لیے ایک عزاز ہے پاکستانی قوم کے لیے اس خطے کے لیے جو کہ آج کل پورا میڈیا پاکستان کی تعریف کر رہا ہے اور پاکستان کی طرف دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ یہ ایک بہت بڑی جنگ تھی یہ دو قوتوں کی جنگ نہیں تھی ظاہری بات ہے پوری دُنیا میں اس کے معاشی

اثرات بھی تھے ہر ملک پر اور دُنیا چاہتی تھی کہ یہ جنگ امن میں تبدیل ہو جائے لیکن کسی ملک میں یہ جرت نہیں تھی کیونکہ تمام ممالک کا کردادار جو تھا وہ partial کردار تھا تو کسی نے امریکہ کا ساتھ دیا کسی نے خفیہ طور پر ایران کا ساتھ دیا لیکن پاکستان نے ایک ایسا کردار ادا کیا کہ پوری دُنیا کو حیران کر دیا اور آج ہمارے لیے یقیناً یہ باعث افتخار ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر ایک بڑی قوتوں کی مذاکرات ہو رہی ہے پاکستان اس کو host کر رہا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ ہماری عسکری قیادت فیلڈ مارشل جناب عاصم منیر صاحب کو جاتا ہے اور ساتھ ساتھ ہماری سیاسی قیادت میں شہباز شریف صاحب کو جاتا ہے۔ تو یہ ایک بڑی بات ہے اس میں آپ سوشل میڈیا بھی دیکھ رہے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا بھی ہم جو دیکھ رہے ہیں ہمارے دشمن بھی یہ مانتے ہیں کہ پاکستان نے ایک اہم کردار ادا کیا indian channels پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ انڈیا کے جو اینکرز ہیں یہاں وہاں جو سیاسی پارٹیاں ہیں اُن کی آپس میں ایک جنگ چھڑ گئی ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور پاکستان جس کو ہم بڑے کمزور ملک سمجھتے تھے پاکستان نے کیا کیا؟ تو یہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے اور ہماری سیاسی و عسکری قیادت کی ایک پلیٹ فارم پر ایک page پر ہونے کی وجہ سے ہی ہے۔ اور ساتھ، ساتھ میں کہتا ہوں کہ یہ ہماری عسکری قیادت فیلڈ مارشل عاصم منیر صاحب جو کہ ایک دفعہ معرکہ حق میں دُنیا کو یہ دکھا دیا کہ ہم جنگجوں بھی ہیں اور ہم پر امن بھی ہیں اگر کوئی ہمیں چھیڑتا ہے تو پھر ہم اُس کو سبق بھی سکھا سکتے ہیں جس طرح معرکہ حق میں اپنے دشمن کو سبق بھی سکھایا۔ اور اس دفعہ پھر اُس نے یہ بھی دکھایا کہ پر امن لوگ بھی ہیں اور شریف لوگ بھی ہیں اور امن کے خواہاں لوگ بھی ہیں۔ تو پھر انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ہم نے دُنیا کی بڑی قوتوں کے درمیان جو جنگ جاری تھی کسی نے بھی اتنی جرات کا مظاہرہ نہیں کیا ہماری سیاسی و عسکری قیادت جنرل عاصم منیر کی قیادت میں اور میاں شہباز شریف کی قیادت میں جو کہ پورا ایک مہینے سے اِن کی تھگ و دو جاری تھی کتنے اِنہوں نے tour کیے ہر طرف گئے ہر ملک میں گئے شب و روز ایک کیا آخر کار اُنہوں نے پاکستان کو ایک بڑا نام دلوایا اور ہمارے پاکستانی قوم کی آنکھیں اُوپر کر دیئے۔ تو میں اپنی طرف سے عسکری اور سیاسی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ میں کہتا ہوں کہ اس طرح ہیروز کو ہم نے سراہنا ہے اور اُن کے لیے ہم نے دُعا کرنا ہے۔ جس طرح ہماری عسکری قیادت ہے تو میری ذاتی طور پر ایک رائے ہے کہ اِن کو تاحیات اس پوسٹ پر رہنا چاہیے کیونکہ اسی نے ہی اس ملک کو عزت دی اسی نے ہی اس ملک کو ایک نام دلوایا جب سے یہ آیا ہے تو ہمارے ملک کا دُنیا میں اُس نے ہر حوالے سے ایک image بنا دیا۔ اس طرح کی قیادت اگر ہمارے ملک میں رہی تو انشاء اللہ یہ ملک دُنیا کی سپر طاقت بن جائے گی مجھے اُمید ہے تو میں ایک دفعہ پھر اس قرارداد کی حمایت بھی کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ اپنی عسکری و سیاسی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you very much خیر جان بلوچ۔

جناب خیر جان بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جناب اسپیکر صاحب! آج پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اِس خطے میں اور اِس تاریخ میں ایک بہت بڑاevent ہونے کو اِس سرزمین پر اُس کا آغاز ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں عالمی امن، عالمی سلامتی، مثبت خارجہ پالیسی کے حوالے سے ایک موقع پاکستان کو جو ملا۔ یقیناً یہ پاکستان کے تمام عوام کے لیے باعث اعزاز ہے۔ چونکہ دنیا میں اِس وقت کچھ ایسی منفی قوتیں ہیں جو فساد، انتشار اور تباہی پر یقین رکھتی ہیں۔ اور especially اِس وقت اسرائیل کا جو وزیراعظم ہے یا ہمارے پڑوس میں مودی ہے وہ دنیا میں خون ریزی، فساد، تشدد کو جو ہوا دینا چاہتے ہیں اِس سے نہ صرف عالمی سلامتی، عالمی امن اور انسانیت کو خطرات لاحق ہے۔ تو ایسے موقع پر جب پوری دنیا کی معیشت یرغمال ہو تمام تر توانائی کے ذرائع بند ہوں تو یقیناً دنیا میں بہت بڑی انتشار کی کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ تو پاکستان کی سیاسی قیادت عسکری قیادت نے بروقت انتہائی سوچ کے ساتھ انتہائی محنت و لگن کے ساتھ معاملہ فہمی کا ادراک کرتے ہوئے چیزوں کو اچھی طرح سوچا سمجھا پھر قدم بڑھایا۔ تو یہ قدم میں سمجھتا ہوں تمام انسانیت کی بقا کے لیے ہے خاص طور پر ٹرمپ صاحب جیسے آدمی جب آ کر ایک دھمکی خیز بیان دیتے ہیں یقیناً اِس جیسے unbalance انسان سے بہت توقع کی جاسکتی تھی۔ خدانخواستہ وہ ہتھیار اگر استعمال میں لائے جاتے تو پورا خطہ اُس کی لپیٹ میں آ جاتا۔ یقیناً پاکستان اِس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسپیکر صاحب! ہم جس خطے میں رہ رہے ہیں جس خطے میں ہم آپ رہ رہے ہیں وہ خطہ conflict zoom ہے۔ یہاں دنیا کی تمام تر منحوس games کھیلی جارہی ہیں دنیا بھر کی intelligence ادارے اِس خطے پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ یقیناً جس خطے میں ہم ہیں ہمیں سب سے زیادہ احساس ہونا چاہیے آبنائے ہرمز بھی ہمارے دہانے پر ہے گوادر بھی ہماری ملکیت ہے۔ پوری دنیا مل کر یہ کوشش کر رہی ہے کہ یہاں فساد برپا کر کے یہاں انتشار پھیلا کے اِس ملک کی معیشت اِس ملک کی سیاسی استحکام کو نقصان پہنچائیں۔ تو ہماری سیاسی قیادت ہماری عسکری قیادت کو یہ سوچنا ہوگا۔ کہ آج ہمیں ایک اعزاز ملا ہے یقیناً میری دعا ہے اللہ پاک سے کہ ہم کامیابی سے ہم کنار ہو مجھے خدشہ بھی ہے کہ نتن یاہو جیسے سازشی جس کا ایک عقیدے کی جنگ ہے وہ اِس وقت جنگ لڑ رہا ہے وہ ایک عقیدے کی جنگ لڑ رہا ہے۔ یقیناً وہ خاموش نہیں رہے گا وہ سازش کرے گا۔ لیکن ہم نے جو مثبت قدم اٹھایا اُس پر پاکستان کی قیادت خراج تحسین کے لائق ہے مجھے امید ہے کہ یہ مذاکرات کامیابی کی طرف جائیں گے۔ اگر خدانخواستہ اِس خطے میں کوئی بدامنی یا بڑے جنگ کا آغاز ہوا اُس سے ہم متاثر ہوئے نہیں رہ سکتے ہیں۔ چونکہ ایران ہمارا پڑوسی ہے بلکہ اب میں یہ واضح کرونگا کہ بلوچستان کے عوام کا زیادہ تر ذریعے روزگار وہ ایران کے ذریعے ہے۔ آپ دیکھ لیں کھانے پینے کے اشیا سے لے کر ڈیزل، پٹرول ہمارے لوگ وہاں سے لاتے ہیں۔ جب آپ کے پڑوس میں آگ لگیں۔ یقیناً وہ آگ آپ کو بھی لپیٹ سکتی ہے۔ تو اسپیکر صاحب! میں اِس ایوان کے

توسط سے ایک بار پھر یہی کہوں گا کہ ایک دنیا کو جو پیغام پاکستان کی سیاسی قیادت نے پاکستان کی عسکری قیادت نے امن سلامتی کے لیے دیا ہے تو دنیا کو اُس پر سوچنا چاہیے دنیا کی تمام تر جمہوری قوتوں کو چاہیے تمام تر ممالک کو چاہیے کہ اِس میں آگے بڑھے اِس مسئلے کو حل کی طرف لے جائیں ورنہ خدانخواستہ اللہ نہ کریں اللہ نہ کریں اگر ایسے unbalance لوگوں کے ہاتھ میں طاقت اور اختیار آ گیا تو وہ بہت بڑی تباہی کی طرف جا سکتے ہیں انہی الفاظ کے ساتھ بہت بہت شکریہ میں اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ok thank you فرح عظیم شاہ صاحبہ، جی ہاں end of the speeches ہو جائیں گی پھر اِس کو مشترکہ قرارداد دے۔ ٹھیک آپ تشریف۔۔

محترمہ فرح عظیم شاہ: بہت شکریہ، جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔ سب سے پہلے تو جناب اسپیکر! میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں اور شکرگزار بھی ہے کہ جس طریقے سے پاکستان نے اپنا کردار ادا کیا اور پوری دنیا کو تباہی سے بچایا۔ آج میرا دل خوشی سے بھرا ہوا ہے لیکن آنکھیں بھی نم ہیں اور میں یہ الفاظ یہاں پر دہراتی ہوں۔

کہ ہم تو مر جائیں گے اے عرض وطن
پھر بھی تجھے زندہ رہنا ہے قیامت کی سحر ہونے تک

یہ صرف ایک شعر نہیں ہے یہ ہماری وفاداری کا ثبوت ہے ہمارے ملک سے۔ اور یہاں میں ضرور اِس بات کو mention کرونگی کہ 15 سال پہلے میں نے ایمان پاکستان تحریک کا آغاز کیا تھا۔ ایک جذبے کے ساتھ ایک اُمید کے ساتھ اور آج میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو اور وزیر اعظم پاکستان محمد شہباز شریف کو کہ اُن کی wisdom کے بدولت آج ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب ہوا۔ کیونکہ ایمان پاکستان تحریک شروع کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ پاکستان کی عزت پوری دنیا میں گرین پاسپورٹ کی عزت پوری دنیا میں کروائی جائے۔ اور آج ہم بڑی شان کے ساتھ یہاں اِس بات کو مان بھی رہے ہیں تسلیم بھی کر رہے ہیں بلکہ نہ صرف ہم بلکہ پوری دنیا میڈیا اِس بات کو تسلیم کر رہی ہے۔ اور کہہ رہی ہے کہ well done پاکستان جناب اسپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جس طریقے سے ڈونلڈ ٹرمپ نے انٹروین کیا اور بھارت اور پاکستان کی جنگ میں بہت بڑی تباہی سے انسانیت کو بچایا اور ہمارے وزیر اعظم نے یہ کہا کہ Nobel Peace prize کے وہ حقدار بنتے ہیں تو آج برملا میں یہ کہتی ہوں کہ ہمارے سید عاصم منیر اور ہمارے وزیر اعظم محمد شہباز شریف بھی Nobel peace prize کے حقدار ہیں اور کمیٹی کو چاہیے کہ اس پہ سوچیں۔ کیونکہ نہ صرف اس region کو بلکہ پوری دنیا کو بہت بڑی تباہی سے بچایا گیا ہے اور جناب اسپیکر! یہاں یہ

ہماری کامیابی کی منزل نہیں ہے یہ بہت بڑی ذمہ داری ہم سب کے کندھوں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ یہ شروعات ہے کہ اس سے پہلے بھی اگر ہم ہسٹری اٹھا کر دیکھیں تو پاکستان نے بہت سی کامیابیاں اپنے سر کی ہیں۔لیکن اس کا تسلسل اس کا جاری رہنا اور یہ کس کے کندھوں پر ذمہ داری ہوگی ہم سب کے کندھوں پر اس کی ذمہ داری ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم unity,faith or discipline کے ساتھ اور انہی اصولوں کو مشعل راہ بنا کر ہم پاکستان کو یوں ہی ترقی کی راہ پر اور روشنی کی راہ پر گامزن کریں جناب اسپیکر! آخر میں میں یہاں بھارت کا ذکر ضرور کروں گی کیونکہ میں ان کے کئی پروگرامز دیکھ رہی ہوں اور آج میں بلوچستان کی اسمبلی کے فلور پہ کھڑے ہو کر تمام بھارتیوں سے یہ سوال کرتی ہوں۔ کہ کیا انہوں نے گیتا پڑھی ہے میں نے گیتا پڑھی ہے اور میں جانتی ہوں کہ گیتا میں کیا لکھا ہے کوئی بھی مذہب ہو کوئی بھی کتاب ہو وہ اس کو برائی کا درس نہیں دیتی گیتا میں امن کے بارے میں لکھا ہے بھائی چارے کے بارے میں لکھا ہے لیکن کس طریقے سے یہ بھارتی مذاق بنا رہے ہیں یہ پاکستان کی کامیابی کا نظارہ ہے کہ دشمنوں کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ دو ملک ہیں بھارت اور اسرائیل جس کو آپ دیکھیں کہ ان کی چیخ نکل گئی اور وہ کس طریقے سے abusing language اور کتنے گندے الفاظوں میں پاکستان کے اس کردار کو بتا رہے ہیں لیکن ایک بار پھر جس طریقے سے بنیان المرصوص معرکہ حق میں انہوں نے اپنی جنگ جگ ہنسائی کروائی تھی آج ایک بار پھر بھارتیوں کا مذاق پوری دنیا میں اڑا ہے تو جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: conclude please.**ok**

محترمہ فرح عظیم شاہ: ایک بار پھر جی بالکل میں آخر میں ایک بار پھر strongly اس بات کا اعلان بھی کرتی ہوں کہ جس طریقے سے ہماری کامیابی پوری دنیا نے دیکھی اور مطالبہ بھی کرتی ہوں کہ ہمارے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کیونکہ جناب اسپیکر! آپ کو بھی یاد ہوگا کہ ڈیڑھ سال پہلے اسی اسمبلی کے فلور پہ کھڑے ہو کر میں نے یہ بات کہی تھی کہ اب پاکستان کو کوئی ہرا نہیں سکتا کیونکہ حافظ قرآن نے اس ملک کی بھاگ ڈور سنبھالی ہے اور آج پوری دنیا اس بات کا نظارہ دیکھ رہی ہیں پاکستان ہمیشہ زندہ باد۔

جناب اسپیکر: thank you very much اشوک کمار صاحب۔

اشوک کمار: شکریہ جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب اسپیکر: آپ مختصر کرلیں ۔

جناب اشوک کمار: اپنی طرف سے اور ہماری عقلتی برادری کی طرف سے اس قرارداد کی متفقہ طور پہ حمایت کرتا ہوں جناب اسپیکر! جس طریقے سے ہماری سیاسی اور عسکری قیادت ہے اتنے خطرناک موڑ پر جس طریقے سے ان دو ہمارے ہمسایہ ملک جس طریقے سے ایران ہمارا ہمسایہ ملک ہے میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ نقصان پاکستان کو اور اس کے

بعد بلوچستان کو ہونا تھا وہ ہماری عسکری قیادت اور سیاسی قیادت نے جس انداز میں ان دونوں فریقین کو اسلام آباد ٹیبل پر بٹھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ پاکستان کی عوام کے لیے پاکستان کی فوج کے لیے بلوچستان کے لیے بہت خوشی کا دن ہے کیونکہ یہ ہمارے سفارتی تعلقات اور ہمارا چیف آف مارشل اور وزیراعظم شہباز شریف صاحب کی یہ کاوشیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مل کر ان دونوں کے لیے ملک کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ یہ مشن جس ٹیبل پر یہ بٹھایا ہے۔انشاء اللہ۔ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوگا اور ملک میں اور دنیا میں امن ہوگا پاکستان زندہ باد پاک فوج زندہ باد۔

جناب اسپیکر: thank you شاہدہ رؤف صاحبہ

محترمہ شاہدہ روف: بہت شکریہ اسپیکر صاحب! آج ایک بہت اہم موضوع پر اس ہاؤس میں بات ہو رہی ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اس قرارداد کی حمایت بھی کرتی ہوں اور اس کے بارے میں بولوں گی بھی۔ جب ہم اپنے ملک کے اس قسم کے مقدس کے لیے ایوانوں میں آتے ہیں تو مجھے بڑا فخر محسوس ہوتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے grooming ہماری ہمارے پارٹی لیڈرز نے کی ہوتی ہے میرا تعلق جس جماعت سے ہے۔الحمدللہ ان کے لیڈر وہ بہت ہی زیادہ عظیم انسان ہیں اور اس لیڈر نے ہماری جب ٹریننگ کی تو انہوں نے ہمیشہ کہا کہ پارٹی politics اپنی جگہ لیکن جہاں پاکستان آجائے تو پھر آپ ساری سیاست کو ایک سائیڈ پہ کر دیں مجھے خوشی ہوتی ہے کہ آج ہم جس مرحلے پہ کھڑے ہوئے ہیں اور جس طرح سے پاکستان میں اپنا رول پلے کیا ہے تو وہ خوش آئند ہے ہم اُس کو appreciate کرتے ہیں میں اپنی طرف سے بھی اور امید بھی یہ کرتی ہوں کہ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے۔ جنگ ٹالنا جنگ کو مؤخر کرنا اور سفارتی طور پہ اس طرح سے roll play کرنا یقیناً یہ ایک بہت اچھی چیز ہے اور ہمیں اس وقت بحیثیت قوم اکٹھے کھڑے ہو کے دنیا کو یہ میسیج دینا ہے کہ پاکستان ہے تو ہم سب ہیں اور پاکستان کی نیک نامی کے لیے ہمیں پارٹی party politics سے بہت اوپر ہو کر سوچنا پڑیں گا ہم سب نے یہاں بات کی کہ جس طرح سے ہماری سیاسی قیادت نے اور عسکری قیادت نے roll play کیا تو اسپیکر صاحب! میں یہ کہوں گی کہ یہ صرف سفارتی کامیابی نہیں ہے یہ انسانیت کی خدمت بھی ہے انسانیت کی خدمت اس لیے کہوں گی کہ جنگیں وہ تباہی لاتی ہیں وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں لاتی۔ جنگ کے بعد جو کچھ انسانیت کے ساتھ ہونا ہے وہ ہم سب کے سامنے ہے اور اگر ہم اس میں اپنا positive role play کر رہے ہیں ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی کرانے میں تو یقیناً ہمیں ایک انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں وہ لوگ جو اس وقت اس خوف کا شکار ہیں جو اپنی زندگیوں کے خوف کا شکار ہیں ان کو امن دینا یقیناً ایک انسان ہونے کے ناطے ہم سب پہ فرض ہے یہ اقدامات اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ پاکستان ایک پرامن ملک ہے وہ تمام تناضات کا حل وہ ٹیبل ٹاک پہ جاتا ہے اور یہ کلیئر میسیج انڈیا کو بھی جاتا ہے نہ صرف انڈیا کو یا پورے

دنیا کو جاتا ہے اسی کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گی کہ بحیثیت قوم ایسے اقدامات کی ہمیں بھرپور حمایت کرنی چاہیے جو دنیا کو ایک محفوظ اور پرامن جگہ بنائے آخر میں صرف اتنا ہی کہوں گی پاکستان زندہ آباد۔

جناب اسپیکر: thank you very much علی مدد جتک صاحب۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank you جناب اسپیکر! mic میرا خیال میں on نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: on ہے۔

حاجی علی مدد جتک (صوبائی وزیر): thank you جناب اسپیکر! آج ہمارے جن دوستوں نے بشمول میرے ہم سب نے جو مشترکہ قرارداد پیش کی جناب اسپیکر! آج میں اس ایوان کے سامنے ایک ایسے موضوع پر بات کرنے کے لیے کھڑا ہوں جو کہ نہ صرف ہماری خارجہ پالیسی کا محور ہے بلکہ عالمی امن کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ جناب اسپیکر! امریکہ اور ایران کے درمیان حالیہ جو کشیدگی اور اس میں پاکستان کا مثالتی کردار ہماری سفارش تھی کامیابی کا ایک روشن باب ہے جناب اسپیکر! دنیا گواہ ہے کہ جب بھی مشرق وسطی میں آگ بھڑکی ہے اس کے اثرات پورے امت مسلم اور خاص کر پاکستان پر پڑھیگا یہ کردار یہ ثالثی یہ اللہ پاک کی طرف سے جو ہمارے ملک کی سرزمین پاکستان کو جو اللہ نے عزت دی۔ آج ہمارے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب President of Pakistan جناب آصف علی زرداری صاحب، وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف صاحب کو یہ جاتا ہے کہ آج سپر پاور آپ کے وطن میں ہے۔ اور پوری دنیا میں بشمول ایران کے عوام امریکی عوام پاکستان زندہ باد کے نعرے لگا رہے ہیں یہ کریڈٹ پاکستان کے عسکری قیادت اور سیاسی قیادت کو جاتا ہے جناب اسپیکر! with out ایک پارٹی کا۔ جو کہ ہمیشہ اس نے اسرائیلی پالیسی کو آگے کیا ہے۔ باقی میں فخر سے کہنا چاہتا ہوں کہ جب یہ معاملہ ہوئے تو تمام پارٹیاں نے اپنے مفادات کو سائیڈ پر رکھ لیں۔ اس ملک کے مفادات کے لیے وہ اکٹھے ہو گئے۔ جو آج ہم جیت چکے ہیں آج آپ کے ملک دشمن کے دل پر کیا گزر رہی ہے کہ پاکستان امریکہ اور ایران کو ٹیبل ٹاک پر بٹھا کر اس آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ورنہ اس جنگ سے ہم بھی متاثر ہوتے۔ باقی دنیا بھی ہوتی مگر اللہ پاک نے ہمیں ایک ایسا بہادر فیلڈ مارشل دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان کی طرف کوئی میلی آنکھ سے دیکھنے والا نہیں ہوگا آخر میں پاکستان زندہ باد۔

جناب اسپیکر: Thank you very much. ہادیہ نواز صاحبہ۔ آپ بولے۔

محترمہ ہادیہ نواز (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): Thank you جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکوہ ہے ظلمتِ شر سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلائے جاتے

میں دل کی گہرائیوں سے تمام پاکستانیوں کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ آج پاکستان کی تعریف پوری دنیا میں کی جارہی ہے میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر صاحب، پرائم منسٹر محمد شہباز شریف صاحب، کوکہ جن کی کوششوں سے پوری دنیا کو ایک پاورفل میسج گیا کہ پاکستان ایک پرامن ملک ہے اور وہ امن چاہتا ہے thank you well done Pakistan۔

جناب اسپیکر: Thank you very much last Speaker Minister Finance شعیب نوشیروانی صاحب conclude please۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: مجھے بھی بولنا ہے جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: آپ نے پرچی نہیں بھجوائی مولوی صاحب سب کو میں نے کہا تھا کہ سارے پرچی پر نام لکھ کر بھجوا دیں میں اسی پرچی پر سب کو بولنے کی اجازت دوں گا ok پلیز مولوی صاحب آپ جان چھڑانا چاہتے ہیں ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اس قرارداد کی بالکل حمایت کرتا ہوں اور جو تین شیطان ہیں دنیا میں پورے انسانیت کے قاتل ہیں انڈیا ہے **جناب اسپیکر:** شیطان بزرگ۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: امریکہ اور اسرائیل ہے یہ پوری دنیا کے انسانیت کے قاتل ہیں انڈیا ہے اسرائیل ہے امریکہ ہے تینوں ہیں۔تو ظاہر ہے ایران ہمارا ہمسایہ ہے تو ایران میں جب کوئی جنگ ہوگی تو اس کا براہ راست متاثر تو ہم ہوں گے پاکستان ہوگا بلوچستان ہوگا تو اس میں ثالثی کا کردار ادا کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نے میں شکریہ ادا کرتا ہوں بالکل تحسین کرتا ہوں اصل میں ثالثی کا کردار اپنے آپ کو بچانا بھی ہے کہ اس جنگ سے ہماری آبادی ہمارا ہی ملک۔ جب بھی جھگڑا ہوا، تو ہمارا ملک بالکل اس سے متاثر ہوگا تو اس حوالے سے حکومت پاکستان نے ہماری جو سیاسی قیادت ہے یا عسکری قیادت ہے انہوں نے جو رول ادا کیا ہے اور بالکل خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بین الاقوامی سطح پر جو جنگوں کو ختم کرنے کے لیے جو کردار ادا کیا جارہا ہے اسی طرح ملک کے اندر جو سیاسی اور معاشی ترتیب ہیں اس حوالے سے بھی اسی طرح کا اچھا کردار ادا کرنا چاہیے بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you very much عاصم صاحب آپ بولنا چاہتے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر محکمہ مال): جی ہاں اسپیکر صاحب! آپ مشترکہ قرارداد کردے۔

جناب اسپیکر: نہیں وہ مشترکہ تو ہو جائے گی۔

وزیر محکمہ مال: میں بھی چند الفاظ بولوں گا۔

جناب اسپیکر: اچھا فرمائیے پلیز۔

وزیر محکمہ مال: thank youاسپیکر صاحب! آپ کی بہت مہربانی میں سب سے پہلے ایران کی قیادت کواوراس کے عوام کودل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے اتنا بڑا قدم اٹھایا جوامریکہ اوراسرائیل کے سامنے کھڑے ہوئے۔اور واقعی وہ اس مبارکباد کے حقدار ہیں اسپیکر صاحب! آپ دیکھیں! گزشتہ کئی دائیوں سے امریکہ نے جو اپنی بالا دستی قائم رکھنے کے لیے سارے دنیا کے ملکوں کواجاڑ کر رکھ دیا ہے آپ افغانستان کی مثال دیکھیں وہاں بھی تقریباً 20 سے 25 سال بلکہ اس سے بھی زیادہ جوانہوں نے مسلمانوں پر۔۔۔

جناب اسپیکر: 45سال ہوگئے ہیں۔

وزیر محکمہ مال: جی ہاں 45 سال انہوں نے ظلم و جبر کیے اس کے بعد جو آپ کے سارے Mid Eastاورعرب مما لک کواپنا غلام بنایا۔مگر کسی میں کوئی President کو اُٹھا کر لے گئے اوراس پر وہاں کیس بنایا اوراس کے بعد اس کی جو گورنمنٹ تھی اس پر قبضہ کیا اوراپنے کٹھ پتلی کو وہاں کا حکمران بنایا اسپیکر صاحب! آج سے تقریباً 45، 50 سال پہلے جب امام خمینی نے قدم رکھا اس ٹائم ایران میں دور دورہ تھا۔وہاں ان کے ساتھ ظلم اور جبر ہوتا تھا عقوبت خانے بنائیں گئے تھے۔ان کو مارا جاتا تھا آپ یقین کریں اسپیکر صاحب!اس ٹائم بھی میں ایران گیا تھا کوئی نہیں ڈرتے تھے اس کا نام لینے والا نہیں تھا جب امام خمینی نے قدم رکھا تو اس کے سب ظلم ختم ہو گئے تھانے وغیرہ سارے پاسداران انقلاب نے سارے علاقوں کو قبضہ کرلیا۔اس کے بعد آپ دیکھیں 45، 50 سال ہو گئے کہ امریکہ نے پابندی لگائیں اس ملک پر۔ان کو بہت تکلیف دی۔عراق کے ساتھ ان کو لڑایا گیا اور وہاں بھی 45، 50 لاکھ آدمی شہید ہوئے مگر اس کے باوجود بھی آپ کا مردمومن خمینی ان کے سامنے نہیں جھکا۔اور نہ آج تک جھکا ہے۔اسپیکر صاحب! یہ تو اللہ کا فضل ہوا کہ ہمارے حافظ عاصم منیر صاحب فیلڈ مارشل ہمارے شہباز شریف اور آصف زرداری جتنے بھی وہ تھے۔اس کارخیر میں اپنا حصہ ڈال دیا کئی رات نہیں سوئے۔آخر ایران نے بھی ہمت کی وہ بالکل آخری راتوں میں امریکہ اسرائیل بھاگ رہے تھے لوگ اسرائیل کے چھتوں پر چڑھ گئے۔عورتیں وہ ایران سے معافی مانگ رہے تھے کہ ہمیں معاف کردو ہم نے جو غلطی کی ہمیں معاف کردو۔مگر یہ اس نے کہا کہ کیا ہماری شرطیں ہیں کل بھی انہوں نے کہا ہم اپنے شرطوں پر کھڑے ہوں گے وہ شرطے آپ کو ماننی پڑیں گی اسپیکر صاحب! آپ دیکھیں آپ کے سارے عرب عمارات، سعودی عرب countriesان میں اپنے اڈے بنائے ہوئے تھے ایران نے جنگ سے پہلے کہا۔سارے مسلمان میرے بھائی ہیں ۔میں کسی پر حملہ نہیں کروں گا۔جہاں امریکی اڈے ہیں میں بالکل ماروں گا۔اوراس نے جتنے بھی امریکی اڈے تھے انہوں نے ان سب پر حملہ کیا۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ مال: ماردیا۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر محکمہ مال: اسپیکر صاحب! یہ ہم نہیں سمجھیں ہمسائے کے جو ملک میں ہو رہا تھا اس سے ہمیں Direct effect ہو رہے تھے ہم بھی نہیں بچتے تھے میں آپ کو صاف بتاؤں یہ اللہ نے خیر دیا ایران کو کہ اس کے مدمقابل کھڑا ہو گیا۔ یہ روس اور آپ کے چین کو بھی ہٹ کرتا تھا۔اور ہمیں بھی اُن سے ہم سارے نہیں بچتے تھے۔اور ابھی خدا خیر کریں کہ وہ معاہدہ ہو جائے اور وہ کریں۔کل پرسوں سے میں دیکھ رہا ہوں وہ اپنے جو نکات وہ شرائط ایران کے مان رہا تھا اس سے بھی ابھی تھوڑا back کر رہا ہے ہمیں سمجھ آرہا ہے۔ مگر اللہ سے ہماری دعا ہے یہ خطے میں امن آئیں۔آپ دیکھ رہے ہیں کل بھی فلسطینیوں پر اُنہوں نے حملہ کیا اسپیکر صاحب! تقریباً دوسو آدمی اور بچوں کو شہید کیے۔ان کی بلڈنگوں کو گرا دیئے ہیں آپ کے سامنے ہیں جو اُنہوں نے معاہدہ کیا تھا وہ معاہدے سے بھی ہٹ رہا ہے آپ کے تمام countries اُس میں روس، چین، پاکستان اور دوسرا انگلینڈ ہے دوسرے ممالک سارے اس چیز کے گواہ ہیں اور ان کے دستخط ہے انہوں نے ٹویٹ کیا ہے۔

جناب اسپیکر: good news good news۔

وزیر محکمہ مال: مگر اُس کے بعد بھی وہ ایسے کر رہے ہیں آپ ابھی دیکھیں۔ایران میں جو اُنہوں نے ظلم ڈالیں نہ بچے نہ عورتیں چھوڑیں اور نہ مردوں کو چھوڑا جو بھی ان کے توپ اور گولی کے منہ کے سامنے آ گئے سب کو شہید کر دیا اور وہ اس علاقے کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

(اذان مغفرب خاموشی)

جناب اسپیکر: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میر عاصم کرد please ذرا مختصر کریں نماز جماعت کے لیے جانا ہے۔conclude please

وزیر محکمہ مال: اسپیکر صاحب! جی ہاں تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ دیکھیں اَب ہم نے اپنے افغان بھائیوں کی خدمت کی ہمارے تقریباً 70,80 لاکھ آدمی شہید ہوئے اُس کے بعد جب فتنہ ہندوستان کے پاس گئے اُنہوں نے اپنے اُس میں لے لیا اُس کے بعد ہمیں اُس نے مارنا شروع کیا۔ابھی دیکھیں آپ خدانخواستہ یہ ایران پر ہوتے تو یہاں آپ کا ہمسایہ اسرائیل ہوتا۔وہ بھی تفتان تک اُس نے کہا تھا کہ میں اپنے کیمپ اِدھر جو فائدہ ہے بڑی چھاؤنی اِدھر بنائیں گے۔ابھی تک اُسی اپنے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں تو اسپیکر صاحب! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے

کہ یہ اللہ کا شکر ہوا جو ابھی بھی میں اللہ سے دُعا کرتا ہوں ہمارے سارے جتنے بھی ہماری قیادت وہ سارے وہ کر رہے ہیں کہ آج اور کل اللہ خیر سے گزاریں۔ یہ مسئلہ حل ہو جائیں تا کہ اُنکے ہم شر سے بچیں اور ہمارا ملک صحیح وسلامت ہو۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you very much

وزیر محکمہ مال: thank you.

جناب اسپیکر: thank you very muchایرانی قوم کی یکجہتی ہمارے لئے پاکستان میں رہنے والے تمام اقوام کے مشعلِ راہ بن سکتا ہے۔ اُنہوں نے ایک ایماندار اور مضبوط وعزم کے ساتھ مقابلہ کیا۔ meaning speech thank you very much۔شعیب نوشیروانیto conclude please۔

میر شعیب نوشیروانی (وزیر خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر! میرے لئے اِس قرارداد کا حصہ بننا ایک اعزاز سے کم نہیں۔ اور یہ اللہ پاک نے ہمارے زندگی میں ہمیں نصیب فرمایا کہ اِس وقت پاکستان کی اہمیت جو ہم سُنتے تھے کہ عرب کا فیصلہ پاکستان کی ہاں اور ناں میں ہوگا۔ تو یہ اللہ پاک کا بہت بڑا کرم ہے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ تو ہمیں اللہ پاک کا جتنا شکر ادا کرنا چاہیے وہ اُتنا ہی کم ہے ہمیں سربسجود ہونا چاہیے کیونکہ اللہ پاک کی مدد انسان کی اچھی نیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور جب نیت امن کی ہو انسانیت کی ہو۔ تو میرے خیال سے اللہ پاک کی ہر طرف سے مدد اُس انسان کو اُس ملک کو یا اُس مذہب کو یا اُس قوم کو ملتی ہے تو اس کا جیتا جاگتا ثبوت پاکستان میں اِس وقت ہمارے سربراہ مملکت ہمارے present of pakistan ہے prime minister ہے اُن کی ٹیم ہے سپہ سالارِ پاکستان ہے اور اُن کے ساتھ اُن کی جو عسکری ٹیم ہے Intelligence team کیونکہ ان کے پردے کے آگے جو ہم سین دیکھ رہے ہوتے ہیں اُس سے جو زیادہ کام ہو رہا تھا۔

جناب اسپیکر: بالکل۔

وزیر خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: اور جو اس جنگ میں ثالثی کردار ادا کرنے والے ہمارے ہیروز ہیں اِس کے ساتھ جو foreign office کی ہماری ٹیم ہے۔ foreign minister کی سربراہی میں۔ تو ایک بہت بڑا جو ایک اللہ پاک نے اعزاز بخشا اُن کی محنت سے۔ تو ہم اُن کے شکرگزار ہیں کہ ہماری زندگی میں ہمیں یہ عزت پاکستان کو نصیب ہوئی۔ سفارتکاری ایک بہت پیچیدہ اور باریک معاملہ ہے جیسا ماما گیلا صاحب نے جو ذکر کیا تاریخ کا حوالہ دیا تاریخ تو ہمیں ہمیشہ تلخیوں سے بھری ہوئی ہے۔ بیشک ہمیں تاریخ سے ہمیشہ سبق سیکھنا چاہیے۔ بدقسمتی سے ہم بہت دیر سے سبق سیکھتے ہیں تاریخ سے۔ لیکن جو سفارتکاری کا معاملہ ہے خاص کر جو مذاکرات چل رہے ہیں اور اُس ٹیبل پر جب

فریقین بیٹھے ہوئے ہیں۔تو ہمیں بہت احتیاط کرنا چاہیے کہ بیٹھے ہوئے فریقین کے حوالے سے کہ ہمارا کوئی الفاظ یا ہماری کوئی ایسی بات جو اُس معاملے کو اثر انداز اُس پر نہ ہوں بہرحال جو ماما گیلا نے جو باتیں کی تاریخ کے حوالے سے ۔وہ بھی حقائق کا حصہ ہیں مگر تلخ ہے جناب اسپیکر! ساتھ جو ہمارے دوستوں نے بات کی ہمیں اُن ممالک کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے اُن کے کردار کو بھی سرانا چاہیے جنہوں نے پاکستان کے ساتھ اِس ریجن میں peace کو فروغ دینے کیلئے اپنا کردار ادا کیا جس میں ترکیہ، egypt، سعودی عرب، چائنہ، ریشیاء اور ہماری ریجن ہماری gulf countries کی بہت وہ ممالک شامل ہیں جنہوں نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ خاص کر پاکستان نے جو کہ ایران میں اپنے counterpart کے ساتھ ہمارے foreign ministry نے یا ہمارے prime minister نے جو بات کی تا کہ کوشش کی جائے تا کہ تحمل کا مظاہرہ ہو۔ کیونکہ تحمل سے آپ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے اگر خدانخواستہ کوئی retaliation مزید بڑھتی جائیں گی تو یہ ریجن میں آگ لگیں گی اور بہتر میرے خیال سے اِس وقت شاید اِس ملک بلکہ دُنیا کا ہر بچہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ آگ لگانے کی کوشش کون کر رہا تھا کہ اس ریجن میں تا کہ یہ عرب اور پرشین اور یہ پورا ریجن جو اِس war میں Involve ہو، تا کہ جو ایک ناجائز expansion کی جو ایک کوشش ایک ریجن کر رہا ہے ایک ملک کر رہا ہے وہ اُس کو وسیع تقویت دیں سکیں لیکن اللہ پاک کے فضل وکرم سے وہ چیزیں آج بات چیت کے مراحل میں آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ conclude کرنے کا سب سے بہترین جو ہمارے اِس اسمبلی کی طرف سے میسج جائیں وہ دُعا کی صورت میں جائیں تو میں سر! آپ سے درخواست کروں گا کیونکہ مولانا صاحب وہ چلیں گئے نماز کیلئے تو اِس کو conclude دُعا کی صورت میں کریں کہ اللہ پاک کامیاب کریں اِس چیز کو۔مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب۔۔۔

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب

وزیر محکمہ خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ: مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب بلکہ ایک دُعا کریں کہ اللہ پاک یہ مذاکرات کو کامیابی اور امن کی طرف لے جائیں۔شکریہ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: دُعا کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: **الحمد الله رب الرحمن ،اللهمه صلی علی محمد وعلی محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی ابراهیم انک حمیدمجید ۔** یا اللہ یا اللہ یا اللہ، پاکستان میں پوری دُنیا میں امن نصیب فرما، یا اللہ ہماری مشکلات دُور فرما، یا اللہ ایرانی قوم کی یا پوری دُنیا میں جتنے مسلمان ہیں غزہ ہے، کشمیر ہے، جہاں جہاں انسانیت کے خلاف زیادتی ہو رہی ہے یا اللہ سب کی حفاظت فرما، یا اللہ دُنیا میں امن نصیب فرما، پاکستان میں امن نصیب فرما، بلوچستان میں امن نصیب فرما، جو ثالثی کا کردار ادا کیا جا رہا ہے، جنگ کے بجائے امن یا اللہ یا اللہ ہماری

پوری قیادتوں کو کامیابی نصیب فرما، یا اللہ کامیابی نصیب فرما، یا اللہ پوری دُنیا میں انسانوں کی چاہے کسی بھی مذہب سے ہو ،مسلمان ہو، ہندو،عیسائی جو بھی ہوان سب کی حفاظت فرمایا اللہ سب کی مشکلات دُور فرما، یا اللہ یا اللہ جو امن کے دشمن ہے جو فساد چاہتے ہیں جو انسانیت کے دُشمن ہے یا خون خرابہ چاہتا ہے یا اللہ اُن کو ناکام فرما،اُن کی سازشوں کو ناکام فرما،اُن کے اتحاد کو پارہ پارہ فرما، یا اللہ اُن کے اتحاد کو اُن کے منظّم ہونے کو پارہ پارہ فرما، یا اللہ مظلوموں کی حفاظت فرما، پوری دُنیا میں امن نصیب فرما، یا اللہ یا اللہ یا اللہ میرے ملک کی حفاظت فرما،ہمیں امن نصیب فرما،وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد وعلیٰ آلہ اصحابی اجمین۔

جناب اسپیکر: آیا مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور کی جائے۔مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور ہوئی۔اَب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 13 اپریل 2026 بوقت سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجکر 12 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆